معلم الدین

از

قاری شریف احمد صاحب

خطیب ریلوے جامع مسجد

ملنے کا پتہ

مکتبہ شریفیہ پاکستان چوک کراچی ۷۴۲۰

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ

الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ مفیدہ

مسائل الدین

(یعنی)

شرح مسائل الدین

مرتبہ

مولانا قاری شریف احمد صاحب خطیب ریلوے جامع مسجد

جس میں اسلامی عقائد، فضائل و مسائل نماز، اسمائے حسنیٰ، چہل حدیث، فضائل درود شریف اور بہت سی مفید و کارآمد دعاؤں کا بیان ہے،

باہتمام

مکتبہ شریفیہ پاکستان چوک کراچی ۴۲

تعداد اشاعت ـــــــــــــــ دو ہزار (۲۰۰۰)

کتابت ـــــــــــــــ سید دلشاد حسین

طباعت ـــــــــــــــ المخزن پرنٹرز

ناشر ـــــــــــــــ

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں



اِس کتاب کے متعلق بعض آرا کے اقتباسات

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ

ماشاء اللہ! "معلم الدین" پہنچ گئی ہے اور بڑی جامع کتاب ہے خدا تعالیٰ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے، اور نجاتِ آخرت کا ذریعہ بنے، میں تو اس کو "مدرسۃ البنات خدام الدین" کی آٹھویں جماعت کے نصابِ تعلیم میں داخل کرنے والا ہوں (چنانچہ مولاناؒ کی رحلت کے بعد مدرسۃ البنات کے نصاب میں پڑھائی جارہی ہے)۔

خطیب الامّت حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانویؒ

رسالہ "معلم الدین" میں اسلام کی ابتدائی ضروریات سے تکمیلِ اسلام تک تمام مسائل نہایت صحیح اور معتبر کتابوں سے جمع کئے ہیں، یہ مسائل فقہِ حنفی کی رُو سے نہایت صحیح ہیں، میں نے اوّل سے آخر تک رسالہ کا مطالعہ کیا ہے، حق تعالیٰ مسلمانوں کو استفادہ توفیق بخشے، آمین،

حضرت مولانا سید فخر الحسن صاحب رحمہ اللہ

استاذ حدیث و تفسیر دار العلوم دیوبند (انڈیا)

رسالہ "معلم الدین" موصول ہوا، میں اس کو عامۂ مسلمین کے لئے بہت مفید پاتا ہوں، اگر اس کو چند حصوں پر منقسم فرما دیں تو ابتدائی نصاب میں بہت زیادہ مفید ہوگا، حق تعالیٰ قبولیت سے نوازے، آمین،

خطیبِ پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ

میں نے گاڑی میں ایک صاحب کے پاس "معلم الدین" کا نسخہ دیکھا، دل سے بے ساختہ دعائیں نکلیں، جزاکم اللہ احسن الجزاء، مستدعی ہوں کہ اس کے کچھ نسخے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں، قیمت میرے ذمہ ہوگی،

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب رح

امیر انجمن "خدام الدین" لاہور،

رسالہ "معلم الدین" محترم المقام حضرت مولینا قاری شریف احمد صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے سٹی اسٹیشن کراچی

کی تصنیف لطیف ہے، میں نے سرسری طور پر اس کا مطالعہ کیا ہے، اور جس جس مقام سے دیکھا اہلِ اسلام کے لئے اسے نافع اور مفید پایا،

رسالہ کی زبان اور اندازِ بیان نہایت سادہ اور سلیس ہے، جس کی وجہ سے عورتیں اور بچے بھی اس سے کما حقہٗ استفادہ کر سکتے ہیں،

جہاں تک فہرست مضامین کا تعلق ہے اسے ایک نظر دیکھنے سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ فاضل مصنف نے ابتدائی ضروریاتِ اسلام سے لیکر تکمیلِ اسلام تک کے تمام ضروری مسائل اس رسالہ میں سمو دیئے ہیں،

حق تعالیٰ شانہٗ قاری صاحب موصوف کو اس خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے،

ایں دعاء از من و از جملہ جہاں آمین باد

(حضرت مولانا) احقر عبید اللہ انور

مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور؛

کتاب "معلم الدین" شروع سے آخر تک حرفاً حرفاً دیکھی، دل باغ باغ ہوگیا، کہ واقعی اسم بامسمّٰی ہے
فجزاہ اللہ خیر الجزاء،

مؤرخ اسلام حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب، شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی

"معلم الدین"؛ یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہے، اس میں سب سے پہلے عقائد اسلام بیان کئے گئے ہیں، پھر وضو، غسل اور نماز کے جملہ احکام، پھر عیدین، عقیقہ، نماز جنازہ، زیارت قبور، ایصال ثواب وغیرہ کے احکام و مسائل، اس کے بعد صبح و شام اور اوقات روز و شب کی مسنون دعائیں، مستحب نمازیں، ان کے علاوہ مجلسی آداب، سلام و کلام اور ملاقات کے مسنون آداب خورد و نوش اور جملہ ضروریات زندگی کے مسنون طریقے، جو ایک مسلمان کو اس کی شب و روز کی زندگی میں متبع سنت، دیندار، با اخلاق بنا سکتے ہیں، ایسا مسلمان جس کو دیکھنے سے خدا یاد آئے، جو ایک مؤمن کامل کی علامت ہے،

اس کتاب میں یہ تمام باتیں صحیح احادیث اور فقہ کی مستند کتابوں سے اخذ کر کے بیان کی گئی ہیں،

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ مسلمان اس کتاب کا مطالعہ کریں، اور اس پر عمل کر کے دینی کمالات حاصل کریں،

(حضرت مولانا) سید محمد میاں
شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی (انڈیا)

حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ

امیر جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور
خلیفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہٗ

میں نے معلم الدین، تحفۃ الصیام، نماز کی کتاب اور دیگر رسائل کا مطالعہ کیا، ان رسائل کو نہایت دیانتداری کے ساتھ حوالوں سے مزین کیا گیا ہے،

زبان اردو صاف ستھری اور سلیس استعمال کی گئی ہے، جس میں خوبی یہ ہے کہ آہستہ آہستہ متعلم کی زبانی قابلیت بھی بڑھ جاتی ہے،

اگر ان کی افادی حیثیت کے پیش نظر یہ کہا جائے کہ یہ تمام کتابیں بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہیں، تو بے جا نہ ہوگا،

میری خواہش ہے کہ انھیں تعلیم بالغان کے نصاب میں ضرور شامل ہونا چاہیئے، اور ایسے تمام مکاتب میں جن میں تعلیم بالغان کا اہتمام ہے ان رسائل کی تعلیم و تفہیم کا بھی اہتمام ہونا چاہیئے، اللہ تعالیٰ مصنف کی مساعی جمیلہ کو قبولیت دارین سے نوازے، آمین،

جناب قاری بشیر احمد صاحب صدیقی کا

مدینہ منورہ سے ایک خط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

احقر نے رسالہ "معلم الدین"، مؤلفہ عالم باعمل حضرت الحاج مولانا قاری شریف احمد صاحب مدظلہٗ کا اکثر مقامات سے مطالعہ کیا، الحمد للہ! بہت ہی نافع پایا، رسالہ کی زبان اور اندازِ بیان بہت ہی بہترین ہے، جس سے ہر قسم کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں،

فاضل مصنف نے اسلام کی ابتدائی ضروریات سے لے کر تکمیل تک تقریباً تمام ہی مسائل بیان فرما دیئے ہیں،

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف مدظلہٗ کی اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے، اور مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے،

اس پُرفتن دور میں ایسے مصنفین اور ایسی کتابوں کا وجود بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحب مدظلہٗ کی عمر دراز فرمائے، اور مسلمانوں کو ان سے اور ان کی کتابوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین،

ناکارہ

بشیر احمد صدیقی

خادم القرآن الکریم بالحرم النبوی الشریف بالمدینۃ المنورۃ

۱۰/۵/۱۳۹۰ھ

مولانا عبدالسلام صاحب خطیب مسجد شاہی عالمگیری بنارس (انڈیا)

معلم الدین" خاکسار کی نظر سے گذری، ضروریاتِ دین کو جس خوبی کے ساتھ اس کتاب میں فرمایا ہے وہ قابلِ صد تشکر ہے، اردو پر اس نوعیت کی یہ پہلی کتاب ہے، آپ نے بڑی جامعیت کے ساتھ اس اہم کام کو انجام دیا ہے،

ہفت روزہ "خدام الدین" کی رائے:

اس کتاب میں مصنف نے دین کے ضروری مسائل بیان کئے ہیں، اور آخر میں مختلف دعائیں، فضائلِ درود شریف، چہل حدیث وغیرہ کا بھی مختصر بیان کر دیا ہے، جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے اس کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے، تاکہ تلاش کرنے میں آسانی ہو،

آجکل ایسے لوگ بہت کم نظر آئیں گے جو دینی مسائل اور صلوٰۃ وصوم کے ضروری مسائل سے واقفیت رکھتے ہوں، اگر کسی کے گھر میں کوئی فوت ہو جائے تو اس کی اولاد اور اقربا تک کو دعاءِ

جنازہ اور نمازِ جنازہ کی نیت تک نہیں آتی، اور وہ نمازِ جنازہ کی صفوں میں گونگوں کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو جاتے ہیں،

اگر ان سے دنیاوی مسائل پر کسی قسم کی گفتگو کی جائے تو فوراً جواب دیں گے، مگر دینی مسائل سے بالکل ناواقف ہوں گے،

ایسے حضرات کے لئے یہ کتاب نسخۂ کیمیا کا درجہ رکھتی ہے، اس میں مفصل طور پر دینی مسائل عام فہم زبان میں درج کر دیئے گئے ہیں،

ہماری رائے میں اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے، جس گھر میں یہ کتاب ہوگی اس گھر کے احباب کو دینی مسائل میں معلم کی ضرورت باقی نہ رہے گی، کیونکہ یہ کتاب خود "معلم الدین" ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین معلم الدین

مضمون	صفحہ
وجہ تالیف	۲۱
تعارف از قاری محمد طیب صاحبؒ	۲۳
عقائد کا بیان	۲۷
اللہ تعالیٰ پر ایمان لانیکا مطلب	۳۰
چار مقرب فرشتوں کے نام اور کام	۳۱
اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب،	〃
نبی اور رسول میں کیا فرق ہے	۳۴
یوم آخرت پر ایمان لانیکا مطلب	〃
قیامت کی تین قسمیں	۳۶
تقدیر پر ایمان رکھنے کا مطلب	۳۷
مذہب اسلام کے پانچ رکن ہیں	۴۰
اسلام کے کلمے	۴۱
مرنیکے بعد زندہ ہونے کا بیان	۴۵
ایمان کا بیان	۴۶
ایمان کو کامل کرنیوالی باتیں	〃
گناہوں کا بیان	۴۷
کس گناہ کی وجہ سے انسان ہمیشہ دوزخ میں رہے گا،	۴۸
گناہوں کی قسمیں	۴۹
توبہ کا بیان	۵۳
قبولیتِ توبہ کے شرائط	۵۴
شرک کا بیان	۵۵
شرک کی تعریف	۵۶
شرک کی قسمیں	۵۷
فضائل نماز کا بیان	۵۸

مضمون	صفحہ
نماز کی اہمیت قرآن مجید اور	۵۹
حدیث شریف سے،	
کافر اور مسلمان میں امتیازی نشان	۶۲
نماز پنجگانہ اور نماز جمعہ کی فضیلت	〃
بے نمازی کا حشر فرعون اور	۶۳
ہامان کے ساتھ،	
بے نمازیوں کے متعلق صحابہ	۶۴
کرام کے فتاویٰ،	
حضرت علیؓ کا فتویٰ	〃
حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فتویٰ	۶۵
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا فتویٰ	〃
حضرت جابرؓ کا فتویٰ	〃
حضرت ابوالدرداءؓ کا فتویٰ	〃
ائمہ مجتہدینؒ کا فتویٰ	۶۶
نماز کی فضیلت صحابہ کرامؓ	〃
اور اولیاء اللہ کے واقعات سے	
حضرت ابوہریرہؓ کی عبادت	۷۰

مضمون	صفحہ
کے لئے رات کی تقسیم،	
نماز کی عادت بچپن سے ڈلوانی چاہئے	۷۰
نماز کے مسائل	۷۱
شرائطِ نماز	〃
نجاست کا بیان	۷۲
فرض، واجب، سنت اور	۷۳
نفل وغیرہ الفاظ کی تشریح	
فرض کی دو قسمیں ہیں	۷۳
سنت کی دو قسمیں ہیں	۷۴
نفل ومستحب اور حرام	〃
مکروہ تنزیہی، مکروہ تحریمی	〃
مباح کا بیان	〃
وضو کا بیان	۷۵
وضو میں چار فرض ہیں	۷۸
وضو میں تیرہ سنتیں ہیں	〃
وضو میں مستحب باتیں	۷۹
وضو میں چار باتیں مکروہ ہیں	〃

مضمون	صفحہ
وضو توڑنے والی باتیں	۷۹
ناخن پر سُرخی لگانے کا حکم	۸۰
وضو کرنے کا طریقہ اور دُعاء	〃
وضو کے ضروری مسائل	۸۲
مسواک کی فضیلت کا بیان	۸۷
غسل کا بیان	۹۰
غسل کی قسمیں	۹۱
غسل کی ترکیب	〃
غسل کے فرض اور سنتیں	۹۲
غسل میں مکروہ باتیں	〃
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کا طریقہ،	〃
غسل کے بعد وضو کیضرورت نہیں	۹۳
غسل کے ضروری مسائل	〃
تیمم کا بیان	۹۵
وجوبِ تیمم کی شرطیں	۹۶
تیمم کا طریقہ	۹۷
تیمم کے فرض	۹۷
تیمم کن چیزوں سے جائز ہے	۹۸
تیمم کن چیزوں سے ناجائز ہے	〃
تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے	〃
تیمم کے ضروری مسائل	۹۹
اذان کا بیان	۱۰۰
اذان کے کلمات	۱۰۲
اذان کا جواب کیسے دیا جائے؟	۱۰۳
اذان کے بعد کی دعاء	۱۰۴
اذان کے ضروری مسائل	۱۰۵
کن صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینے کی اجازت ہے	۱۰۶
اقامت کا بیان	۱۰۷
اذان اور اقامت میں فرق	〃
مقتدی کس وقت کھڑے ہوں	〃
صفیں سیدھی رکھنا اور صفوں کی ترتیب،	۱۰۸
	۱۰۹

مضمون	صفحہ
جماعت کی تاکید اور فضیلت قرآن مجید اور حدیث شریف سے،	۱۰۹
نماز پر مداومت کا اثر	۱۱۲
ایک وقت کی نماز چھوٹ جانے پر سات دن ماتم پرسی،	۱۱۳
جماعت کا بیان	۱۱۳
امامت کا بیان	۱۱۴
نماز میں قرأت کے مسائل	۱۱۵
صفِ اولیٰ کا ثواب	۱۱۱
امام سے پہلے رکوع وسجود کرنے پر وعید،	۱۱۷
کیا امام کو غلطی بتانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟	۱۱۸
امام اور مقتدی کے مسائل	۱۱۹
نماز پنجگانہ کی رکعات کا بیان	۱۲۵
دن رات میں سنتِ مؤکدہ کی تعداد،	۱۲۵
اوقاتِ نمازِ پنجگانہ اور انمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ	۱۲۷
وقت نمازِ فجر اور رسول اللہ کا طریقہ،	۱۲۷
نماز فجر سے پہلے دو سنتوں کا حکم	۱۲۸
نمازِ ظہر کا وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ	۱۲۹
نمازِ عصر کا وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ	۱۳۱
نمازِ مغرب کا وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ	۱۳۲
نمازِ عشاء کا وقت، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ	۱۳۳
متفرق ضروری مسائل	۱۳۵
فجر کی نماز پڑھ کر بغیر عذر سونے کی ممانعت،	۱۳۷
نماز پڑھتی ہوئی آدمی کے سامنے سے گذرنا کیسا ہے	۱۳۷

مضمون	صفحہ
نمازی کے آگے سے گزرنیکی حد	۱۳۸
نماز وتر کا بیان	〃
وتر کے چند ضروری مسائل	۱۴۱
ارکان اور فرائض نماز کا بیان	۱۴۳
نماز میں چھ فرض ہیں	〃
نماز میں فرض چھوٹ جانے کا حکم،	〃
تنبیہ	۱۴۴
واجبات نماز کا بیان	〃
مفسدات نماز کا بیان	۱۴۵
امام، مؤذن، مکبر، مقتدی،	۱۴۶
منفرد وغیرہ الفاظ کی تعریف،	〃
مدرک لاحق مسبوق کی تعریف	۱۴۷
لاحق اپنی نماز کیسے پوری کرے	〃
مسبوق اپنی نماز کیسے پوری کرے	۱۴۸
امام کے ساتھ ایک رکعت ملے تو کیسے پڑھے،	〃
امام کے ساتھ دو رکعتیں نہ ملی ہوں تو کیسے پڑھے،	۱۴۸
امام کے ساتھ تین رکعتیں ملیں اور ایک نہ ملے تو کیسے پڑھے،	۱۴۹
امام کے ساتھ مغرب کی ایک رکعت ملے تو کیسے پڑھے،	۱۴۹
سجدۂ سہو کا بیان،	۱۵۰
مکمل نماز مع ترجمہ	۱۵۵
نیت باندھنے کا طریقہ	۱۶۴
رکوع کرنے کا طریقہ	〃
سجدہ کرنے کا طریقہ	۱۶۵
قعدہ کرنے کا طریقہ	〃
نمازوں کے بعد پڑھنے کے وظائف	۱۶۶
نماز فجر و مغرب کے بعد پڑھنے کا وظیفہ،	۱۶۷
وتروں کے بعد کی دعاء	۱۶۸
مرد اور عورت کی نماز میں فرق	۱۶۹

مضمون	صفحہ
مرد کیسے نماز پڑھے	۱۶۹
عورت کیسے نماز پڑھے	۱۷۰
نمازِ جمعہ کا بیان	۱۷۱
جمعہ کے دن ساعتِ قبولیت	۱۷۳
کس وقت ہوتی ہے؟	
خطبہ کے احکام	۱۷۴
خطبہ کے وقت ناجائز کام	〃
جمعہ کے ضروری مسائل	۱۷۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۷۷
کی مُردہ سنت کو زندہ کرنے	
کی ضرورت،	
جمعہ کی فرض نماز کے بعد حضور	۱۷۷
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول	
جمعہ کے دن لوگوں کی گردن	۱۷۸
پھلانگتے ہوئے نماز کو آنا،	
فتویٰ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب	۱۷۹
تراویح کا بیان	۱۸۰
تراویح کا طریقہ	۱۸۳

مضمون	صفحہ
تراویح کے ضروری مسائل	۱۸۴
نمازِ عیدین کا بیان	۱۸۸
عید کے دن سنت باتیں	〃
صدقۂ فطر کا بیان	۱۸۹
عیدالاضحیٰ کے احکام و مسائل	۱۹۰
قربانی کے فضائل	〃
قربانی کے مسائل	۱۹۳
قربانی کی دعاء	۱۹۵
ترکیب نمازِ عیدین	۱۹۶
نمازِ عیدین کے ضروری مسائل	۱۹۸
عقیقہ کا بیان اور مسائل	۱۹۹
عقیقہ کی دعاء	۲۰۲
سفر میں نماز پڑھنے کا بیان	۲۰۲
نمازِ سفر کے چند ضروری مسائل	۲۰۳
قضا نمازیں پڑھنے کا بیان	۲۰۶
مریض کی نماز پڑھنے کا بیان	۲۰۹
نمازِ جنازہ اور اس کی ترکیب	۲۱۰
بالغ مرد و عورت کی نمازِ جنازہ	۲۱۱
نابالغ لڑکے کی دعائے جنازہ	۲۱۲

مضمون	صفحہ
نابالغ لڑکی کی دعاے جنازہ	۲۱۲
مسائلِ جنازہ	〃
میت کے ورثا سے اظہارِ	۲۱۶
تعزیت،	
زیارتِ قبور کا بیان	〃
زیارتِ قبور کے وقت کی دعائیں	۲۱۷
میت کو ثواب پہنچانے کا طریقہ	۲۱۸
سجدۂ تلاوت کا بیان	۲۱۹
آیاتِ سجود	۲۲۰
سجدۂ تلاوت کے مسائل	۲۲۱
تلاوتِ قرآن شریف کے	۲۲۴
چند ضروری مسائل،	
مسجد کے آداب	۲۲۵
متفرق اور ضروری مسائل	۲۲۷
کن لوگوں کو سلام نہ کرنا چاہیے	۲۳۰
نفل نمازوں کی فضیلت	۲۳۱
اور پڑھنے کا طریقہ،	

مضمون	صفحہ
تحیۃ الوضو	۲۳۱
تحیۃ المسجد	〃
نمازِ اشراق	〃
نمازِ چاشت	۲۳۲
نمازِ اوابین	۲۳۳
نمازِ تہجد	〃
صلوٰۃ التسبیح	۲۳۴
نمازِ استخارہ	۲۳۶
نمازِ توبہ	۲۳۷
نمازِ حاجت	۲۳۸
نمازِ کسوف وخسوف	۲۳۹
نمازِ استسقاء	۲۴۰
وضو میں پڑھنے کی مفید دعائیں	۲۴۱
مسجد میں داخلہ کے وقت کی دعاء	۲۴۵
مسجد سے باہر نکلتے وقت کی	〃
دعاء	
ہر فرض نماز کے بعد کی دعائیں	۲۴۵

مضمون	صفحہ
صبح اور شام کی دعائیں	۲۴۶
بعد نماز فجر و مغرب پڑھنے کی دعائیں	۲۴۹
سوتے وقت کی دعا	۲۵۰
نیند سے بیداری کے بعد کی دعا	۲۵۰
نیند میں ڈر جانیکے وقت کی دعا	۲۵۰
خواب دیکھکر پڑھنے کی دعا	۲۵۱
بیت الخلا میں جانے کی دعا	۲۵۱
بیت الخلا سے نکل کر پڑھنے کی دعا	۲۵۲
کھانا شروع کرتیوقت کی دعا	۲۵۲
کھانے سے فراغت کے بعد کی دعا	۲۵۲
نیا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا	۲۵۲
روزہ افطار کی دعا	۲۵۳
روزہ افطار کے بعد کی دعا	〃
شب قدر کی دعا	〃
دودھ پیتے وقت کی دعا	۲۵۴
مصیبت زدہ کو دیکھکر پڑھنے کی دعا	〃

مضمون	صفحہ
مصیبت اور پریشانی کیوقت کی دعا	۲۵۴
مرغ کی اذان کیوقت کی دعا	〃
گدھا یا کتا بھونکتے وقت کی دعا	۲۵۵
غصہ کے وقت کی دعا	〃
آگ لگجانیکے وقت کی دعا	〃
پاؤں سوجانے کے وقت کی دعا	〃
ادائے قرض کی دعا	〃
تھکن دور کرنے کی دعا	۲۵۶
چھینک کے وقت کی دعا	〃
وسوسہ کے وقت کی دعا	〃
نظر بد کی دعا	〃
بخار کے وقت کی دعا	۲۵۷
تجارت وغیرہ میں نقصان کے وقت کی دعا	〃
بیمار پرسی کے وقت کی دعا	〃
بیمار کے پڑھنے کی دعائیں	۲۵۸
موت کے وقت کی دعا	〃

مضمون	صفحہ
جنازہ دیکھ کر پڑھنے کی دُعا،	۲۵۸
بازار جانے کی وقت کی دُعا،	〃
جمعہ کے دن پڑھنے کی دُعا،	۲۵۹
تہجد کیوقت پڑھنے کا وظیفہ	〃
عقیقہ کی دُعا،	۲۶۰
گھر میں داخل ہونے اور باہر آنے کی دُعا،	۲۶۱
نماز پنجگانہ اور جمعہ کے بعد کے وظیفے	〃
اضافۂ جدید ۵	۲۶۲
زکوٰۃ کا بیان	۲۶۲
روزۂ رمضان کا بیان	۲۶۵
حج کا بیان	۲۶۷
قرآن مجید کی بعض آیات اور سورتوں کے فضائل،	۲۷۱
سورۂ فاتحہ اور بقرہ کی فضیلت	〃
آیۃ الکرسی کی فضیلت	۲۷۲
سورۂ کہف، سجدہ، یٰسٓ کی فضیلت	۲۷۳
سورۂ فتح، واقعہ، ملک کی فضیلت	۲۷۴
سورۂ نبا، کافرون	۲۷۵
اخلاص کی فضیلت،	
سورۂ فلق اور سورۂ الناس کے فضائل	۲۷۶
درود شریف کا بیان	۲۷۷
حدیثوں سے کچھ مفید باتیں	۲۸۰
قیامت میں سب سے پہلے چار باتوں کا سوال،	〃
قرآن مجید پڑھنے کا ثواب	〃
والدین کا مرتبہ	۲۸۱
عورت کا باریک کپڑا پہننا	〃
دھوکہ دینا، چغلی کرنا	〃
غیبت کرنا	۲۸۲
پیشاب سے احتیاط نہ کرنا	〃
حرام مال کا وبال	〃
سچ اور جھوٹ بولنا	〃
قسم کھانا	۲۸۳

مضمون	صفحہ
بلا اور مصیبت پر صبر کرنا	۲۸۳
تواضع اختیار کرنا	〃
تکبر کرنا	۲۸۴
کسی کو اچھی بات بتلانا اور بُری بات سے روکنا،	〃
دکھلاوے کیلئے کپڑا پہننا	〃
بیمار پرسی کرنے کا ثواب	〃
اسمائے حسنیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کے نام	۲۸۵
چہل حدیث	۲۹۰
اضافہ اشاعتِ سوم	۲۹۷
آدابِ خورد و نوش	〃
آدابِ سلام	۳۰۱
بیٹھنے، لیٹنے، چلنے کے آداب	〃
آدابِ لباس و زینت	۳۰۲
شکرِ نعمت	۳۰۳
تمت بالخیر	

وجہِ تالیف

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد، آجکل مسلمانوں میں دین سے لاعلمی اور بے عملی جس تیزی سے ترقی پر ہے وہ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں، دنیا کے مزوں میں پڑ کر دین کو خیرباد کہتے جارہے ہیں، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید مسلمان کی پیدائش کا مقصد دنیا ہے اور بس، حالانکہ یہ ایک دھوکہ اور فریب ہے جس میں ہم لوگ مبتلا ہیں ؎

دنیا کے جو مزے ہیں ہرگز یہ کم نہ ہونگے ؛ چرچا یہی رہیگا افسوس ہم نہ ہونگے

حدیث میں ہے اَوَّلُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِیْنِکُمُ الْاَمَانَۃَ وَ اٰخِرُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِیْنِکُمُ الصَّلٰوۃَ، "دین میں پہلی چیز جو تم ضائع کروگے وہ امانت ہوگی اور دین کی جو آخری چیز تم گم کروگے وہ نماز ہے"

مسلمان اِس دھوکہ میں ہے کہ صرف کلمہ پڑھ لینا نجات کے لئے کافی ہے، اس خیالِ خام کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں اصلاح فرمائی ہے: اَلْاِیْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ "کہ ایمان زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق اور اعضاء سے

عمل کرنے کا نام ہے" جس سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہوگئی کہ ایمان کی تکمیل کے لئے عمل کی بھی ضرورت ہے،

ان حالات سے متاثر ہوکر دل چاہا کہ ایک چھوٹا سا رسالہ مرتب کروں جس میں دین کی ضروری باتیں ہوں، اسی وجہ سے اس کا نام **معلم الدین** رکھا ہے، اور میں نے حتی الوسع یہ کوشش کی ہے کہ کتاب آسان سے آسان ہو، تاکہ عام مسلمان اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں، ناظرین اس کا اندازہ کتاب کے مطالعہ کے وقت خود کرلیں گے، اور کتاب کے مضامین کا اندازہ فہرست مضامین سے کرسکتے ہیں،

جو مسئلہ جس کتاب سے لیا گیا ہے اس کا حوالہ دیدیا ہے تاکہ تلاش میں آسانی ہو، جن علمائے کرام اور بزرگوں کی کتابوں سے میں نے استفادہ کیا ہے ان میں سے اکثر دنیائے فانی سے رحلت کرگئے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، اور اُن کی قبروں کو نور سے منور فرمائے، آمین،

اخیر میں خدا سے دعا ہے کہ میری اس حقیر سی خدمت کو قبول فرمائے، اور اس کو میری نجات کا ذریعہ بنادے، اور اگر کوئی لغزش ہوگئی ہو تو اس سے درگذر فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم،

ناظرین سے درخواست ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے چشم پوشی فرماتے ہوئے بندہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلی اشاعت میں درست کردیا جائے،

(قاری) **شریف احمد** کان اللہ لہ ولوالدیہ

تعارف

از: حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

مولانا قاری شریف احمد صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے سٹی اسٹیشن، ومعلم قرآن دکھنی مسجد پاکستان چوک کراچی کو حق تعالیٰ نے قرآن کی تعلیم وتعلم کا خاص شغف اور جذبہ عطا فرمایا ہے، ان کا رات دن کا مشغلہ قرآن حکیم کی خدمت ہے، ساتھ ہی انھیں دینی قلم بھی بخشا ہے، اور وہ مختلف دینی رسائل کے مصنف بھی ہیں، جن میں شاہکار تصنیف ان کا یہ دینی رسالہ "معلم الدین" ہے، جو اس وقت زیر نظر ہے۔

اسلام کے پانچ بنیادی شعبوں؛ اعتقادات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق وسیاست میں اہم ترین شعبہ عقیدہ وعبادت کا ہے، جسے قرآن نے مقصدِ زندگی اور وجہِ تخلیقِ بنی آدم قرار دیا ہے، اسی لئے بقیہ تمام شعبے بھی اسلام نے برنگِ عبادت ہی ترتیب دیئے ہیں، تاکہ انسان ہر شعبۂ زندگی میں رہ کر عبادت گذار ہی رہے، اور مقصدِ زندگی پوری زندگی میں نمایاں ہوتا رہے، اس لئے ممدوح نے اُن تمام شعبہائے دین میں سے عقائد وعبادات کا انتخاب

کر کے انہی کو اپنے رسالہ کا موضوع بنایا ہے،

پھر عبادت میں افضل العبادات نماز اور اسی کے ساتھ مختلف اوقات کی دعائیں اور آدابِ معاشرت کے مسنون طریقے ہیں، جن کے بغیر اسلامی معاشرت اور عابدانہ زندگی کا نقشہ ہی قائم نہیں ہو سکتا اور اگر ایک مسلمان ابتدائی امور سے بھی ناواقف ہو تو نہ اس کی عبادت کا ڈھانچہ بن سکتا ہے نہ صحیح اسلامی معاشرت کا، اس لئے مؤلفِ ممدوح نے خاص طور پر انہی دو شعبوں کے مسائل کا انتخاب کر کے یہ رسالہ مرتب کیا ہے جسے دینی حیثیت سے ایک بنیادی اور اساسی تالیف کہا جائے تو بے محل نہ ہوگا،

اس رسالہ میں نہ انشاء پردازی کے تکلفات ہیں نہ عبارت آرائی کی آورد بلکہ نہایت سادہ، سلیس، بے تکلف اور عام فہم زبان میں ضروری مسائل مفید نصائح اور تہذیبِ نفس کے مؤثر آداب ذکر کر دیئے گئے ہیں جن سے ایک مسلمان کا تعلق اللہ اور اس کی مخلوق سے صدق و اخلاص کی بنیادوں پر قائم ہو سکتا ہے،

یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر مسلم گھرانے میں رہے، گھر کے مرد و عورت بھی اسے زیرِ مطالعہ رکھیں، اور اپنے بچوں کو بھی سبقاً سبقاً پڑھاتے اور پوچھ گچھ کے ساتھ سنتے سناتے رہیں، تاکہ ان میں ابتدا ہی سے دینداری کی خو پیدا ہو جائے، اور وہ کسی بگڑے سے بگڑے

ماحول میں رہ کر بھی دین سے بیگانہ اور ناآشنا ثابت نہ ہو سکیں، بلاشبہ اس قسم کے دینی رسالوں سے ہر گھرانہ ایک مستقل مکتبِ دین اور اس سے بسہولت ایک دینی ماحول بن سکتا ہے،

مسلمانوں کے تنزل اور پستی کے اسباب میں بنیادی سبب قرآن اور نماز کا چھوڑ دینا ہے، قرآن چھوڑنے سے وہ الٰہیات کی علمی قوتوں سے محروم ہو گئے، اور نماز چھوڑنے سے ان کی عملی اور عباداتی قوتیں ضائع ہو گئیں، درحالیکہ یہی ان کی وہ دو عرفانی اور عملی قوتیں تھیں جن سے وہ دنیا میں پھلے پھولے اور طوفان کی طرح بڑھے اور بڑھتے رہے، آج بھی وہ اس جذبۂ خدا پرستی اور معرفتِ الٰہی کی قوت سے آگے بڑھ سکتے ہیں، اور اپنے علاقوں کو محفوظ اور وسیع سے وسیع تر کر سکتے ہیں، ان میں یہ جذبات اُن سے پچھلوں کی تعلیم و تربیت سے پیدا ہوئے تھے، اگلی نسلوں میں یہ دواعی موجودہ نسل کی تعلیم و تربیت سے اُبھر سکتے ہیں، اگر موجودہ نسل نے اس سے لاپرواہی برتی تو کچھ عرصہ بعد اگلی نسلوں کو ایمان و دین سے ہاتھ دھونا پڑیگا، اور خاکم بدہن اس سے پیدا شدہ ضعف اور وہن کی بدولت وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ (اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوئے) کا منظر سامنے ہوگا، (اعاذنا اللہ منہ)۔

اس وقت پاکستان کو الطافِ خداوندی نے مسلم ممالک میں ایک مرکزی حیثیت

کے راستہ پر ڈال دیا ہی، وہ زیادہ مستحق ہی کہ ان اسلامی قدروں کا مرکز ثابت ہو کیونکہ وہ اسلام ہی کے نام پر بنا ہی، اور ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اسلام ہی کے نام اور دین ہی کے جہادی جذبات کی قوت سے محفوظ رہا، اس لئے وہ مستقبل میں بھی اسلام ہی کے نام پر اور اسی کے کام پر آگے بڑھ سکتا ہی، ناشکری ہوگی اگر وہ اپنی اس امتیازی صلاحیت کو کھو بیٹھے جس کی بدولت وہ بنا محفوظ رہا اور طاقتور ہوا، انہی صلاحیتوں کو ابھارنیکے وسائل میں سے ایک بڑا وسیلہ اس قسم کے دینی رسائل کا پڑھنا پڑھانا ہی، جو دینی جذبات کے ابھارنے میں بجلی کا کام کرتے ہیں، شکر ہی کہ ابھی اس ملک میں دین کے ایسے مخلص، فہیم، خادم اور قوم کے سچے بہی خواہ موجود ہیں جو مخلصانہ انداز سے سادہ لفظوں میں دین سمجھا سکتے ہیں، اگر ان سے استفادہ کرنے میں تساہل یا کسی پس و پیش سے کام لیا گیا اور ایسی ہستیاں نہ رہیں تو پھر اس قسم کے افراد دستیاب ہو سکیں گے، اور قوم ایسے مخلصوں کی صورتوں کو بھی ترس جائیگی، لوگ دین کے بارے میں آزاد روشی چھوڑ کر تقلید کی راہ اختیار کریں، ایک خدا اور ایک خاتم الانبیاء نبی برحق علیہ السلام کے پابند ہو کر ساری دنیا کی قید و بند سے آزاد ہونا سیکھیں، اگر خدانخواستہ وہ اس دائرہ میں آزاد فکر اور آزاد عمل ہوتے گئے جیسا کہ ہو رہی ہیں اور اس کو برخود غلط حریت و آزادی سمجھتے رہے تو پھر انھیں دنیا کے ایک ایک ذرہ کی قید و بند اور غلامی اختیار کرنی پڑیگی جو ذلت و رسوائی کی زندگی ہوگی، نعوذ باللہ منہ، مگر یہ ضروری اور ناگزیر ہی کہ یہ دینی پابندی کی زندگی دوسری شرعی تدابیر کیطرح ایسے ہی رسالوں اور ایسی ہی سادہ تالیفات کے مصنفوں سے نصیب ہو سکتی ہی، اس لئے انھیں غنیمت سمجھیں اور ان سے مستفید ہوں،

واللہ الموفق وھو المستعان وعلیہ التکلان، محمد طیب غفرلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند،
۷ رجب ۱۳۸۰ھ (کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖٓ اَجْمَعِیْنَ ۝

عقائد کا بیان

اما بعد؛ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد ہم بتلا چکے ہیں، مقصد معلوم ہو جانے کے بعد سب سے پہلے یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک مسلمان کو کن کن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان باتوں کو اس آیۃ کریمہ میں بیان فرمایا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ	یعنی اے ایمان والو! تم یقین لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس کتاب

وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝

(پ ۵، رکوع ۱۷)

(قرآن) پر جو نازل کی ہے (اللہ تعالیٰ نے) اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور (ایمان لاؤ) اُن کتابوں پر جو پہلے نازل ہو چکی ہیں (یعنی قرآن سے پہلے توراۃ، انجیل، زبور وغیرہ) اور جو شخص انکار کرے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور قیامت کے دن کا تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دُور جا پڑا۔ (بیان القرآن)

اس آیتِ کریمہ میں دینِ اسلام کی بنیادی باتیں (جن کو عقائد کہا جاتا ہے) بیان کی گئی ہیں، جن کی تشریح ایک حدیث سے ہوتی ہے، یہ حدیث بہت بڑی ہے، اور حدیثِ جبرئیلؑ کے نام سے مشہور ہے، اس کے راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، ہم حدیث کا صرف وہ حصہ نقل کرتے ہیں جس سے اس آیتِ کریمہ کی تشریح ہوتی ہے،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ دفعۃً ہمارے سامنے ایک شخص آیا جس کے کپڑے نہایت

سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، اُس پر سفر کے آثار بھی نہیں دکھائی دیتے تھے، اور ہم میں سے کوئی آدمی اس کو پہچانتا بھی نہ تھا، اتنے میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا، اور اپنی رانوں پر ہاتھ رکھ کر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۝

یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کی حقیقت بتلائیے کہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے مہینہ کے روزے رکھو اور اگر حج کرنے کی تم میں طاقت ہو تو حج کرو۔"

اس پر اس شخص نے کہا، آپ سچ فرماتے ہیں، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے خود ہی اس کی تصدیق بھی کرتا ہے،

اس کے بعد اس نے سوال کیا:۔

أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ	"یعنی مجھے ایمان کے متعلق بتلایئے؟
قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ	تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ	فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر
رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی
وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ	کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر
وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى،	اور قیامت کے دن پر (ایمان لاؤ)
(رواہ مسلم)	اور اس بات پر بھی ایمان لاؤ کہ ہر

اچھی بُری تقدیر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے"

یہ سوالات کرنے والے حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے،

حدیث کے ان مختصر جملوں کی مختصر تشریح بھی ذہن نشین کرلیں تو مناسب ہوگا،

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب

یہ ہے کہ وہ اکیلا ہے، اس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں،

فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب

یہ ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک فرمانبردار اور مطیع مخلوق ہیں،

نور سے پیدا ہوئے ہیں، ہماری نظروں سے غائب ہیں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، البتہ چار فرشتے ان میں بڑے مقرب ہیں:۔

چار مقرب فرشتوں کے نام اور کام

① جبرئیل علیہ السلام:۔ خدا کے نبیوں اور رسولوں کے پاس وحی لایا کرتے تھے،

② میکائیل علیہ السلام:۔ خدا کی مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش کے انتظام پر مقرر ہیں،

③ عزرائیل علیہ السلام:۔ مخلوق کی جان اور روح نکالنے پر مقرر ہیں،

④ اسرافیل علیہ السلام:۔ قیامت میں صور پھونکیں گے،

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معرفت کم و بیش ایک سو چار کتابیں بہت سے پیغمبروں پر نازل فرمائیں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سکھائیں، ان کتابوں میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں:۔

چار آسمانی کتابیں

① توراۃ: ——— حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی،
② زبور: ——— حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی،
③ انجیل: ——— حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی،
④ قرآن مجید: ——— حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا،

اِن کتابوں میں سے قرآن مجید ہی صرف اللہ کی ایسی کتاب ہے جو بالکل محفوظ ہے، اور اس کے اندر زبر زیر پیش تک کا بھی فرق نہیں ہوا، وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے، باقی دوسری آسمانی کتابوں کو اُن کے ماننے والوں نے بدل ڈالا ہے، اور اُن میں تحریف کر ڈالی، قرآن مجید ان کتابوں میں سب سے افضل ہے، اور جیسے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، ایسے ہی قرآن مجید بھی اللہ کی آخری کتاب ہے، اس کے بعد قیامت تک اور کوئی کتاب نازل نہیں ہوگی،

رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے بہت سے رسول اور نبی بھیجے، ان کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، وہ سب گناہوں سے پاک ہیں، ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام اور سب سے آخری ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اُن کے درمیان میں بہت سے نبی ہوئے، اُن میں بعض بہت مشہور ہیں :-
مثلاً نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام،

نبوت کا سلسلہ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی اور پیغمبر نہیں آئے گا، آپ کے بعد جو شخص پیغمبری اور نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء اور رسولوں سے

افضل اور بزرگ ہیں، خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں، لیکن خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے بڑھا ہوا ہے، ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

نبی اور رسول میں یہ فرق ہے کہ جس کو نئی شریعت اور نئی کتاب دی گئی ہو اس کو رسول کہتے ہیں، اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں خواہ اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو، اور وہ پہلی شریعت کا تابع ہو،

یوم آخرت پر ایمان لانے کا مطلب

یوم آخرت[ع] قیامت کے دن کو کہتے ہیں، اس دن تمام آدمی اور جان دار مر جائیں گے، اور تمام دنیا نیست و نابود (فنا) ہو جائے گی، نہ آسمان رہے گا، نہ زمین، نہ چاند نہ سورج، غرض سب چیزیں ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائیں گی، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے، حضرت اسرافیل علیہ السلام

ع قیامت کا تفصیلی بیان دیکھنا ہو تو "قیامت کا سچا فوٹو" اور "علامات قیامت" کتابیں ملاحظہ فرمائیں، (ناشر: مکتبہ رشیدیہ کراچی)

صور پھونکیں گے جس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدمہ سے سب مرجائیں گے، اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہوجائے گی،

قیامت ایک دن ضرور آئے گی، لیکن اُس کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ہاں اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتلادی ہیں؛ اُن نشانیوں سے قیامت کا قریب آجانا معلوم ہوسکتا ہے، وہ نشانیاں یہ ہیں:

① جب دنیا میں گناہوں کی زیادتی ہوجائے ② امانت میں خیانت ہونے لگے ③ لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی اور اُن پر سختیاں کرنے لگیں ④ گانے بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی ہوجائے ⑤ پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو بُرا کہنے لگیں، ⑥ بے علم اور کم علم لوگ رہنما اور پیشوا بن جائیں ⑦ کم درجے کے لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں، ⑧ نااہل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے،

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قیامت کو اس طرح دیکھنا

چاہتا ہو کہ گویا وہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ، اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ، اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھ لے (احمد و ترمذی)

قیامت کی تین قسمیں؛

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ نے قیامت کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں:

قیامت شخصی، قیامت قرنی، قیامت کلی،

قیامتِ شخصی، ہر آدمی کی موت کا نام ہے، جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُهٗ،	"جو شخص انتقال کر گیا اس کی قیامت قائم ہو گئی"

قیامت قرنی، ایک قرن کی موت ہے، جب کسی قوم میں فسق و فجور اور نافرمانیوں کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے اور خدا کے احکام کو بالائے طاق رکھ دیتی ہے تو اس کی جگہ دوسری نئی نسل اور دوسری قوم لے لیتی ہے، ختم ہونیوالی قوم میں جب خرابیاں آتی ہیں تو وہ اس کے ختم ہونے اور اس کی موت کی علامات ہوتی ہیں، یہی وہ علامات ہیں جن کا ذکر

حدیثوں میں ہے کہ جب ناچ رنگ بڑھ جائے، کم علم اور نااہل لوگ برسرِ اقتدار آجائیں وغیرہ ان جرائم کی وجہ سے جب ایک قوم یا ایک قرن ختم ہوتا ہے اور انقلاب آتا ہے تو یہ قیامت قرنی ہوتی ہے، یہ انقلاب عموماً ایک صدی یا صدی گذرنے کے بعد ہوتا ہے،

قیامت کبریٰ وہ ہے جس کا حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی،

(فائدہ از مفکرِ اسلام علامہ قاری محمد طیب صاحب مدظلہ)

تقدیر پر ایمان رکھنے کا مطلب

یہ ہے کہ ہر بات اور ہر اچھی یا بری چیز کا اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے، اور ہر چیز پیدا کرنے سے پہلے وہ اس کو جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں، کوئی اچھی یا بری بات اللہ تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں (تعلیم الاسلام حصہ دوم)

تقدیر کا مسئلہ بہت ہی اہم ہے، اس چھوٹی سی کتاب میں اس کا بیان کرنا بھی دشوار ہے، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:-

اِیْمَانُ بِالْقَدْرِ نِظَامُ التَّوْحِیْدِ فَمَنْ اٰمَنَ وَکَذَّبَ بِالْقَدْرِ فَھُوَ نَقَضَ لِلتَّوْحِیْدِ،	"یعنی نظامِ توحید ایمان بالقدر پر دائر ہے، جو شخص ایمان لائے اور تقدیر کا انکار کرے اس نے توحید ہی کو باطل کر دیا۔"

(ترجمان السنۃ، جلد ۳، ص ۳۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک دوست ملکِ شام میں رہتا تھا، آپس میں دونوں کے گہرے تعلقات تھے، جن کی وجہ سے ہمیشہ خط و کتابت رہتی تھی، ایک بار انھوں نے مسئلہ تقدیر پر گفتگو کی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو اس کی اطلاع ہو گئی، تو آپ نے اپنے دوست کو شام خط لکھ کر بھیجا کہ اب خط و کتابت کا سلسلہ بند کر دو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمّت میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو تقدیرِ الٰہی کا انکار کریں گے، (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے موقع پر باہر تشریف لائے کہ ہم لوگ تقدیرِ الٰہی کے مسئلہ میں جھگڑ رہے تھے (یہ دیکھ کر) آپؐ ہم پر نہایت برہم ہوئے، اور غصہ کی وجہ سے چہرہ سُرخ ہو گیا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہے، پھر فرمایا

کہ تم کو اسی جھگڑے کا حکم دیا گیا ہے؟ اور کیا میں اسی کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں؟ بلاشک تم سے پہلے لوگ ہلاکت و بربادی میں پڑ گئے، جب کہ انھوں نے تقدیرِ الٰہی کے مسئلہ میں جھگڑا کیا، میں تم کو منع کرتا ہوں کہ تقدیرِ الٰہی کے باب میں ہرگز جھگڑا اور حجت بازی نہ کرو، (ترمذی شریف)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو شخص مسئلہ تقدیر پر خاموش نہیں رہے گا اور بحث وغیرہ کرے گا اُس سے قیامت کے دن جواب طلب کیا جائے گا، اور جو خاموش رہے گا اس سے کچھ نہیں پوچھا جائیگا، (ابن ماجہ)

اس مسئلہ میں چونکہ ہمارے مسلمان بھائی آجکل بہت اُلجھتے رہتے ہیں اس لئے اس کے متعلق ہمیں لکھنا پڑا، اللہ تعالیٰ ہمیں فہم اور عقلِ سلیم عطا فرمائے کہ ہم اس قسم کے مسائل میں پڑکر اپنے ایمان کے ضائع کرنے کا سبب نہ بنیں، آمین،

ہم نے صفحہ ۲۸ سے یہاں تک حدیثِ جبرئیلؑ کے دوسرے حصے (ایمان کے متعلق) کی تشریح کی ہے، اسی حدیثِ جبرئیلؑ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذہبِ اسلام کے پانچ رکن ہیں، وہ پانچ یہ ہیں:-

مذہبِ اسلام کے پانچ رکن ہیں

پہلا رکن ایمان، دوسرا رکن نماز، تیسرا رکن زکوٰۃ
چوتھا رکن روزہ، پانچواں رکن حج،

ان پانچوں چیزوں کو ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ
(متفق علیہ)

"یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (ذات) عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا (اگر صاحبِ نصاب ہو) بیت اللہ شریف کا حج کرنا (بشرطیکہ استطاعت رکھتا ہو) رمضان شریف کے مہینہ کے روزے رکھنا"

اسلام کی بنیادی باتیں معلوم ہو جانے کے بعد اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر مسلمان خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی اسلام کے کلمے اور ان کے معنی یاد کرا دے، لہٰذا ہم پہلے اسلام کے کلمے بیان کرتے ہیں:۔

اسلام کے کلمے

کلمۂ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں"۔

کلمۂ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ترجمہ: "میں سچے دل سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور سچے دل سے گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

کلمۂ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک ہے، اور تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے

خدا کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت
نہیں اور نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اللہ کی مدد کے بغیر جو
بلند مرتبہ والا بزرگی والا ہے"

کلمہ تمجید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا
ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام ملک اسی کا ہے، سب
خوبیاں اسی کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے
سب بھلائیاں اسی کے قبضہ میں ہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے"

کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا
اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ
الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ
لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ
الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں ہر گناہ سے جو گناہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہو یا غلطی سے، چھپ کر کیا ہو، یا کھلم کھلا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں، اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا، بیشک غیب کی باتوں کا تو ہی جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں، اور نیکی کرنے کی طاقت ہو اللہ کی مدد کے بغیر جو بلند مرتبہ والا بزرگی والا ہے"

کلمۂ ردِّ کفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

ترجمہ: "یا اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں شریک کروں آپ کے ساتھ کسی کو جان بوجھ کر، اور معافی چاہتا ہوں اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا، توبہ کی میں نے شرک سے اور بیزاری ظاہر کرتا ہوں کفر

اور تمام نافرمانیوں سے، اسلام لایا میں، اور دل سے کہتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں۔"

ایمان مجمل

"اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ
جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ،

ترجمہ: "ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور
صفتوں کے ساتھ ہے، اور میں نے اس کے تمام احکام
قبول کئے۔"

ایمان مفصل

① "اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ② وَمَلٰٓئِكَتِهٖ ③ وَكُتُبِهٖ ④ وَ
رُسُلِهٖ ⑤ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ⑥ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ⑦ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

ترجمہ: "ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سب فرشتوں پر
اور اس کی سب کتابوں پر اور اس کے سب رسولوں پر
اور قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی برائی پر (یعنی

بھلائی برائی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے) (اور
ایمان لایا میں) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر
(یعنی دوبارہ تمام انسان زندہ کئے جائیں گے)"

ایمان مفصل میں سات چیزوں پر ایمان لانے کا ذکر ہے، یہ ساتوں چیزیں عقیدہ سے متعلق ہیں، ان میں سے چھ باتوں کی تشریح حدیث جبرئیل کے بیان میں ہو چکی، ایمان مفصل میں ایک بات کا ذکر زیادہ ہے، وہ ہے بعث بعد الموت (یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا) لہٰذا ہم اس کا بھی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد ایمان کا بیان کریں گے،

جب تک ایک مسلمان ان میں سے ایک ایک چیز کی زبان اور دل سے تصدیق نہ کرے مؤمن نہیں ہو سکتا، اور جب ایماندار نہیں تو کسی عبادت کا اعتبار نہیں، اور نہ وہ عبادت بارگاہِ خداوندی میں درجۂ قبولیت حاصل کر سکتی ہے،

مرنے کے بعد زندہ ہونے کا بیان

جب قیامت میں پہلے صور سے ساری دنیا درہم برہم ہو جائے گی، تو حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو تمام چیزیں موجود ہو جائیں گی، تمام جاندار، آدمی، جن، فرشتے

پھر زندہ ہو جائیں گے،

میدانِ حشر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی، حساب کتاب ہوگا، نیکی بدی تولی جائے گی، اچھے بُرے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا، جس دن یہ کام ہوں گے اُس دن کو یَوْمُ الْحَشْر (یعنی جمع کئے جانے کا دن) یَوْمُ الْجَزَاء اور یَوْمُ الدِّیْن (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یَوْمُ الْحِسَاب (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں، قرآن مجید اور احادیث میں اس کا بیان صاف صاف موجود ہے،

ایمان کا بیان

ایمان اسے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اسکی تمام صفات اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے، اور جو باتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں اُن کو سچے دل سے مانے اور زبان سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے، دل سے تصدیق کرنے اور زبان سے اقرار کرنے کا نام ہی اِیْمَان ہے،

ایمان کو کامل کرنے والی باتیں

زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کے بعد ہاتھ پیروں سے

عمل کرنا بھی ضروری ہے، یعنی جو عبادتیں اور نیک کام اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سکھائے اور بتائے ہیں اُن کے بغیر ایمان کامل نہ ہوگا، کیونکہ اعمالِ صالحہ کی برکت سے ایمان میں روشنی اور کمال پیدا ہوتا ہے، اگر اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے،

اعمالِ صالحہ بہت ہیں، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، اعتکاف، تلاوتِ قرآن، نیک کام کی دوسروں کو ترغیب دینا، بُرے کام سے روکنا، ماں باپ، استاد کی عزت کرنا، صلۂ رحمی کرنا، مسجد بنانا، دینی مدرسہ جاری کرنا، سرائے بنوانا، علم دین پڑھنا پڑھانا، علمِ دین حاصل کرنے والوں کی امداد کرنا، جہاد کرنا، بھوکے پیاسے کو کھلانا پلانا وغیرہ، یہ سب اعمال ایمان کو کامل کرنے والے ہیں،

گناہوں کا بیان

جس کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو اسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں، گناہ کرنا بہت بُری بات ہے، خدا کا غضب اور ناراضگی گناہ کی وجہ سے ہی ہوتا ہے، جب تک آدمی گناہ کی باتوں سے رُک نہ جائے اُس وقت تک ایمان کامل

نہ ہوگا، اور ناقص رہے گا،

گناہوں میں بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان سے انسان کا بالکل ایمان ہی جاتا رہتا ہے، اور ایسا گناہ تو کوئی بھی نہیں جس سے ایمان ناقص نہ ہو جاتا ہو،

کس گناہ کی وجہ سے انسان ہمیشہ دوزخ میں رہے گا؟

سب سے بڑا گناہ تو کفر اور شرک ہے، کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، اُن کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف صاف فرما دیا ہے کہ میں مشرک کو کبھی نہ بخشوں گا،

جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے اُن میں سے کسی ایک کو نہ ماننا بھی کفر ہے، مثلاً کوئی خدا کو نہ مانے، یا خدا کی کسی ایک صفت کا انکار کر دے، یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کر دے، یا کسی ایک آسمانی کتاب کو نہ مانے، یا کسی ایک پیغمبر کو نہ مانے، یا تقدیر کا منکر ہو، یا قیامت کے دن کا انکار کر دے، یا اللہ تعالیٰ کے کسی حکم قطعی (جیسے نماز، روزہ وغیرہ) یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی کسی خبر کو جھوٹی سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا،

گناہوں کی قسمیں

گناہ کی دو قسمیں ہیں: صغیرہ، کبیرہ،
صغیرہ گناہ تو کسی نیک کام کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ، (پ۱۲، ع۱۰)	"یعنی نیکیاں مٹا دیتی ہیں برائیوں کو"

اور گناہ کبیرہ کی معافی کے لئے یہ شرط ہے کہ آدمی سچی اور پکی توبہ کرے، ایسے ہی اگر آدمی کفر سے اسلام میں داخل ہو تو اس کے بھی گناہ کبیرہ معاف ہو جاتے ہیں، اور حج مبرور یا ہجرت سے بھی اللہ تعالیٰ گناہ کبیرہ کو معاف فرما دیتے ہیں،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَمَا عَلِمْتَ یَا عُمَرَ اِنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا وَاِنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ	"اے عمرؓ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام کفر کے زمانہ میں کئے ہوئے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور ہجرت بھی پہلے تمام گناہ مٹا دیتی ہے، اسی طرح حج بھی پہلے سب گناہ ختم کر دیتا ہے"

قبلہ (رواہ مسلم ومشکوٰۃ ص۱۲)

گناہ کبیرہ کے متعلق علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، جن میں کبیرہ گناہوں کی تفصیل درج ہے، ان باتوں کو "شرح شمائل ترمذی" سے ہم یہاں نقل کرتے ہیں:۔

① کسی آدمی کو قتل کرنا ② زنا کرنا ③ شراب پینا ④ چوری کرنا ⑤ کسی پر تہمت لگانا ⑥ سچی گواہی کا چھپانا، ⑦ جھوٹی قسم کھانا ⑧ کسی کا مال چھین لینا ⑨ سود لینا یا دینا، ⑩ سودی معاملہ کرنا ⑪ یتیم کا مال کھا لینا ⑫ رشوت لینا یا دینا ⑬ ماں باپ، استاد کی نافرمانی اور بے ادبی کرنا ⑭ کسی سے قطع رحمی کرنا یا رشتہ ناتہ توڑنا ⑮ جھوٹی حدیث بیان کرنا ⑯ بلا عذر رمضان شریف کا روزہ توڑنا ⑰ ناپ تول میں کمی کرنا ⑱ نماز کو وقت سے پہلے یا وقت گذرنے کے بعد پڑھنا ⑲ زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا ⑳ باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا ㉑ کسی صحابی کی شان میں گستاخی کرنا ㉒ غیبت کرنا بالخصوص کسی عالم یا حافظ قرآن کی ㉓ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی نیک کاموں کا حکم اور بری باتوں سے روکنا، باوجود قدرت کے) چھوڑ دینا ㉔ جادو سیکھنا سکھانا،

ع۵ مؤلفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم،

(۲۵) کسی پر جادو کر دینا (۲۶) قرآن مجید پڑھ کر بھلا دینا (۲۷) بلا مجبوری کسی جاندار کو جلانا (۲۸) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا (۲۹) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہو جانا (۳۰) عورت کا خاوند کی نافرمانی کرنا (۳۱) چغلی کرنا (۳۲) نشہ دار چیز پینا (۳۳) جوا کھیلنا (۳۴) مردار گوشت کھانا، (۳۵) قرآن پاک، رسول اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں کو بُرا کہنا اور انکار کرنا (۳۶) میاں بیوی میں لڑائی کرا دینا (۳۷) اسراف کرنا، (۳۸) فتنہ فساد پھیلانا (۳۹) تقدیر کو جھٹلانا (۴۰) تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچا پائجامہ کرنا (۴۱) کسی مسلمان کو کافر کہنا (۴۲) علماء اور حفاظ کو نظرِ حقارت سے دیکھنا (۴۳) دُکان یا مکان میں جان دار چیزوں کی تصویریں لگانا (۴۴) بلا ضرورت تصویر (فوٹو) کھنچوانا (۴۵) ڈاڑھی مُنڈوانا یا کتروانا (۴۶) امانت میں خیانت کرنا (۴۷) گالی دینا (۴۸) کھیل تماشوں سنیما وغیرہ میں جانا (۴۹) ہارمونیم (۵۰) گراموفون اور اسی قسم کے دوسرے باجے بجانا جن کو آجکل مسلمان باعثِ فخر اور باعثِ نجات سمجھتے ہیں،

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا يُعْزَفُ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ	"میری اُمت میں بعض لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام دوسرا رکھ لیں گے اور ان کے سامنے

بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ (ابن ماجہ)	آلاتِ لہو ولعب (طبلہ، سارنگی، ہارمونیم وغیرہ) بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں اُن کے سامنے گائیں گی، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں غرق کردے گا، اور ان میں سے بعض لوگوں کو بندر اور خنزیر بنادے گا"

مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشینگوئی پر غور کریں کہ اس زمانہ میں حرف بہ حرف پوری ہورہی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ اور امان میں رکھے، آمین،

تنبیہ کبیرہ گناہوں میں بعض گناہ تو ایسے ہیں کہ ان کا تعلق کسی انسان سے نہیں ہوتا، ایسے گناہ تو سچی توبہ سے معاف ہوسکتے ہیں، یہاں تک کہ کفر اور شرک جیسا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہوجاتا ہے، لیکن بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کا تعلق بندے (انسان) سے ہوتا ہے، مثلاً کسی یتیم کا مال کھالیا، یا کسی پر تہمت لگادی، یا کسی پر ظلم و زیادتی کی، اس قسم کے گناہوں کو "حقوق العباد" کہتے ہیں، ایسے گناہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے، بلکہ ان کی معافی کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کیا جائے اس کے

بعد خدا کے حضور میں عاجزی کے ساتھ توبہ کی جائے، جب معافی کی امید رکھے، ورنہ قیامت کے روز یتیم کا مال کھانے والے یا تہمت لگانے والے، یا ظلم کرنے والے کے نیک عمل چھین کر اللہ تعالیٰ اُن حقوق والوں کے نامۂ اعمال میں لکھدیں گے،

توبہ کا بیان:

توبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں پر شرمندہ اور نادم ہو، اور خدا تعالیٰ کے سامنے رو کر گڑگڑا کر معافی چاہے کہ اے اللہ! مجھ سے گناہ ہو گیا، آپ اپنی رحمت سے میرا گناہ اور قصور معاف فرمادیں،

اور دل میں یہ پختہ عہد کرے کہ آئندہ کبھی گناہ نہ کروں گا، تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے گناہ معاف فرمادیں گے، بلکہ آدمی اگر سچی توبہ کرنے کے بعد نیک عمل کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے، قرآن مجید میں صاف موجود ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ (پ ۱۹، ع ۴)	جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور نیک کام کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دے گا۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (متفق علیہ)	حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں۔"

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو اور اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔" پھر فرمایا "میں ایک دن میں ستّر مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ستّر مرتبہ سے زائد توبہ کرتا ہوں۔" (بخاری)

اب ہم مسلمان غور کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ میں ایک دن میں ستّر ستّر، ستّو ستّو مرتبہ توبہ کرتا ہوں اور ہم کو دن رات میں ایک مرتبہ بھی سچی توبہ کرنے کی توفیق نہ ہو،

قبولیتِ توبہ کے شرائط

توبہ کی قبولیت کی تین شرطیں ہیں؛ ایک گذشتہ گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہونا، دوسرے آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرنا، تیسرے

گناہ کرنے سے فوراً باز آجانا اور اُس کے بعد توبہ کرنا،

توبہ کب قبول نہیں ہوتی؟

قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔
وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ (پ۴، ع ۱۴)

"اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو گناہ کے کام کئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب اُن کے سامنے موت ہی آکھڑی ہو تو کہنے لگے میں اب توبہ کرتا ہوں"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اس وقت انسان کی توبہ قبول نہیں ہوتی، جب اخیر وقت آجائے اور سکراتِ موت طاری ہوجائیں،

اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے توبہ کرنے میں جلدی کرے، نہ معلوم کس وقت موت آجائے، اور بغیر توبہ کئے مرجائے،

شرک کا بیان

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

"اللہ تعالیٰ یہ بات کبھی معاف کرنے والا نہیں کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک ٹھہرایا

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ (پ۵ - ع۴)	جائے (جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے احبار اور رہبان کو خدا کے ساتھ شریک ٹھیرالیا ہے) ہاں اس کے سوا

اور جتنے گناہ ہیں وہ چاہے تو معاف کردے، اور (دیکھو) جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیراتا ہے تو یقیناً وہ بہت بڑا گناہ کرتا ہوا (خدا پر) افترا پردازی کرتا ہے۔"

دوسری جگہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (پ۶، ع۱۴)	"یعنی جس نے شریک ٹھیرایا اللہ کا سو حرام کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور کوئی نہیں گنہگاروں کی مدد کرنیوالا (یعنی مشرک کی بخشش ہی نہ ہوگی)"

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیتوں سے ہر سمجھدار آدمی اندازہ کرسکتا ہے کہ شرک کتنا برا فعل ہے، ان کے علاوہ اور بہت سی آیات میں شرک کی مذمت اور برائی بیان کی گئی ہے،

شرک کی تعریف

شرک اس کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے شریک کرنے کے یہ معنی ہیں کہ دو یا تین خدا ماننے لگے، جیسے عیسائی

لوگ تین خدا مانتے ہیں، یا ہندو جو بہت سے خدا مانتے ہیں،

صفات میں شریک کرنے کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح خدا کی مخلوق میں بھی وہی صفات مانے، مثلاً کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا پیر و مرشد بارش برسا سکتے ہیں، یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں، یا مارنا پیدا کرنا ان کے قبضہ میں ہے، یا روزی دے سکتے ہیں، یا کسی کو نفع نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں، یہ تمام شرک کی باتیں ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کی صفت و قدرت میں شرکت لازم آتی ہے، ان باتوں سے بچنے کی بہت ضرورت ہے،

حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَ اِنْ حُرِّقْتَ اَوْ قُتِلْتَ، (مسند احمد)

"یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اگرچہ تمہیں جلایا جائے یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے"

شرک کی قسمیں

شرک کی بہت سی قسمیں ہیں:-

① شرک فی القدرۃ ② شرک فی العلم، ③ شرک فی السمع والبصر ④ شرک فی العبادت وغیرہ،

باقی تفصیلات بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں،



فضائلِ نماز کا بیان:

ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ مذہبِ اسلام کے پانچ رکن ہیں، پہلے رکن کا بیان ہم کر چکے ہیں، اب دوسرے رکن یعنی نماز کا بیان کرتے ہیں:۔

عقائد درست ہونے کے بعد ہم مسلمانوں کی عملی زندگی نماز سے شروع ہوتی ہے، حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ، فَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ،	"نماز دین (اسلام) کا ستون ہے جس نے نماز پڑھی اس نے دین کو قائم رکھا، اور جس نے نماز چھوڑ دی اس نے دین کو ڈھا دیا، (یعنی گرا دیا)"

اسی طرح ایک اور حدیث میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

لِکُلِّ شَیْءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ،	"ہر چیز کی کوئی نہ کوئی پہچان ہوتی ہے، اور ایمان کی خاص علامت (یعنی پہچان) نماز ہے"

نماز کی جتنی تاکید قرآن مجید میں ہے وہ کسی باخبر اور واقف مسلمان سے پوشیدہ نہیں، اور اس کی تاکید و اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ یہ مرتے دم تک (بشرطیکہ آدمی کے ہوش و حواس درست ہوں اور شرعی عذر نہ ہو تو) معاف نہیں،

اگر ایک مسلمان جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے تو وہ اسلام کی نگاہ میں سخت ترین مجرم ہے، نماز ہر عاقل، بالغ، مسلمان پر خواہ وہ امیر ہو یا غریب، مرد ہو کہ عورت، مریض ہو کہ تندرست، مقیم ہو کہ مسافر، غرض یہ کہ کسی حالت میں اور کسی وقت میں بھی معاف نہیں، یہاں تک کہ اگر مرض کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے، بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو تو لیٹ کر پڑھے، اشارہ سے پڑھے، خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح بھی سہولت سے نماز پڑھ سکتا ہو پڑھے، معافی نہیں،

نماز کی اہمیت قرآن مجید اور احادیث سے

نماز کی فضیلت اور اہمیت کا آپ اس سے اندازہ کریں کہ کسی نبی اور رسول کی شریعت نماز سے خالی نہیں تھی،

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ	"اے میرے رب مجھ کو بھی نماز

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ (پ۱۳ ع۱۸)	کا قائم رکھنے والا رکھ اور میری اولاد میں سے

سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق ہے:

كَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ (پ۱۶، ع۷)	"یعنی اسمٰعیل علیہ السلام اپنے اہل عیال کو نماز کا حکم فرماتے تھے"

شعیب علیہ السلام کو ان کے زمانہ کے کفار طعنہ دیتے تھے:

يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا (پ۱۲، ع۸)	"اے شعیبؑ کیا تمہاری نماز تم کو حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے بتوں کو چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں"

ابراہیم علیہ السلام کی اولاد، اسحٰق علیہ السلام کی اولاد یعقوب علیہ السلام، لوط علیہ السلام کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ، (پ۱۷، ع۵)	"یعنی ہم نے ان کو امام بنایا ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے، اور ہم نے وحی کے ذریعہ ان سب کو حکم دیا کہ نیک کام کریں اور نماز کی پابندی کریں"

لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کو فرمایا:

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ (پ۲۱ ع۱۱)	"بیٹا! نماز پڑھا کرو"

موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر تشریف لے گئے اور آپ کو

باری تعالیٰ نے نبوت کا تاج پہنایا تو حکم ہوا:

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ، (پ ۱۶ ع ۱)	"یعنی میری یاد کے لئے نماز پڑھا کرو"

بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا:

وَاجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قِبْلَۃً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ، (پ ۱۱ ع ۱۴)	"یعنی اپنے گھروں کو قبلہ رخ بناؤ اور نماز پڑھو"

اسی طرح زکریا علیہ السلام کے تذکرہ میں ہے:

فَنَادَتْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ (پ ۳، ع ۱۲)	"پھر اس کو (زکریا علیہ السلام کو) فرشتوں نے آواز دی جب وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے"

جب عیسیٰ علیہ السلام اپنی شیر خوارگی کے زمانہ میں بطور معجزہ بولے تو فرمایا:

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ۱ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۱ (پ ۱۶ ع ۵)	"میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھ کو کتاب دی ہے، اور مجھ کو نبی بنایا ہے، اور تا زیست (جبتک زندہ رہوں) مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے"

اس کے بعد نماز کی اہمیت کا اندازہ چند احادیث سے ملاحظہ ہو،

کافر اور مسلمان میں امتیازی نشان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بَيْنَ الْعَبْدِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مسلم شریف) "کہ مومن بندہ اور کافر کے درمیان نماز ہی سے امتیاز ہے" مطلب یہ ہے کہ کافر تو نماز (بوجہ کفر کے) پڑھتا ہی نہیں، اگر مسلمان بھی نماز نہ پڑھے تو دونوں میں فرق ہی کیا رہا،

نمازِ پنجگانہ اور نمازِ جمعہ کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے:

اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ (مسلم)

"کہ پنجگانہ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک (یعنی جمعہ کی نماز) اور رمضان سے رمضان تک (یعنی رمضان کے روزے) مٹا دیتے ہیں اُن گناہوں کو جو اُن کے درمیان ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا ہو"

بے نمازی کا حشر فرعون، ہامان وغیرہ کیساتھ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّ بُرْهَانًا وَّ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ (رواہ احمد والدارمی والبیہقی)

عبدالرحمٰن بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آپؐ نے نماز کا ذکر فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی حفاظت کی تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور اس کے ایمان کی دلیل ہوگی، اور اس کی نجات کا ذریعہ ہوگی، اور جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی تو اس کے لئے نہ نور ہوگا، نہ ایمان کی دلیل ہوگی، اور نہ اس کی نجات کا ذریعہ، اور اس کا حشر فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔"

اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کے لئے نجات کی بشارت اور بے نمازی کا انجامِ بد بتلایا ہے،

ان لوگوں کے ساتھ حشر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر انہی وجوہ سے نماز میں سستی ہوتی ہے جو ان لوگوں میں پائی جاتی تھیں،

یعنی اگر نماز میں سستی مال و دولت کی وجہ سے ہے تو اس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا، قارون اتنا مال دار تھا کہ اس کے خزانہ کی کنجیاں کئی کئی زور آور آدمی اٹھاتے تھے،

اور اگر نماز میں سستی حکومت و سلطنت کی وجہ سے ہے، تو اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، کیونکہ فرعون اپنی حکومت کے نشہ میں مست تھا، اور اپنے کو خدا کہلواتا تھا،

اور اگر وزارت یا ملازمت کی وجہ سے سستی ہو تو اس کا حشر ہامان کے ساتھ ہوگا، کیونکہ ہامان فرعون کا ملازم اور وزیر تھا،

اور اگر تجارت نماز میں سستی کا سبب ہو تو اس کا حشر اُبَی بن خلف کے ساتھ ہوگا، اللہ تعالیٰ تمام مسلمان بھائیوں کو نماز کا پابند بنائے، اور انجام بد سے بچائے، آمین،

بے نمازیوں کے متعلق صحابہ کرامؓ کے فتاویٰ

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ | آپ سے دریافت کیا گیا، جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جو شخص نماز سے بے تعلق ہو گیا وہ کافر ہے، (کنز العمال)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتوے | جب آپ سے بے نمازی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جس نے قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا،

۳۔ ایسے ہی عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے، مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے) تو آپ نے فرمایا یہ شخص جہنمی ہے (ترمذی شریف)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ | جس نے نماز چھوڑ دی اس کا دین نہ رہا، (ترغیب و ترہیب)

۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ | جو نماز نہیں پڑھے گا وہ کافر ہو گا، (ترغیب و ترہیب)

۶۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا فتوے | جس نے نماز نہیں پڑھی اس کا ایمان نہیں، (ترغیب)

ہمارے مسلمان بھائی صحابہ کرامؓ کے ان فتووں کو غور سے پڑھیں اور اندازہ کریں کہ آجکل کے مسلمان کتنے ایسے ہیں کہ ان فتاویٰ کی رُو سے مسلمان رہتے ہیں،

ائمہ مجتہدینؒ کا فتویٰ،

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ تارکِ صلوٰۃ عمداً (جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے والا) کافر ہے،

امام شافعیؒ تارکِ صلوٰۃ کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں،

امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ تارکِ صلوٰۃ کو جیل میں ڈال دیا جائے حتیٰ کہ توبہ کرے یا گھٹ کر مر جائے،

نماز کی فضیلت صحابۂ کرام اور اولیاء اللہ کے واقعات سے

(۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں یہ حکم جاری فرما دیا تھا، اور تمام عمّال کو لکھا تھا کہ میرے نزدیک تمہارے سب کاموں سے اہم کام نماز ہے، جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی، اور جو شخص نماز کو ضائع کر دے گا (یعنی چھوڑ دے گا) وہ دوسرے فرائض کو زیادہ ضائع کرے گا (مؤطا امام مالکؒ)

(۲) حضرت عمر بن عبد العزیزؒ (جن کو عمر ثانی کہا جاتا ہے) جب خلیفہ ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ مسلمانوں میں صحابۂ کرامؓ کے زمانہ کی طرح اوقاتِ نماز کی پابندی کا خیال نہیں رہا تو

آپ نے تمام عمالِ حکومت کے نام فرمان جاری کیا کہ:
"نماز کے وقت تمام کام چھوڑ دو، اس لئے کہ جس شخص نے نماز کو ضائع کر دیا (چھوڑ دیا) وہ دوسرے اسلامی احکام کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔"
(سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ)

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جب بینائی جاتی رہی تو ان سے کہا گیا کہ آپ نماز چھوڑ دیں تو آپ کی آنکھوں کا علاج ہو کر بینائی آجائے گی، تو آپ نے جواب دیا کہ یہ نہیں ہوگا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نماز چھوڑ دے گا وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کریگا کہ اللہ تعالیٰ غصہ میں ہوں گے،

④ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز میں ایسی حالت ہو جاتی تھی جیسے بے حس و حرکت لکڑی کھڑی ہو (تاریخ الخلفاء)

⑤ حضرت خبیبؓ کو کفار قریش نے جب سولی پر چڑھانے کا ارادہ کیا تو کفار نے پوچھا اے خبیبؓ کیا کوئی آخری تمنا اور آرزو ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت دیدو، نماز پڑھ کر سلام پھیرا، اور فرمانے لگے اگر تم لوگ طعنہ نہ دیتے کہ موت کے ڈر سے نماز میں دیر کر رہا ہے تو میں اس سے

زیادہ دیر تک نماز پڑھتا

⑥ سعید بن مسیبؒ جماعت کے ایسے عاشق تھے کہ دس سال تک انھوں نے اس طرح مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی کہ مؤذن کی اذان سے پہلے مسجد میں حاضر ہوتے تھے (احیاء العلوم)

ہم لوگ ذرا اتنا ہی خیال کریں کہ پنجگانہ نمازوں میں سے کتنی نماز اس طرح ادا کرتے ہیں، دس سال کی مدت تو بہت بڑی مدت ہے،

⑦ عمرو بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ میں سالم بن عبداللہؒ کے ساتھ مسجد جارہا تھا، بازار پہنچے تو دیکھا کہ بالکل خالی ہے اور سب دوکاندار نماز کو جاچکے ہیں، سامان ڈھکا ہوا ہے، حضرت سالمؒ کی زبان پر بے اختیار یہ کلمے آگئے:۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ، (پ۱۸ ع ۱۱)	"یعنی وہ لوگ کہ نہیں غافل ہوتے ہیں سودا کرنے میں اور نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے"

ایک طرف یہ حال تھا کہ نماز کے لئے کاروبار چھوڑ دیتے تھے، اور اب یہ حال ہے کہ کاروبار کی خاطر نماز چھوڑ دیتے ہیں، خداوند کریم سے دعا ہے کہ مولیٰ آپ کی رحمت اور فضل سے ایک مرتبہ ہماری آنکھیں بھی دین کی وہ شوکت وعظمت

اور جذبہ مسلمانوں میں پھر دیکھ لیں، آمین یارب العالمین آمین،

⑧ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب نماز میں زخمی کیا گیا اور آپ کو مسجد سے اٹھا کر باہر لایا گیا، تو آپ بیہوش تھے، جب ہوش آیا تو آپنے پوچھا کہ لوگوں نے نماز ادا کی؟ میں نے کہا ہاں، اس پر آپ نے فرمایا: لَا اِسْلَامَ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ، پھر پانی منگایا اور وضو کیا، اور نماز پڑھی، حالانکہ آپکے خون جاری تھا، اور یہ الفاظ فرمائے لَا حَظَّ لِمَنْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ، "ایسے شخص کی زندگی کا کوئی مزہ نہیں جو نماز پڑھنے سے عاجز ہو گیا ہو" (کنز العمال)

محبوب سے محبوب اور پسندیدہ چیز اگر صحابہ کرامؓ کی نماز کے خشوع وخضوع میں فرق ڈالتی تو ان کی نگاہ میں اس کی کوئی وقعت نہ رہتی تھی،

⑨ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کا واقعہ ہے کہ وہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی، باغ گھنا تھا جس کی وجہ سے چڑیا پھنس کر پھڑ پھڑانے لگی، ابو طلحہؓ کو یہ منظر عجیب معلوم ہوا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ یہ بھول گئے کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، دل میں کہا کہ اس باغ نے یہ فتنہ پیدا کیا، فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،

اور واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس باغ کو صدقہ کرتا ہوں،

⑩ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رات بھر نماز پڑھنے سے بہتر ہے کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لوں (موطا امام مالکؒ)

ہم مسلمانوں سے تو پنجگانہ نماز بھی پابندی سے نہیں پڑھی جاتی صحابہ کرامؓ کے واقعات آپ پڑھ چکے ہیں کہ ان حضرات کا کیا حال تھا؟

⑪ حضرت ابوہریرہؓ کی عبادت کیلئے رات کی تقسیم

حضرت ابوہریرہؓ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ میں خود نماز پڑھتے، دوسرے حصہ میں ان کی بیوی اور تیسرے حصہ میں ان کا غلام، اور باری باری ایک دوسرے کو جگاتے تھے،

نماز کی عادت بچپن سے ڈلوانی چاہئے، نماز کا عادی بنانے کی صورت یہ ہے کہ والدین خود بھی نماز پڑھیں، اور بچوں کو بھی تاکید کریں، اور اپنے ساتھ پڑھوائیں، آجکل ہم لوگ خود نماز میں سستی کرتے ہیں، جب بچوں سے کہتے ہیں تو ان پر ہماری بے عملی کی وجہ سے اثر نہیں پڑتا،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں؛

مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ | "یعنی جب تمہارے بچے سات

وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعٍ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ ۔
(ابوداؤد)

سال کے ہوجائیں تو اُن کو نماز کی عادت ڈالو، اور دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر مارو، اور اُن کے بستر الگ کردو۔

فضائلِ نماز کے بعد مسائلِ نماز ملاحظہ فرمائیں:۔

نماز کے مسائل

شرائطِ نماز کا بیان

نماز اور جماعت کی فضیلت اور اہمیت بیان کرنے کے بعد اب شرائطِ نماز معلوم کرنے کی ضرورت ہے، لہٰذا اب ہم شرائطِ نماز بیان کرتے ہیں،

نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزیں ضروری ہیں، اُن کو شرائطِ نماز کہتے ہیں، وہ سات چیزیں یہ ہیں:۔

① بدن کا پاک ہونا ② نماز کا وقت ہونا ③ نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا ④ ستر کا چھپانا، (مرد کو ناف سے لیکر گھٹنوں تک اور عورت کو منہ ہاتھ پاؤں کے علاوہ سارا بدن اور سر کے بال ڈھانپنا بھی شرط ہے) ⑤ کپڑوں کا پاک ہونا ⑥ قبلہ کی طرف

منہ کرکے نماز پڑھنا ⑦ نیت کرنا، (شامی ص ۴۴۳)

آپ نے نماز کی شرطوں میں پہلی شرط بدن کا پاک ہونا پڑھا، اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ جسم پر کوئی ناپاک چیز ہو تو اس کو صاف کرنا، اور پانی سے دھونا ضروری ہے،

دوسری صورت یہ ہے کہ ظاہر میں جسم پر کوئی نجس اور ناپاک چیز لگی ہوئی نہیں، لیکن شرعی حکم سے جسم ناپاک ہے، مثال کے طور پر ایک شخص جنابت کی حالت میں ہے تو جب تک وہ باقاعدہ غسل نہ کرے اس وقت تک اس کا جسم ناپاک رہے گا، ایسی حالت میں وہ نہ نماز پڑھ سکتا ہے، نہ قرآن شریف چھو سکتا ہے، اور نہ قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے، نہ مسجد میں داخل ہو سکتا ہے، (البتہ وقت ضرورت تیمم کرکے مسجد میں داخل ہو سکتا ہے)۔ (شامی، ص ۳۱۷)

نجاست کا بیان

نجاست (یعنی ناپاکی) کی دو قسمیں، حقیقی و حکمی،

حقیقی نجاست وہ کہلاتی ہے جو دیکھنے میں آسکے، جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب وغیرہ،

حکمی نجاست وہ کہلاتی ہے جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو،

اور دیکھنے میں نہ آئے، جیسے بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا، وضو اور غسل کا بیان آگے آئے گا، نماز کے لئے حقیقی اور حکمی ہر قسم کی نجاست سے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے،

فرض، واجب، سنت، نفل وغیرہ کی تشریح:

فرض | جس کا ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہو، اگر کوئی شخص اس کا انکار کرے تو وہ کافر ہے، اور بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق، اور عذاب کا مستحق ہوگا،

واجب | اس کا درجہ فرض سے کم ہے، یعنی ادا کرنا تو اس کا بھی ضروری ہے، لیکن اس کا منکر کافر نہیں ہوتا، مگر بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوگا،

فرض کی دو قسمیں ہیں | فرض عین، فرض کفایہ،

فرض عین وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہو، اور اس کا منکر کافر اور بغیر عذر چھوڑنے والا مستحق عذاب ہوگا،

فرض کفایہ وہ ہے جو ایک دو آدمیوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے اتر جاتا ہے، اور دو ایک آدمی بھی اگر ادا نہ کریں تو سب مسلمان گنہگار ہوں گے، جیسے جنازہ کی نماز،

سنت | وہ ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

نے کیا ہو، یا کرنے کا حکم دیا ہو،

سنت کی دو قسمیں ہیں | سنت[1] مؤکدہ، سنت[2] غیر مؤکدہ،

سنت مؤکدہ وہ ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، یا کرنے کا حکم دیا ہو، اور بغیر کسی مجبوری کے ترک نہ کیا ہو،

غیر مؤکدہ وہ ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھار بلا عذر چھوڑ بھی دیا ہو، ان سنتوں کے ادا کرنے میں ثواب ہے، اور چھوڑنے میں گناہ نہیں،

نفل اور مستحب | وہ ہے جس کے کرنے سے ثواب ہو، اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو، (نفل اور مستحب حکم میں دونوں تقریباً برابر ہیں)۔

حرام | اُس کام کو کہتے ہیں جس کی شرعاً بالکل ممانعت ہو، اس کا منکر کافر ہو جاتا ہے، اور بلا عذر کرنے والا فاسق اور مستحق عذاب ہے،

مکروہ تنزیہی | وہ کام ہے جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور اس کا کرنیوالا برا ہے،

مکروہ تحریمی | وہ کام ہے کہ اس کا کرنے والا کافر تو نہیں ہوتا، مگر سخت گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے،

مباح | وہ ہے جس کام کے کرنے میں ثواب ہو، اور چھوڑ دینے سے گناہ اور عذاب نہ ہو،

وضو کا بیان

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ (پ ۶، ع ۶)

ترجمہ:- "اے ایمان والو! جب تم نماز کو اٹھنے لگو (یعنی نماز پڑھنے کا ارادہ کرو اور تمہارا اس وقت وضو نہ ہو، تو وضو کرلو، (یعنی) اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں سمیت (دھوؤ) اور اپنے سروں پر (بھیگا ہوا) ہاتھ پھیرو اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت (دھوؤ)"

① حدیث میں ہے:

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ (مسند احمد)	"جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی وضو ہے"

یعنی جیسے تالا بغیر کنجی کے نہیں کھل سکتا، ایسے ہی بلا وضو نماز بھی نہیں ہوتی،

② ایک حدیث میں ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ	"وضو آدھا ایمان ہے"

④ ایک اور حدیث میں ہے:

اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ، (بخاری، مسلم)	"میرے امتی قیامت کے روز اس حال میں بلائے جائیں گے کہ ان کے اعضاء وضو چمکتے ہوئے ہوں گے"

غرض یہ کہ باوضو رہنے کا بہت ہی ثواب ہے،

⑤ حضرت انس رضی اللہ عنہ بڑے درجہ کے صحابی ہیں، اور دس سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے، ان سے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے (از راہِ شفقت آپ نے یہ الفاظ استعمال فرمائے) اگر تو ہر وقت باوضو رہنے کی طاقت رکھتا ہو تو ایسا کر (ہر وقت باوضو رہنا مستحب ہے) جس کو وضو کی حالت میں موت آجائے تو اسے شہادت کا درجہ ملے گا،

⑥ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خزاں کے موسم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور آپ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر ہلائیں، جس کی وجہ سے پتے گرنے لگے، آپ نے فرمایا: اے ابوذرؓ! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں، تو آپ نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اِن پتوں کی

طرح گر جاتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ رہے ہیں (احمد)

⑥ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ جو اس کی آنکھوں نے کیا ہو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتا ہے، پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے، تو اس کے ہاتھوں نے جو گناہ کیا تھا وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتا ہے، جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ گناہ جس کی طرف قدم اٹھے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے (مسلم شریف)

⑦ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک حدیث مروی ہے: عَنْ عُثْمَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ۔ (بخاری، مسلم)

"حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اس کے گناہ اس کے بدن سے نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں"

لہٰذا وضو کرتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ وضو کی کوئی جگہ کہیں سے خشک نہ رہ جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وضو کے بعد ایڑیاں کسی جگہ سے خشک رہ گئیں تو فرمایا وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ، یعنی ایسی ایڑیوں کے لئے (جو وضو میں خشک رہ جائیں) ویل کا عذاب ہے، وضو پورا پورا کرو۔ ویل دوزخ میں ایک گڑھے کا نام ہے جس میں خون پیپ جمع ہوگا۔

وضو میں چار فرض ہیں | وضو کے بیان میں ہم نے جو آیت درج کی ہے اس میں وضو کے چار فرض بیان کئے گئے ہیں:۔

① ایک مرتبہ منہ دھونا (پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک) ② ایک مرتبہ دونوں ہاتھ دھونا کہنیوں سمیت ③ ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا ④ دونوں پاؤں دھونا ٹخنوں سمیت،

وضو میں تیرہ ۱۳ سنتیں ہیں | ① وضو کے لئے نیت کرنا ② بسم اللہ پڑھنا ③ پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا، ④ مسواک کرنا ⑤ تین بار کلی کرنا اور ہر بار نیا پانی لینا، ⑥ تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا ⑦ ڈاڑھی کا خلال کرنا ⑧ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ⑨ ہر عضو تین

بار دھونا ⑩ تمام سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا، یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا ⑪ دونوں کانوں کا مسح کرنا ⑫ ترتیب سے وضو کرنا ⑬ پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھولے (تنویر الابصار)

وضو میں یہ باتیں مستحب ہیں ① داہنی طرف سے وضو کرنا، ② گردن کا مسح کرنا ③ وضو کا کام خود کرنا ④ قبلہ رُخ بیٹھ کر وضو کرنا ⑤ پاک اور اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا ⑥ اعضائے وضو کا ملنا (تنویر الابصار)

وضو میں چار باتیں مکروہ ہیں ① ناپاک جگہ پر وضو کرنا، ② سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ③ وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا ④ سنت کے خلاف وضو کرنا،

وضو کو توڑنے والی باتیں ان باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؛ ① پیشاب یا پاخانہ کرنا، یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا ② ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا[1] ③ بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا ④ منہ بھر کر قے کرنا، ⑤ لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا ⑥ بیماری یا کسی اور وجہ سے

---

[1] لیکن عورت کے آگے کے راستہ سے ریح کا خارج ہونا ناقضِ وضو نہیں پھر بھی مستحب ہے کہ وضو کرلے، (شامی)

بیہوش ہوجانا ⑦ مجنون یعنی دیوانہ یا پاگل ہوجانا ⑧ نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنا،

ناخن پر سرخی لگانے کا حکم آجکل عورتوں میں عام طور پر سرخی لگانے کا رواج ہوگیا ہے، یہ سرخی ایک قسم کا جسم دار روغن ہے، جس کا وضو اور غسل میں چھڑانا ضروری ہے، اگر بغیر چھڑائے وضو یا غسل کرلیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل، اور جب وضو اور غسل نہ ہوا تو نماز بدرجۂ اولیٰ نہ ہوگی،

اسی طرح اگر کسی کے ماتھے پر ٹیکہ لگا ہوا ہو یا افشاں چنی ہوئی ہو اور اس کے اوپر سے پانی بہالے اور افشاں نہ چھوٹے تو وضو نہیں ہوا، ماتھے کا سب گوند چھڑا کر پھر وضو کرنا چاہیئے،

وضو کرنے کا مسنون طریقہ وضو کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو پہلے دل میں یہ نیت کرے کہ میں نماز کے لئے وضو کرتا ہوں، پھر بسم اللہ پڑھ کر تین مرتبہ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر تین مرتبہ کلی کرے، اور مسواک کرے، (مسواک کی فضیلت صفحہ ۸۷ پر دیکھیں) پھر تین مرتبہ ناک میں پانی دے، بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، اور ناک میں پہنچانے کی کوشش کرے، پھر تین مرتبہ سارا منہ (پیشانی کے بالوں سے

ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک، دھوئے، ڈاڑھی کا خلال کرے، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک (یعنی کہنیوں سمیت) دھوئے، پھر نیا پانی لے کر سر کا مسح کرے، سر کا مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھ تر کرے اور پیشانی کے بالوں پر رکھ کر گدی تک کھینچتا ہوا لیجائے، پھر گدی کی طرف سے پیشانی کی طرف واپس لے آئے، پھر کانوں کا مسح کرے، پھر گردن کا مسح کرے، پھر تین مرتبہ داہنا پاؤں ٹخنوں تک اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔

اعضائے وضو تین تین بار دھونا افضل ہے، لیکن اگر کوئی شخص دو دو یا ایک ایک بار دھوئے گا تو اس کا بھی وضو ہو جائے گا، مگر تین بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے، کیونکہ یہ اسراف ہے،

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار یعنی ہر عضو کو تین تین بار دھویا اور فرمایا یہ ہے وضو میرا اور مجھ سے پہلے نبیوں کا اور ابراہیم علیہ السلام کا (مشکوٰۃ)

وضو کے بعد کی دُعاء

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد یہ کلمے پڑھ لیتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے

جاتے ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،	"میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، (وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا اور یگانہ ہے) اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

اُس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (مسلم)	"اے اللہ! مجھے توبہ کرنیوالوں میں سے کردے اور ان لوگوں میں شامل فرمادے جو پاکی حاصل کرنے میں کوشش کرتے ہیں۔"

فائدہ:۔ جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کرکے ایک مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بصارت (نگاہ) میں کبھی کمی نہ ہوگی (اعمالِ قرآنی)

وضو کے ضروری مسائل

مسئلہ: پاخانہ، پیشاب اور ہوا یعنی ریح کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (منیہ، ص ۴۱)

مسئلہ: کسی نے پھوڑے پھنسی کو دبا دیا اور دبانے سے خون نکل کر بہہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا (منیہ ص ۴۳)

مسئلہ: کسی کے زخم پر پٹی بندھی ہوئی تھی، اس پر خون یا پیپ کی تراوٹ ظاہر ہو گئی تو وضو ٹوٹ گیا، کیونکہ اگر پٹی بندھی نہ ہوتی تو یہ خون بہہ جاتا (درمختار، ص ۹۴)

مسئلہ: کسی نے پھوڑے پھنسی کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا، اور اس کے نیچے خون یا پیپ دکھائی دینے لگا، مگر وہاں سے بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا (منیہ، ص ۴۳)

مسئلہ: کسی نے ناک سنکی، اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں، تو وضو نہیں ٹوٹا، وضو جب ٹوٹتا ہے جب پتلا خون نکلے اور بہہ پڑے (منیہ ص ۴۶)

مسئلہ: کسی نے ناک میں انگلی ڈالی، اور انگلی میں خون لگ کر آیا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا، ذرا سے دھبہ سے وضو نہیں ٹوٹتا، اگر بہتا ہوتا تو ٹوٹ جاتا (منیہ ص ۴۶)

مسئلہ: کسی نے دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس چیز پر خون کا دھبہ آ گیا، یا دانتوں میں خلال کیا اور خلال میں خون کی سرخی دکھائی دی، لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا، تو وضو نہیں ٹوٹا (منیہ ص ۴۴)

مسئلہ ۸: کسی کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے، اور اس میں موم، روغن یا اور کوئی دوا بھر لی، اگر اس کے نکالنے سے ضرر ہو تو نہ نکالے اور اوپر سے پانی بہا لے تو وضو ہو جائے گا (منیہ ص ۵۱)

مسئلہ ۹: کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ زردی یا سفیدی مائل ہے تو وضو نہیں ٹوٹا (شامی)

مسئلہ ۱۰: کسی کے پھوڑے میں زخم بہت گہرا ہو گیا، تو جب تک خون پیپ زخم کے اندر ہی باہر نکل کر بدن پر نہ آئے اُس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا (منیہ ص ۴۳)

مسئلہ ۱۱: کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر خون تھوک سے زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سُرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا (منیہ، ص ۴۳)

مسئلہ ۱۲: کسی کے ہاتھ پاؤں میں کوئی پھوڑا ہے،..... یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے، اور وضو کرتے وقت بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لے، اس کو مسح کہتے ہیں، اور اگر مسح بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے، اتنی جگہ چھوڑ دے تو وضو ہو جائے گا، (منیہ ص ۱۵)

مسئلہ ۱۳؛ کسی کے زخم ہی اس میں سے کیڑا نکلا یا کان میں سے کیڑا نکلا، یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹتا،

مسئلہ ۱۴؛ وضو کے بعد ناخن کٹوائے یا زخم کے اوپر سے مُردار کھال نوچ یا کاٹ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا، نہ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت ہی، نہ وہ جگہ دھونے کی ضرورت ہی جہاں سے کھال کاٹی ہے،

مسئلہ ۱۵؛ ہونٹ کا جو حصہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے اس کا دھونا فرض ہے،

مسئلہ ۱۶؛ اپنی یا کسی دوسرے شخص کی ستر پر قصداً یا بلا قصد نظر پڑ جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا،

مسئلہ ۱۷؛ قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی مُنہ بھر کر نکلے، تو وضو ٹوٹ جائے گا،

مسئلہ ۱۸؛ اگر مُنہ بھر کر بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا،

مسئلہ ۱۹؛ اگر کئی مرتبہ تھوڑی تھوڑی قے ہوئی تو وہ اگر سب ملا کر اتنی ہو کہ مُنہ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا بشرطیکہ یہ قے ایک ہی متلی کی ہو،

مسئلہ ۲۰؛ کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے

بیٹھ کر سونے یا نماز کی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جیسے کوئی شخص سجدے یا قعدے میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا،[۵]

مسئلہ ۲۱: کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے ناپاک ہے، اگرچہ پھوڑا پھنسی نظر نہ آتا ہو، لیکن اس پانی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا،

مسئلہ ۲۲: اگر چھاتی سے پانی درد کے ساتھ نکلتا ہو تو وہ بھی ناپاک ہے، اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر درد نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا،

مسئلہ ۲۳: کسی کے ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند ہونے میں نہیں آتی، یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے، کسی گھڑی بند نہیں ہوتا، یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اور اتنی دیر بھی نہیں رکتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے، تو یہ شخص معذور ہے، ایسے شخص کو چاہیے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے، ایسے آدمی کا وضو صرف اس نماز کے وقت تک رہے گا جس نماز کے لئے کیا ہے، مثال کے طور پر کسی نے ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا، تو یہ وضو ظہر کی نماز تک رہے گا، عصر کی نماز کے لئے

---

[۵] لیکن عورت اگر سجدے میں سو گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، (شامی)

پھر وضو کرنا پڑیگا تو گویا ہر وقت کی نماز کے لئے نیا وضو کرنا پڑیگا،

مسئلہ ۲۴: کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا، اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا، جب یاد آئے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے، اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اسے پھر سے پڑھے،

مسئلہ ۲۵: ریل کے پاخانے اور غسل خانے میں جو نل لگا رہتا ہے اس کا پانی پاک ہے، غسل اور وضو اس سے ہو جائے گا، اس کی موجودگی میں تیمم کرنا جائز نہیں،

(یہ تمام مسائل شامی، درمختار، منیہ، کبیری، رفیق سفر وغیرہ کتابوں سے لئے گئے ہیں)۔

مسواک کی فضیلت کا بیان

وضو میں ایک سنت مسواک کرنا بھی ہے، مسواک کرنے کے فائدے کسی سے پوشیدہ نہیں، کھانے کے ریزے منہ اور دانتوں کے اندر رہ جانے سے معدے اور دانتوں کی بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، مسواک نہ کرنے سے دانتوں میں زردی اور منہ میں سخت بدبو پیدا ہو جاتی ہے، جو نہایت ہی تکلیف دہ ہوتی ہے، اور پائیریا جیسا موذی مرض پیدا ہو جاتا ہے،

ان سب خرابیوں کا واحد علاج یہ ہے کہ مسواک کی پابندی کی جائے، حدیثوں میں مسواک کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ، (مؤطا امام مالک)	"یعنی اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میری امت مشقت اور تنگی میں پڑ جائے گی تو میں ہر وضو کیوقت مسواک کرنے کا حکم دیتا"

ایسے ہی ایک اور حدیث میں ہے:

اَلسِّوَاکُ مُطَھِّرَۃٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ، (مسند احمد وغیرہ)	"یعنی مسواک کرنا منہ کی صفائی اور پروردگارِ عالم کی خوشنودی کا سبب ہے"

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ بے مسواک والی نماز سے ستر درجے افضل ہے۔

زید بن ارقم رضؓ صحابی کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنے کان میں مسواک قلم کی طرح لگائے رکھتے تھے، اور بعض صحابہ اپنے عمامہ میں رکھتے تھے (شامی، ص ۱۱۹)

علمائے کرام نے مسواک کے تقریباً ستر فائدے لکھے ہیں، اُن میں سے کچھ یہ ہیں: ① منہ کو صاف کرتی ہے ② اللہ تعالیٰ کی رضا

کا سبب ہے ③ شیطان کو غصہ دلاتی ہے ④ مسواک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اور فرشتے محبوب رکھتے ہیں، ⑤ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے، ⑥ بلغم کو قطع کرتی ہے ⑦ مُنہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے ⑧ صفرا کو دُور کرتی ہے ⑨ نگاہ کو تیز کرتی ہے ⑩ مُنہ کی بدبو دور کرتی ہے ⑪ بڑھاپا دیر سے آتا ہے ⑫ دانتوں کے درد کو دور کرتی ہے ⑬ ریاح کو خارج کرتی ہے ⑭ کھانا ہضم کرتی ہے،

اور ان سب باتوں کے علاوہ ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، ایک سب سے بڑا فائدہ یہ ہے جس کی ہر مسلمان کو آرزو ہوتی ہے کہ مرتے وقت کلمہ پڑھنا نصیب ہوتا ہے، اور اس کے مقابلہ میں افیون کھانے میں ستر مضرتیں ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ یاد نہیں آتا، دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا ایمان پر خاتمہ فرماوے،

مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہئے جیسے پیلو کی جڑ یا نیم کی لکڑی، ایک بالشت سے زیادہ نہ ہو دھو کر مسواک کرے، دھو کر رکھے، تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہئے، اوّل اوپر کے دانتوں پر داہنی طرف سے ملتے ہوئے بائیں طرف لیجاؤ، اور پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں کو ملو، زبان اور تالو بھی صاف کرو، نیز مسواک

کرنے والے کو مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے،

① لیٹ کر مسواک نہ کرے اس سے تلی بڑھتی ہے،

② مسواک مٹھی سے نہ پکڑے اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے

③ مسواک چوسے نہیں اس سے بینائی جانے کا اندیشہ ہے،

④ مسواک لٹا کر نہ رکھے بلکہ کھڑی رکھے، اس سے جنون کا اندیشہ ہے، (شامی بحوالہ درمختار، ص ۱۱۹ ج ۱)

غسل کا بیان

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (پ۶، ع۶)	"اور اگر تم جنابت (ناپاکی) کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو"

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-

مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ ثُمَّ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ، (رواہ احمد ابوداؤد دارمی)	"جس شخص نے (غسلِ جنابت میں) ایک بال کے برابر جگہ بغیر دھوئے چھوڑ دی اس کے ساتھ (جہنم کی) آگ میں اس طرح (عذاب) کیا جائیگا"

فقہاء کی اصطلاح میں غسل سر سے پاؤں تک جسم کے تمام اس حصہ کے دھونے کو کہتے ہیں جس کا دھونا بغیر کسی تکلیف کے ممکن ہو،

ع۵ مراد ہے سخت عذاب ہوگا ۱۲

غسل کی قسمیں

غسل کی تین قسمیں ہیں:
① فرض ② سنت ③ مستحب،

غسلِ فرض یہ ہیں ① غسلِ جنابت ② غسل بعد حیض، ③ غسل بعد نفاس، (شامی، ص ۱۵۶)

غسلِ سنت یہ ہیں ① جمعہ کی نماز کے لئے ② نماز عیدین کے لئے ③ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے ④ حاجی کو میدانِ عرفات میں وقوف کے لئے،

غسلِ مستحب بہت ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:
① شعبان (شبِ برأت) کی پندرہویں رات میں غسل کرنا ② عرفہ کی رات میں ③ سورج گرہن یا چاند گرہن کی نماز پڑھنے کے لئے ④ نماز استسقاء کے لئے ⑤ مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے ⑥ میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کر لینا ⑦ کافر کا اسلام لانے کے بعد ⑧ جب کوئی نابالغ حدِ بلوغ کو پہونچے (تنویر الابصار)

غسل کی ترکیب

جب کسی پر غسل فرض ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے:-

پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجے کی جگہ، پھر بدن پر جس جگہ نجاست لگی ہو، پھر وضو کرے، وضو کے بعد

سر پر اس طرح پانی ڈالے کہ سارے بدن پر بہہ جائے،

غسل فرض میں تین باتیں فرض ہیں

① خوب منہ بھر کر کلی کرنا ② ناک میں پانی ڈالنا ③ تمام بدن پر ایک مرتبہ پانی بہانا (شامی)

غسل میں پانچ سنتیں ہیں

① استنجا کرنا اور بدن پر لگی ہوئی نجاست کو دھونا ② غسل کی نیت کرنا ③ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا ④ غسل سے پہلے وضو کرنا ⑤ تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا،

غسل میں مکروہ باتیں

① پانی زیادہ بہانا ② ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا، ③ قبلہ کی طرف منہ کر کے نہانا ④ سنت کے خلاف غسل کرنا،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کا طریقہ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت فرماتے تو پہلے ہاتھ دھوتے تھے، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہاتے تھے، اس کے بعد اپنے مقامِ مخصوص کو دھوتے تھے، پھر نماز والا وضو کرتے تھے، اور پھر اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں داخل فرماتے تھے، اور جب یقین ہو جاتا کہ جڑیں کھل گئیں تو

تین چلّو پانی سر پر ڈالتے تھے، پھر تمام جسم پر پانی بہاتے تھے، پھر اپنے پاؤں دھوتے تھے (مسلم شریف)

غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے، اور غسل سے پہلے جو وضو کرتے تھے اسی پر اکتفا فرماتے تھے،

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

اخیر میں عرض ہے کہ غسلِ جنابت بہت احتیاط سے کیا جائے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ ہر بال کے نیچے جنابت (ناپاکی) ہے، پس بالوں کو دھوؤ اور بدن کو پاک کرو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

غسل کے ضروری مسائل

مسئلہ: چار باتوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے:- (۱) جوش کے ساتھ منی کا خارج ہونا، سوتے میں ہو یا جاگتے میں یا اور کسی طرح، مرد کی ہو یا عورت کی، (۲) مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا (۳) عورت کا حیض کا خون بند ہونا (۴) اسی طرح نفاس کا خون بند ہونا (منیہ)

مسئلہ: اگر بدن بھر میں بال برابر بھی کوئی جگہ خشک رہ گئی تو

غسل نہ ہوگا، البتہ خشک جگہ پر اگر اسی وقت تر ہاتھ پھیر لے تو یہی غسل کافی ہو جائے گا (منیہ)

مسئلہ ۳: غسل میں اگر کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا تو غسل نہ ہوگا، اگر غسل سے فارغ ہوتے ہی یاد آ گیا کہ میں نے کلی نہیں کی، یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو فوراً کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے، نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں (منیہ)

مسئلہ ۴: اگر بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے تو سر چھوڑ کر باقی سارا بدن دھو لینے سے غسل ہو جائے گا لیکن جب اچھا (تندرست) ہو جائے تو سر دھو ڈالے، دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں (درمختار)

مسئلہ ۵: عورتیں اگر چھلے یا بالیاں پہنے ہوئے ہوں تو غسل کرتے وقت خوب ہلا لیں، تاکہ سوراخوں میں پانی پہنچ جائے اگر پانی نہ پہنچا تو غسل نہ ہوگا (شامی)

مسئلہ ۶: کان اور ناک میں بھی کوشش کر کے پانی پہنچانا چاہیے، اگر پانی نہ پہنچا تو غسل نہ ہوگا (درمختار)

مسئلہ ۷: اگر دانتوں میں چھالی کی ڈلی پھنس جائے تو غسل سے پہلے نکال لے ورنہ غسل نہ ہوگا، (منیہ)

مسئلہ: جس شخص کو غسل کی حاجت ہو اس کو مسجد میں داخل ہونا منع ہے، اسی طرح حیض اور نفاس والی عورت کیلئے بھی مسجد میں داخل ہونا منع ہے، (منیہ) لیکن یہی لوگ بوقت ضرورت تیمم کرکے مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں،

تیمم کا بیان

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ، (پ۶، ع۶)	"اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو، یا تم نے بیبیوں سے قربت کی ہو، پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو، اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کر لیا کرو۔"

اس آیت میں تیمم کا حکم بیان کیا گیا ہے، تیمم کے احکامات ۵ھ میں نازل ہوئے، تیمم وقتِ ضرورت وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کا اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف۵ تیمم کے مسائل اگر تفصیل سے دیکھنے ہوں تو رسالہ طہور المسلمین مؤلفہ مولانا سید اصغر حسین صاحب محدثؒ کا مطالعہ فرمائیں،

پر بہت بڑا انعام ہے، کیونکہ پہلی امتوں میں تیمّم کا حکم ہی نہ تھا، آپ خیال کریں کہ جب ان میں کوئی بیمار ہوتا ہوگا، یا کسی وقت پانی نہ ملتا ہوگا تو کیا کرتے ہوں گے، اور کس طرح نماز پڑھتے ہونگے

اور یہ تیمّم کی مشروعیت صدقہ ہے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا، جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ ذات الرّقاع میں تشریف لے گئے، عائشہ صدیقہؓ بھی اس سفر میں ساتھ تھیں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم جب مقام بیداء پر پہنچے تو میرا ہار گم ہوگیا، یہ ہار حضرت عائشہؓ کی بہن حضرت اسماءؓ کا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پتہ چلا تو تلاش کرنے کا حکم دیا، تلاش کرتے کرتے دیر ہوگئی، اور یہیں نماز کا وقت ہوگیا، یہاں پانی کا نام ونشان نہ تھا، اس لئے صحابۂ کرامؓ نے بلا وضو نماز پڑھ لی، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، اُسی وقت تیمّم کی یہ آیت نازل ہوئی، اس کے بعد وہ ہار مل گیا،

تیمّم کے صحیح اور جائز ہونیکے شرائط، رکن وغیرہ

① مسلمان ہونا ② بالغ ہونا ③ عاقل ہونا ④ بے وضو ہونا یا غسل کی حاجت ہونا ⑤ جن چیزوں سے تیمّم جائز ہے ان کے استعمال پر قدرت ہونا ⑥ نماز کا وقت تنگ

ہو جانا (نماز کے ابتدائی وقت میں تیمم جائز نہیں، بلکہ انتظار کرے کہ شاید پانی پر قدرت ہو جائے) ⑦ نماز کا وقت اتنا باقی ہونا کہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکے ⑧ نیت کرنا،

حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّعِیْدُ الطَّیِّبُ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیُمِسَّهٗ بَشَرَتَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَیْرٌ (ترمذی)

"یعنی بالفرض اگر کسی مسلمان کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی اس شخص کو پاک کرنے کے لئے کافی ہے، پھر جب پانی مل جائے تو اس سے (وضو یا غسل) کرے"

تیمم کا طریقہ

دل میں نیت کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور نماز کے لئے تیمم کرتا ہوں، پھر دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارے، اس کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے، دوسری مرتبہ پہلے کی طرح دونوں ہاتھ مٹی پر مارے، اور داہنے ہاتھ کو بائیں پر اور بائیں کو داہنے پر کہنیوں تک پھیرے، ہاتھ اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ خالی نہ رہے، اگر بال برابر جگہ بھی ہاتھ پھیرنے سے رہ جائے گی تو تیمم نہ ہوگا،

تیمم میں تین ۳ فرض ہیں

① نیت کرنا ② دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا ③ دوسری مرتبہ

دونوں ہاتھ پھر مٹی پر مار کر کہنیوں تک پھیرنا،

تیمم کن چیزوں سے جائز ہے؟ پاک مٹی، ریت، پتھر، مٹی کے کچے یا پکے برتن بغیر روغن والے، کچی یا پکی مٹی کی اینٹیں، پتھر یا چونے کی دیوار، گیرو، ملتانی، پاک غبار ان سب چیزوں سے تیمم جائز ہے،

تیمم کن چیزوں سے ناجائز ہے؟ لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، جست، گیہوں، جَو، ہر قسم کا غلّہ، کپڑا، ان تمام چیزوں پر تیمم ناجائز ہے، ایسے ہی اس زمین پر بھی ناجائز ہے جس پر نجاست لگنے کے بعد خشک ہو جائے (تنویر)

یوں سمجھئے کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں، ان سب پر تیمم ناجائز ہے، **البتہ** ان چیزوں پر اگر اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اُڑنے لگے، یا اس چیز پر ہاتھ لگانے سے نشان پڑ جائے تو تیمم کر سکتا ہے،

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟ جن آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے، وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان صفحہ ۹۷ پر گزر چکا ہے وہاں دیکھ لیں،

تیمّم کے ضروری مسائل ؛

مسئلہ ۱ ؛ بیماری کی وجہ سے اگر پانی نقصان کرتا ہو، یعنی اگر پانی سے وضو یا غسل کرے گا تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں آرام ہوگا تو اس وقت تیمّم درست ہے، لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل کرے، اور اگر آدمی ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو پھر تیمم کرلینا درست ہے،

مسئلہ ۲ ؛ اگر کسی آدمی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہوئی ہو تو تیمم کرنا درست ہے،

مسئلہ ۳ ؛ کسی کو غسل کی حاجت ہے اور وہ غسل کا تیمم کرلے تو وہی تیمّم وضو کے تیمّم کے قائم مقام ہو جائے گا، بشرطیکہ وضو نہ کرسکتا ہو

مسئلہ ۴ ؛ ریل میں سیٹوں اور گدّوں وغیرہ پر جو گرد و غبار جم جاتا ہے اس پر تیمم جائز ہے یہ وہم نہیں کرنا چاہیے کہ شاید یہ غبار پاک ہے یا ناپاک،

مسئلہ ۵ ؛ ریل میں جہاں مسافر جوتے پہن کر چلتے پھرتے ہیں وہ مٹی ناپاک ہے، اس سے تیمّم درست نہیں،

مسئلہ ۶ ؛ تیمّم کرتے وقت اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اس کو اُتارنا یا ہلا لینا ضروری ہے،

اذان کا بیان

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

(پ۶، ع ۱۳)

"اور جب تم اذان دے کر (لوگوں کو) نماز کی طرف بلاتے ہو تو یہ (کفار اور یہود و نصاریٰ) اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں، اور یہ حرکت اس لئے کرتے ہیں کہ عقل و سمجھ سے کام نہیں لیتے"

"اس آیۃ کریمہ میں اذان کا بیان ہے، اذان کے معنی اعلان کرنے کے ہیں، لیکن شریعتِ اسلام میں پنجگانہ اور جمعہ کی نماز کے لئے خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع دینے کو **اذان** کہتے ہیں، اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے، اس لئے اس کی بہت تاکید ہے،

اذان میں اللہ تعالیٰ کی **توحید** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **رسالت** کا آواز بلند اعلان کیا جاتا ہے، اسی وجہ سے کفار اذان سے جلتے ہیں، اور اس کے بند کرنے کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں،

ہر فرض عین نماز کے لئے ایک مرتبہ اذان کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے، جس نماز کے لئے اذان کہی جائے اس نماز کا وقت

ہونا ضروری ہے، اگر وقت ہونے سے پہلے اذان پڑھ دی تو وقت شروع ہونے کے بعد اس اذان کا لوٹانا ضروری ہے (عالمگیری ص ۳۳ ج ۱)

حدیث میں ہے کہ اذان کی آواز سے شیطان بدحواس ہو کر بھاگتا ہے، یہاں تک کہ مقامِ روحاء[۵] (جو مدینہ سے ۳۶ میل ہے) جاکر ٹھہرتا ہے (مسلم شریف)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سات سال تک اذان دی تو اس کو دوزخ سے آزادی ہے، (ترمذی، ابوداؤد)

اذان کی یہ فضیلت پڑھ کر ہر مسلمان کو خیال ہوگا کہ جب اذان کہنے والے (مؤذن) کا یہ درجہ ہے تو ہم یہ درجہ کیسے حاصل کریں، چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دربارِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) مؤذن تو اجر اور ثواب میں ہم سے آگے نکل گئے، تو آپ نے فرمایا، جو کچھ مؤذن کہتا ہے وہی الفاظ تو بھی کہا کر، اور جب اذان ختم ہو جائے تو خدا سے دعا کیا کر، اذان کے بعد جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے، (ابوداؤد)

---

[۵] یعنی اذان کی آواز سے اتنے فاصلہ پر بھاگ جاتا ہے، شریف

اذان کے کلمات

اذان کا سنت طریقہ یہ ہے کہ مؤذن چھوٹی اور بڑی نجاست سے پاک ہو کر قبلہ رُخ کھڑا ہو، پھر شہادت کی اُنگلی دونوں کانوں کے سوراخوں پر رکھ کر آواز سے مندرجہ ذیل جملے پکارے:

اذان کے کلمے مع ترجمہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ،

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے،

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْہَدُ اَنَّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی

اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کے لئے، آؤ نماز

الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

کے لئے، آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف،

ع جو شخص اذان سنے اس کو اذان کا جواب دینا مستحب ہے، یعنی جو لفظ مؤذن کہے وہی لفظ

سننے والا بھی کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) دو مرتبہ کہے،

اذان کا جواب کیسے دیا جائے؟

ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس تھا، کہ ان کے مؤذن نے اذان کہی، تو حضرت معاویہؓ نے اذان کے کلمات مؤذن کی طرح دُہرائے، یہاں تک کہ جب مؤذن نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہا تو حضرت معاویہؓ نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا، پھر اس کے بعد وہی کہا جو مؤذن نے کہا، پھر امیر معاویہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان کا جواب اسی طرح سُنا، (احمد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مؤذن کی اذان سنو تو تم

ع۔ اذان کا جواب دینے والا ان کلموں کے جواب میں کہے صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ، شریف

بھی مؤذن کے الفاظ دُہراؤ پھر ہم پر درود پڑھو، اس لئے کہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی درخواست کرو، وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو کسی بندہ کے حصہ میں نہیں آئے گا، لیکن میں امید کرتا ہوں کہ وہ مقام مجھے ملے گا، جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعاء کریگا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی، (مسلم شریف)

اذان کے بعد کی دُعاء

اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعاء پڑھے، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعاء پڑھے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی،

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

"اے اللہ اے کامل پکار کے رب اور اس قائم ہونیوالی نماز کے رب، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور آپ کو مقام محمود عطا فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک آپ اپنے وعدہ کو پورا فرماتے ہیں"

ع۵ اس آیۃ کریمہ میں مقام محمود کا وعدہ فرمایا ہے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (پ۱۵، ع ۹)

(باقی برصفحہ ۱۰۵)

اذان کے بعد دعاء کرنا باعثِ قبولیت ہے، ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اذان دینے والے ہم سے آگے بڑھ گئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں، اور جب (اذان) ختم ہو تو دعاء مانگو، اذان کے بعد کی دعاء قبول کی جائے گی،

اذان کے ضروری مسائل:

مسئلہ: بلا وضو اذان نہ کہنی چاہیے (ترمذی) ایک حدیث میں ہے لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ (یعنی بلا وضو اذان نہ دے) البتہ مجبوری کی حالت میں بلا کراہت جائز ہے، جیسے نماز کا وقت تنگ ہوتا جا رہا ہے، یا وضو بیماری کی وجہ سے نقصان دے گا،

مسئلہ ۲: جو شخص اذان پڑھے وہی تکبیر کہے، البتہ اگر مؤذن اذان پڑھ کر کہیں چلا جائے یا دوسرے شخص کو تکبیر کی اجازت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۴) "امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود میں جگہ دے گا" مقامِ محمود کیا ہے؟ وہ شفاعتِ عظمیٰ کا مقام ہے، جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تب آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ سے عرض کر کے خلقت کو تکلیف سے چھڑائیں گے،
(ماخوذ از فوائد مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

دیدے تو پڑھ سکتا ہے (شامی)

مسئلہ ۳: تکبیر صرف فرض نمازوں کے لئے مسنون ہے، عیدین، تراویح، نمازِ جنازہ کے لئے اذان نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۴: عورتوں کو اذان یا تکبیر کہنا مکروہ ہے، خواہ نماز جماعت سے پڑھیں یا علیحدہ، (درمختار)

مسئلہ ۵: عورت اذان سُنکر اذان کے کلمات کا مرد کی طرح جواب دے، (جمع الفوائد)

مسئلہ ۶: اذان اور تکبیر کے وقت سلام کرنا مکروہ ہے (بہشتی زیور)

مسئلہ ۷: مسجد کے اندر اذان پڑھنا مکروہ ہے، البتہ جمعہ کے خطبہ کے وقت والی اذان منبر کے سامنے مکروہ نہیں (عالمگیری)

کن صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینے کی اجازت ہے؟ ① نماز پڑھنے کی حالت میں، ② خطبہ سنتے وقت (خطبۂ جمعہ ہو یا عیدین یا خطبۂ نکاح) ③ حیض کی حالت میں ④ نفاس کی حالت میں ⑤ علمِ دین پڑھتے پڑھاتے وقت ⑥ جماع کی حالت میں ⑦ قضائے حاجت کے وقت ⑧ کھانا کھاتے وقت ⑨ نمازِ جنازہ پڑھتے وقت، (ماخوذ از بہشتی زیور)

اقامت کا بیان،

فرض نماز کی جماعت سے پہلے تکبیر میں اذان والے کلمے کہے جاتے ہیں، مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اذان کے کلموں سے دو مرتبہ زیادہ کہا جاتا ہے، تکبیر کے کلموں کا مقتدی کے لئے بھی جواب دینا مستحب ہے، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا، کہنا چاہیے،

اذان اور اقامت میں فرق

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ حضرت بلالؓ نے تکبیر کہی اور جب وہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ پر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہا،

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ اذان ٹھہر ٹھہر کر کہو اور اقامت (تکبیر) کہتے وقت جلدی کرو،

اذان اور تکبیر کے درمیان (مغرب کی نماز کے علاوہ) اتنا وقفہ کم از کم ہونا چاہیے کہ کھانے پینے والا آدمی کھانے پینے سے اور قضائے حاجت والا رفع حاجت سے فارغ ہو جائے،

مقتدی کس وقت کھڑے ہوں

مشہور صحابی نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں

کہ ہم لوگ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو درست (برابر) کراتے، اور جب صفیں درست اور برابر ہو جاتیں تو آپؐ تکبیر کہتے (یعنی نماز شروع فرماتے) (ابوداؤد)

مؤطا امام مالکؒ میں حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ لوگوں کو صفیں برابر کرنے کا حکم دیتے تھے، جب وہ لوگ آکر خبر دیتے کہ صفیں برابر ہو گئیں اس وقت تکبیر کہتے،

حضرت عثمان غنیؓ کے متعلق مؤطا امام مالکؒ میں ہے کہ آپ نے لوگوں کو صفیں برابر کرانے کے لئے مقرر کر رکھا تھا، جب وہ لوگ آپ کو خبر دیتے کہ صفیں برابر ہو گئیں تب تکبیر کہی جاتی،

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہی تھی کہ پہلے صفیں درست کرایا کرتے تھے، پھر تکبیر ہوتی تھی، اور یہی معمول عمرؓ و عثمان غنیؓ کا تھا، لہٰذا اس میں اختلاف پیدا کرنے کی ضرورت نہیں، کہ مقتدی کب کھڑے ہوں، ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پھر اس پر آپؐ کے خلفاءؓ کا عمل موجود ہے جو ایک مؤمن کے لئے راہِ نجات ہے،

صفیں سیدھی رکھنے کا حکم

مقتدیوں کو چاہئے کہ صفوں کو سیدھی رکھا کریں، ائمہ حضرات نیت باندھنے سے پہلے صفوں کو دیکھ لیا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

داہنی اور بائیں طرف مُڑ مُڑ کر فرمایا کرتے تھے کہ اپنی صفیں سیدھی اور برابر کرو،

ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صفوں کو برابر کرلیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب کو مختلف کردے گا، اور تمہارے مُنہ بگاڑ دے گا،

صفوں کی ترتیب صفوں کی ترتیب اس طرح ہونی چاہئے پہلے مرد، پھر بچے، پھر خنثیٰ، پھر عورتیں (عالمگیری)

جماعت کی تاکید اور فضیلت

قرآن مجید اور حدیث شریف سے،

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ (پ۱، ع۵)	"نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر (یعنی جماعت سے)"

اس آیتِ کریمہ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا صاف اور صریح حکم ہے، جس سے جماعت کی تاکید اور اہمیت کا پتہ چلتا ہے، اسی طرح اگر احادیث کا مطالعہ کریں تو بے شمار حدیثیں جماعت کی تاکید اور فضیلت کے متعلق ملیں گی،

جماعت کی اہمیت کا اندازہ آپ سب سے پہلے تو اسی بات سے کریں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کی نماز کو کبھی ترک نہیں فرمایا، حتیٰ کہ مرض الوفات میں جب آپؐ میں خود چلنے کی طاقت نہ رہی تو دو صحابہ (حضرت عباسؓ، اور حضرت علیؓ) کے سہارے پاؤں گھسٹتے ہوئے تشریف لائے، اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی، جو شخص جماعت کی نماز چھوڑ دیتا تھا آپؐ کو اس پر سخت غصہ آتا تھا، اور سخت سے سخت سزا دینے کو دل چاہتا تھا،

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ لَّا یَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ، (بخاری شریف)

"یعنی خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ایک آدمی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز پڑھنے کا حکم دوں اور اس نماز کے لئے اذان کا حکم دوں، پھر کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے، ان کے گھروں کو آگ لگا دوں"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مؤذن کی

اذان سنے اور پھر بلا کسی عذر شرعی (جیسے خوف یا مرض) کے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے حاضر نہ ہو، تو جو علیحدہ نماز پڑھی ہے وہ قبول نہ ہوگی، (ابوداؤد)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: "اگر کسی بستی یا جنگل میں تین مسلمان ہوں اور باجماعت نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان غلبہ پالیتا ہے، لہٰذا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کرو، کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو گلہ (ریوڑ) سے الگ ہوتی ہے، (ابوداؤد، نسائی)

ایک حدیث میں ہے:

مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ، بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ، (ترمذی)

"یعنی جس شخص نے صرف خدا کے لئے چالیس دن جماعت سے نماز اس طرح پڑھی کہ اس کی تکبیر اولیٰ نہ چھوٹی ہو تو اس کو دو باتوں سے نجات لکھی گئی، ایک نجات دوزخ سے، دوسری نجات نفاق سے۔"

ان حدیثوں کے علاوہ اور بھی بہت سی حدیثیں جماعت کی فضیلت کے متعلق کتبِ احادیث میں آئی ہیں۔

نماز پر مداومت کا اثر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کا واقعہ ہے کہ ایک نوجوان ایک منکوحہ عورت سے ناجائز تعلق کا خواہشمند ہوا، عورت پردہ سے نماز پڑھنے جایا کرتی تھی. اُس نوجوان نے عورت کے پاس اپنا پیغام بھیجا، عورت نے جواب بھجوایا، کہ میں ایک شرط کے ساتھ تم سے ملنے کو تیار ہوں، وہ شرط یہ ہے کہ چالیس روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ لو، نوجوان نے سمجھا کہ یہ شرط تو بہت آسان ہے، چنانچہ نوجوان حضرت عمرؓ کے آنے سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتا، آٹھ دس روز میں اس کی حالت کافی بدل گئی، بیس پچیس روز بعد اور بھی تبدیلی ہوگئی، چالیس روز گذرنے کے بعد جب عورت پیغام بھیجتی ہے تو نوجوان کہتا ہے کہ اب دل چھوٹ گیا، اور اللہ تعالیٰ کا عاشق بن گیا ہوں،

عورت نے اپنے خاوند کو سارا واقعہ بتلایا تو اس نے سیدنا عمر فاروقؓ سے ذکر کیا، اس پر عمر فاروقؓ نے فرمایا صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا کہ نماز فحش اور منکر باتوں سے روکتی ہے"۔

(ملفوظات شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ)۔

ایک وقت کی نماز چھوٹ جانے پر سات دن ماتم پرسی

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں ایک واقعہ لکھا ہے، مسلمان بھائی اس سے عبرت حاصل کریں، سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی جماعت کی نماز چھوٹ جاتی تو سات روز تک اس کی ماتم پرسی کرتے!!

ہم مسلمان غور کریں کہ آجکل کتنے مسلمان ایسے ہیں جو نماز اور جماعت کا اہتمام کرتے ہیں؟ کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر کوئی مسلمان بھائی نماز پڑھنے لگتا ہے تو اسے مُلّا کے لفظ سے پکارنا شروع کر دیتے ہیں؟ اور اس کا مذاق بنا لیتے ہیں؟ اور جو نماز پڑھنے کی ترغیب دیتا ہے اسے طعنہ دیا جاتا ہے کہ ان مولوی ملاؤں کو نماز کے سوا کچھ آتا ہی نہیں ع ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا،

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ

جماعت کا بیان

چونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب یا سنت مؤکدہ ہے، اسی وجہ سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی بہت تاکید اور فضیلت ہے، اور اس میں بہت سے فائدے ہیں مثلاً ① ایک نماز کا ستائیس نمازوں کے برابر ثواب ملتا ہے ② پانچ وقت ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے، ③ جس کی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہوتی ہے ④ جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں

کی برکت سے گنہگاروں کی نماز بھی قبول ہوجاتی ہے، ⑤ ناواقف آدمی کو مسائل پوچھنے میں آسانی ہوتی ہے ⑥ اسلام اور مسلمانوں کی شان وشوکت ظاہر ہوتی ہے،

امامت کا بیان جماعت کی نماز کے لئے کسی دیندار شخص کو امام مقرر کرنا واجب ہے، لیکن آجکل مسلمانوں کی ایسی حالت ہوگئی ہے کہ دنیاوی تعلیم پر بے حساب روپیہ خوشی سے خرچ کردیتے ہیں، اور نماز (جو نجات اخروی اور باری تعالیٰ کی رضا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کا ذریعہ ہے) اس کے لئے ایسا امام تلاش کرتے ہیں کہ کام چلاؤ اور سستا ہو، اگر کہیں اتفاق سے تنخواہ زیادہ دیں گے تو شرائط ایسی ہوں گی کہ ایسا امام ملے ہی نہیں،

حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ، جب امام مقتدی اور تمام نمازیوں کا ضامن اور وکیل ٹھیرا تو وہ ہونا بھی ایسا چاہیئے جو امام بننے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتا ہو، اس لئے ہم امام کے شرائط بیان کرتے ہیں:۔

امامت کے شرائط ① سب سے زیادہ امامت کا مستحق وہ ہے جو نماز کے مسائل سے خوب اچھی طرح واقف ہو، متقی اور پرہیزگار ہو ② اس کے بعد قاری، یعنی جو قرآن مجید تجوید کے ساتھ

پڑھتا ہو ④ اس کے بعد جو عمر میں زیادہ ہو، ⑤ اس کے بعد جو خوش خلق ہو (یعنی جس کے اخلاق اچھے ہوں) اس میں بھی برابر ہوں تو ⑥ جو تمام نمازیوں میں زیادہ شریف ہو (درمختار)

منتظمینِ مساجد کا فرض ہے کہ امام کے تقرر کے وقت یہ باتیں ذہن میں رکھ کر امام کا انتخاب کریں، یہ ذمہ داری منتظمین حضرات کی ہے،

نماز میں قرأت کے مسائل

حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے (یعنی امام بنے) تو نماز کو ہلکا کرے، کیونکہ جماعت میں بیمار بھی ہوتے ہیں، کمزور بھی اور بوڑھے بھی، اور جب کوئی علیحدہ نماز پڑھے تو جتنی لمبی چاہے پڑھے (بخاری، مسلم) اس لئے نماز پڑھانے والے کو چاہئے کہ قرأت میں مندرجہ ذیل طریقہ کا خیال رکھے:۔

نماز فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل پڑھا کریں، چھبیسویں پارے کی سورۂ حجرات سے لیکر سورۂ بروج تک کی سورتوں کو طوالِ مفصل کہتے ہیں،

نماز عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصل پڑھا کریں ان دونوں نمازوں میں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کے درمیان کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے، ان سورتوں کو اوساطِ مفصل کہتے ہیں،

نمازِ مغرب میں قصارِ مفصل پڑھا کریں، سورۂ زلزال (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ) سے سورۃ الناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) تک کوئی سورت پڑھے، ان سورتوں کو قصارِ مفصل کہتے ہیں (عالمگیری)

فائدہ:۔ یہ ضروری نہیں کہ یہی سورتیں پڑھے، بلکہ اتنی مقدار میں قرآن مجید جہاں سے چاہے پڑھ سکتا ہے،

مالابدمنہ میں قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ لکھتے ہیں کہ اگر مقتدی خوش ہوں اور لمبی قرأت کی خواہش رکھتے ہوں تو اس وقت امام کو لمبی قرأت پڑھنا جائز ہے،

صفِ اُولیٰ کا ثواب حدیث میں ہے کہ لوگوں کو پہلی صف کا ثواب معلوم نہیں، اگر معلوم ہو جائے تو لوگ پہلی صف کیلئے قرعہ اندازی کریں، حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفِ اُولیٰ کا ثواب اتنا فرمائیں، لیکن مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ جہاں کھڑے ہو گئے خواہ اس کے آگے والی صف میں جگہ خالی ہو آگے بڑھ کر وہ جگہ پُر نہیں کریں گے،

دوسری طرف یہ حالت ہے کہ اگر پہلی صف میں جگہ نہ ہو تو بعض حضرات زبردستی گھسنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف پہنچنے کے خوف سے

پہلی صف کو چھوڑ کر دوسری صف میں کھڑا ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو پہلی صف والوں سے دوگنا ثواب عطا فرمائیں گے،

ہم مسلمانوں کو مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں اپنی اصلاح کرنی چاہیئے، وہ اس طرح کہ اگر پہلی صف میں جگہ ہو تو اُسے آگے بڑھ کر پُر کریں اور اگر جگہ نہ ہو تو اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے زبردستی صف میں گھسنے میں کوشش نہ کریں،

امام سے پہلے رکوع و سجود کرنے پر وعید آجکل ہم لوگوں میں یہ بھی ایک مرض ہے کہ امام سے پہلے رکوع اور سجدہ میں چلے جاتے ہیں، حالانکہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، کہ امام سے پہلے سر اٹھانیوالا اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ گدھے جیسا بنادیں (بخاری، مسلم)

کتاب "اخبار الصادقۃ فی الاحوال الآخرۃ"[۵] میں ایک واقعہ ایک محدث کا نقل کیا ہے کہ انھوں نے اس حدیث میں (جس میں امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید ہے) تردد کیا تو ان کا منہ فوراً گدھے کا ہوگیا، وہ بیچارے ہر وقت منہ پر نقاب ڈالے رہتے تھے،

یہ واقعہ ہم نے اس لئے لکھ دیا ہے تاکہ مسلمان مذاق نہ سمجھیں اور عبرت حاصل کریں،

---

۵ مؤلفہ مولانا ابراہیم صاحب دھلوی رحمہ اللہ،

کیا امام کو غلطی بتانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے؟ بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ رمضان شریف کی تراویح کے علاوہ اگر امام کبھی اور نماز میں بھول جائے تو اس کو لقمہ نہ دینا چاہئے، ورنہ بتلانے والے کی نماز فاسد ہوجاوے گی، اس سلسلہ میں ایک واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ملاحظہ فرمائیں،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں سورۂ مؤمنون پڑھی، اس میں آپ سے ایک کلمہ سہواً رہ گیا، (یعنی آپ بھول گئے)، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا: "کیا آج اُبَیّ (اُبی بن کعبؓ) نہیں تھے؟" تو حضرت اُبَیّ نے جواب دیا یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حاضر ہوں، فرمایا، تم نے مجھے کیوں نہیں بتلایا؟ تو حضرت اُبیؓ نے جواب دیا: میں سمجھا شاید یہ کلمہ منسوخ ہوگیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر منسوخ ہوجاتا تو میں تمہیں بتلادیتا (نماز حنفی، مدلل حصہ دوم)

اس واقعہ سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہوگئی کہ امام کو لقمہ دینے سے نماز کسی حال میں فاسد نہیں ہوتی، البتہ اگر امام اتنی مقدار میں قرأت کرچکا ہو جو مسنون ہے تو اس کو چاہئے کہ رکوع کردے، اور مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے، اور مقتدیوں کو چاہئے کہ جب تک ضرورت شدیدہ پیش نہ آئے امام کو لقمہ نہ دیں

ضرورتِ شدیدہ سے یہ مطلب ہے کہ امام غلط پڑھ کر آگے پڑھنا چاہتا ہی یا رکوع نہیں کرتا یا چپکا کھڑا ہو گیا تو اس وقت بتلا دینا چاہیے (شامی)

امام اور مقتدی کے مسائل؛

مسئلہ ۱؛ امام فجر، مغرب، عشاء کے وقت پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے بعد قرأت اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور تمام تکبیریں بلند آواز سے کہے، اور ظہر و عصر میں صرف تکبیریں اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بلند آواز سے کہے، اور قرأت آہستہ پڑھے، مگر مقتدی ہر نماز میں تکبیریں، رکوع سے اٹھتے وقت رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وغیرہ آہستہ کہیں،

مسئلہ ۲؛ منفرد (اکیلے نماز پڑھنے والے) کو مغرب، عشاء، فجر میں قرأت پڑھنے میں اختیار ہی چاہے آہستہ پڑھے چاہے زور سے،

مسئلہ ۳؛ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر، مغرب، عشاء ان کے بعد مختصر دعاء مانگنی چاہیے، دعاء کے بعد سنتیں پڑھنے میں مشغول ہو جائے، امام کو چاہیے کہ مقتدیوں کی طرف داہنی یا بائیں طرف مُنہ کر کے بیٹھ جائے (بشرطیکہ پیچھے کوئی نماز نہ پڑھ رہا ہو) اس کے بعد دعاء مانگے،

مسئلہ ۴؛ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے بسم اللہ

ضرور پڑھنی چاہیئے، ایسے ہی الحمد شریف کے بعد اگر کوئی اور سورۃ پڑھے تب بھی بسم اللہ پڑھ لینا بہتر ہے،

مسئلہ؛ نیت باندھتے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا سنت ہے،

مسئلہ؛ کسی نے ظہر کی نماز سے پہلے والی چار سنتیں نہیں پڑھی، تو فرضوں کے بعد دو سنتیں پڑھ کر پھر چار سنتیں پڑھے، ایسے ہی جمعہ کی سنتوں کا حکم ہے،

مسئلہ؛ اگر کوئی امام چار رکعتیں پڑھانے کے بعد قعدۂ ثانیہ کر کے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد اسی پانچویں رکعت میں کوئی شخص آکر شامل ہوا تو اس کی نماز نہ ہو گی، اور اگر امام قعدۂ ثانیہ میں بیٹھے بغیر کھڑا ہو گیا تو اس شخص کی نماز اس وقت تک فاسد نہ ہو گی جب تک امام پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کر لے،

مسئلہ؛ پہلی رکعت میں چھوٹی سورت اور دوسری رکعت میں بڑی سورت پڑھنا مکروہ ہے، ایسے ہی پہلی رکعت میں ایک سورت پڑھنا اور دوسری رکعت میں چھوٹی سورت درمیان میں چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا بھی مکروہ ہے،

مسئلہ؛ کوئی شخص ایسے وقت آکر جماعت میں شامل ہوا

جب امام لفظ اَلسَّلَامُ منہ سے نکال چکا اور عَلَیْکُمْ کا لفظ نہیں کہا تو اس شخص کی اقتدا صحیح نہ ہوگی، اس کو چاہیئے دوبارہ نماز پڑھے،

مسئلہ ۱۰؛ حنفیہ کے ہاں نماز میں پانچ چیزوں کا آہستہ پڑھنا سنت ہے
① سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ ② اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ ③ بِسْمِ اللّٰہِ الخ
④ آمین ⑤ تحمید رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ،

مسئلہ ۱۱؛ کسی کے دل میں تو یہ ہے کہ میں ظہر کی نماز پڑھتا ہوں مگر بھولے سے زبان سے عصر کی نماز نکل گیا تو ظہر کی نماز ہو جائے گی،

مسئلہ ۱۲؛ اگر امام کے ساتھ قعدۂ اخیرہ مل گیا تو جماعت کا ثواب مل جائے گا،

مسئلہ ۱۳؛ جب امام کے ساتھ اخیر قعدہ میں شامل ہو تو تشہد (التحیات) اتنی آہستہ آہستہ پڑھے کہ امام سلام پھیر دے، اور اگر تشہد امام کے سلام پھیرنے سے پہلے ختم کر لے تو اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے پھر پڑھنا شروع کر دے، یہاں تک کہ امام سلام پھیر دے،

مسئلہ ۱۴؛ اگر کوئی شخص ظہر کی (فرض نماز سے پہلے والی) چار سنتیں پڑھ رہا ہے کہ جماعت کھڑی ہو گئی، تو اگر اس نے

پہلی رکعت کا ابھی رکوع نہیں کیا تو اس کو چاہیے نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے، اور اگر ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر دے، اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی تو چاروں رکعت پوری کر کے جماعت میں شامل ہو جائے،

مسئلہ ۱۵: جس مسجد میں امام مقرر ہو اس مسجد میں دوسرے آدمی کا امامت کرنا خلافِ اَولیٰ ہے، البتہ اگر مقررہ امام کسی سے نماز پڑھانے کو کہے تو پھر مضائقہ نہیں،

مسئلہ ۱۶: اگر امام کا ایک مقتدی ہو اور وہ (مقتدی) مرد یا نابالغ لڑکا ہے تو اس کو امام کے داہنی جانب برابر یا کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیے، امام کے بائیں جانب یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے،

مسئلہ ۱۷: جس وقت نماز شروع ہوئی تو صرف ایک مقتدی تھا وہ امام کے داہنی جانب کھڑا ہوا، اس کے بعد اور مقتدی آ گئے، تو پہلے مقتدی کو چاہیے کہ پیچھے ہٹ آئے، تاکہ دوسرے مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں، اگر پہلا مقتدی خود پیچھے نہ ہٹے تو بعد میں آنے والے مقتدی کو چاہیے کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے ہٹا لے، مگر یہ بات خیال میں رکھنی چاہیے کہ آجکل جہالت کا زور ہے، لوگ دین سے دُور ہوتے جا رہے ہیں، اگر فساد کا اندیشہ ہو تو ہم

پہلے مقتدی کو امام کے پیچھے کھڑا رہنے دیں اور دوسری صف بنالیں،

مسئلہ ۱۸: کسی نے امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر کہہ کر جماعت میں شامل ہوا، تو اگر لفظ اَللّٰہُ حالتِ قیام میں کہا، اور اَکْبَرُ رکوع میں جاکر کہا تو اس کی نماز نہ ہوگی، اس کو چاہیئے کہ نیت توڑ کر پھر سے نماز پڑھے،

مسئلہ ۱۹: اگر کوئی شخص جماعت میں امام کے قرأت شروع کردینے کے بعد آکر شریک ہوا تو اس کو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ نہ پڑھنا چاہیئے، کیونکہ ثنا پڑھنا سنت ہے، اور قرآن سننا اور امام کی قرأت کی حالت میں خاموش رہنا واجب ہے،

مسئلہ ۲۰: امام کو نماز پڑھاتے وقت اپنے پاؤں محراب سے باہر رکھنے چاہئیں، محراب کے اندر کھڑا ہونا (کہ پاؤں اندر رہیں) مکروہ ہے،

مسئلہ ۲۱: اگر امام کی کسی وجہ سے نماز فاسد ہوگئی (مثلاً وضو یا غسلِ جنابت کرنا یاد نہیں رہا، یا اور کوئی اسی قسم کی بات ہوگئی) تو امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کو فوراً مطلع کردے کہ آپ لوگ دوبارہ نماز پڑھ لیں،

مسئلہ ۲۱: کسی نے بھولے سے پہلی رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ

بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ لی تو دوسری رکعت میں بھی یہی سورۃ پڑھے،
لیکن جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا مکروہ ہے، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں،

مسئلہ ۲۲: امام کو جمعہ اور ظہر اور عصر کی نمازوں میں سجدہ کی سورتوں کا پڑھنا مکروہ ہے،

مسئلہ ۲۳: سلام پھیرتے وقت منہ اتنا پھیرے کہ صف کے آدمی اس کا رخسار دیکھ سکیں،

مسئلہ ۲۴: مقتدی اپنے امام کی اقتداء کی نیت کرے ورنہ اقتدا صحیح نہ ہوگی، لیکن امام صرف اپنی نماز کی نیت کرے،

مسئلہ ۲۵: مقتدی سے اگر سہو ہو جائے تو اس پر سجدۂ سہو نہیں، بغیر سجدۂ سہو کے ہی نماز ہو جائے گی، کیونکہ مقتدی امام کا تابع ہے،

مسئلہ ۲۶: اگر جماعت میں کوئی عورت ہو تو امام کو اس کی امامت کی نیت کرنی چاہیے، ورنہ عورت کی نماز نہ ہوگی،

یہ تمام مسائل
درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، شامی، اور مراقی الفلاح وغیرہ سے لئے گئے ہیں؛

نقشہ رکعاتِ نمازِ پنجگانہ

نماز	کل رکعات فرض و سنت	رکعات سنت مؤکدہ	رکعات سنت غیر مؤکدہ	تفصیل رکعات بعد فرض			
				قبل	بعد	وتر	نفل
فجر	۴	۲ مؤکدہ	۲	۰	۰	۰	۰
ظہر	۱۲	۴ مؤکدہ	۴	۲	۲	۰	۰
عصر	۸	۴ غیر مؤکدہ	۴	۰	۰	۰	۰
مغرب	۷	۰	۳	۲	۲	۰	۰
عشاء	۱۷	۴ غیر مؤکدہ	۴	۲	۲	۳ وتر	۲

نوٹ:- تمام فرضوں کے بعد والی سب سنتیں مؤکدہ ہیں؛

دن رات میں سُنتِ مؤکّدہ کی تعداد؛

سنت مؤکدہ اُن سنتوں کو کہتے ہیں جن کا پڑھنا ضروری ہے، اور ایسی سنتیں رات دن میں بارہ ہیں؛

۲ فجر کی، ۴ ظہر کے فرضوں سے پہلے، ۲ فرضوں کے بعد، ۲ مغرب کے فرضوں کے بعد، ۲ عشاء کے فرضوں کے بعد، ان سنتوں کی حدیث میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے،

اُم المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ، اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ (ترمذی)

"جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعتیں (علاوہ فرضوں کے) پڑھی اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا، (وہ بارہ رکعتیں یہ ہیں) چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کے فرضوں سے پہلے"

ان بارہ رکعتوں کی اہمیت کی وجہ حدیث میں یہ بیان کی گئی ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اگر فرض نماز میں کچھ کمی اور نقص ہوگا تو وہ ان سے پورا کیا جائیگا،

اوقاتِ نمازِ پنجگانہ

اور اُن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (پ ۵ ع ۱۲)

"بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے"

چونکہ نماز کی ادائیگی کا تعلق اوقات سے ہے، اس لئے اوقاتِ نماز سے واقفیت حاصل کرنا بھی ضروری ہے،

ہم شرائطِ نماز میں بیان کر چکے ہیں کہ سات شرطوں میں سے ایک شرط نماز کا وقت ہونا بھی ہے، اگر نماز کے وقت سے پہلے کوئی شخص نماز پڑھ لے تو نماز نہ ہوگی، اور وہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑیگی اسی طرح اگر کوئی شخص وقت گذر جانے کے بعد نماز پڑھے گا تو وہ قضا ہو جائیگی اور قضا کر کے پڑھنے کا گناہ ہوگا، اس لئے ہر نماز اس کے وقت میں پڑھنی چاہیئے،

وقت نمازِ فجر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

نمازِ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے، جب سورج کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا وقت ختم ہو گیا، صبح صادق سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ پونے دو گھنٹے پہلے ہوتی ہے، صبح صادق

ہوتے ہی فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور روزہ دار کو اس وقت سے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے، صبح صادق ہوتے ہی تہجد کا وقت بھی ختم ہو جاتا ہے،

فجر کی نماز کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ صبح صادق کے بعد پہلے دو رکعت سنت گھر میں پڑھتے، اس کے بعد مسجدِ مبارک میں تشریف لاکر دو رکعت نماز فرض (فجر) کی پڑھایا کرتے،

نمازِ فجر سے پہلے دو سنتوں کا حکم

یہ بات خیال میں رکھنی چاہئے کہ فجر کی نماز سے پہلے دو سنتیں اگرچہ مؤکدہ ہیں، لیکن احادیث میں اُن کی بہت ہی تاکید آئی ہے جس کی وجہ سے بعض علماء انکے وجوب تک کے قائل ہو گئے ہیں،

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے:-

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، (مسلم)

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہیں"

اسی تاکید کی وجہ سے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اگر کسی نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور جماعت کھڑی ہو جائے، تو اگر یہ

خیال ہو کہ مجھے ایک رکعت بھی امام کے ساتھ مل جائے گی تو پہلے کسی ایسی جگہ کھڑا ہو کر جہاں امام کی قرأت کی آواز نہ آتی ہو، پڑھ لے، اس کے بعد جماعت میں شامل ہو، بلکہ بعض علماء تو کہتے ہیں کہ اگر امام کے ساتھ قعدہ بھی مل جائے تب بھی یہ سنتیں پڑھ لے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابوالدرداءؓ ایسے اکابر صحابہ کا یہی معمول تھا،

فجر کی ان سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، پڑھنا سنت ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مہینہ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی سنتوں میں یہی دو سورتیں پڑھتے دیکھا (ترمذی شریف)

نماز ظہر کا وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہو جاتا ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ سورج نکل کر جتنا اونچا ہوتا جائے گا، ہر چیز کا سایہ گھٹتا جائیگا، جب سایہ گھٹنا موقوف ہو جائے تو وہ وقت ٹھیک دوپہر کا ہے، اس کے بعد جب سایہ بڑھنے لگے تو اب دن ڈھلنا شروع ہو گیا، اسی وقت سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، بعض ائمہ

کے نزدیک جب تک ہر چیز کا سایہ اُس سے دُگنا نہ ہو جائے ظہر کی نماز کا وقت رہتا ہے، احتیاط یہ ہے کہ ظہر کی نماز ایک مثل کے اندر اندر پڑھ لی جائے، البتہ اگر کوئی مجبوری یا عذر پیش آجائے تو دو مثل تک بھی پڑھ سکتا ہے،

اس نماز کے متعلق حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں (یعنی سنتیں) پڑھتے تھے، پھر مسجد میں تشریف لے جاتے، اور لوگوں کے ساتھ فرض پڑھتے تھے (یعنی پڑھاتے تھے) پھر گھر میں تشریف لاکر دو رکعتیں (سنت) پڑھتے تھے، جو شخص ظہر کی ان سنتوں کی پابندی کرے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیں گے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (مسلم شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے علاوہ کوئی سورۃ بھی ملایا کرتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے، اور کبھی کبھی آپؐ ایک آدھ آیت اتنی آواز سے پڑھتے تھے کہ مقتدی سُن لیتا تھا، (بخاری، مسلم) آپؐ کا بلند آواز سے تلاوت کرنا امت کو تعلیم کی غرض سے ہوتا تھا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ سِرّی نمازوں میں کیا پڑھا جاتا ہے،

نمازِ عصر کا وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

عصر کی نماز کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہو جاتا ہے، اور غروب آفتاب تک رہتا ہے، غروبِ آفتاب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے عصر کی نماز ادا کر لی جائے، جب سورج بہت نیچا ہو جائے، اور دھوپ پیلی پڑ جائے تو عصر کی نماز کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے، اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لی جائے، اس نماز سے پہلے سنتِ مؤکدہ نہیں، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی چار کبھی دو رکعتیں پڑھنی ثابت ہیں،

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت) پڑھنے والے پر (ترمذی شریف)

عصر کی نماز کے متعلق حدیثوں میں بہت ہی تاکید آئی ہے ایک حدیث میں ہے،

اَلَّذِیْ یَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔ "یعنی جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا"

عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نئی نماز نہیں، حدیث میں ہے:

لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ | "یعنی عصر کی نماز کے بعد غروبِ

حتیٰ تغرب،	آفتاب تک کوئی (نئی) نماز (پڑھنا)
(بخاری و مسلم)	جائز نہیں۔

نماز مغرب کا وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

سورج غروب ہوتے ہی مغرب کا وقت ہو جاتا ہے اور غروبِ شفق[ع] تک رہتا ہے، آفتاب غروب ہونے کے بعد جب تک مغرب کی طرف آسمان کے کنارے پر سُرخی رہے اُس وقت تک مغرب کا وقت رہتا ہے، لیکن مغرب کی نماز میں اتنی دیر کر دینا کہ آسمان پر خوب تارے چمکنے لگیں حرام ہے،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اُمت اُس وقت تک بھلائی یا فطرتِ (اسلام) پر رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنی دیر کر کے نہ پڑھے کہ تارے نظر آنے لگیں (ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن شقیقؒ بیان کرتے ہیں کہ مغرب کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) پڑھتے تھے، پھر گھر پر تشریف لا کر دو رکعت سنت پڑھتے (مسلم شریف)

ع غروب سے شفقِ ابیض کے غائب ہونے تک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وقت مغرب کا رہتا ہے جسکی مقدار تقریباً سوا گھنٹہ یا کچھ منٹ زیادہ ہے (فتاویٰ دار العلوم ص ۲۷۴)

نمازِ عشاء کا وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

مغرب کے بعد آسمان پر سُرخ شفق نمودار ہوتی ہے، اس کے غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے، پھر یہ بھی غائب ہو جاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آنے لگتا ہے، اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے، مگر یہ بات یاد رکھیں کہ آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے، اس لئے اتنی دیر کر کے نماز نہ پڑھنی چاہئے، بہتر یہ ہے کہ تہائی رات گذرنے سے پہلے ہی پڑھ لے،

نعمان بن بشیر صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز ایسے وقت پڑھا کرتے تھے جس وقت تیسری رات کا چاند چھپتا ہے (ابوداؤد، دارمی)

عشاء کی نماز کے متعلق بھی احادیث میں بہت تاکید آئی ہے :-

۱۔ ایک حدیث میں ہے کہ عشاء کی نماز کا خیال رکھو، تم کو (امتِ محمدیہ کو) تمام امتوں پر اس کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے، کسی امت نے تم سے پہلے عشاء کی نماز نہیں پڑھی (ابوداؤد)

۲۔ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا آدھی رات تک عبادت میں مصروف رہا، اور جس نے صبح (فجر) کی نماز جماعت سے پڑھی گویا پوری رات عبادت میں رہا (مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں، اگر ان دونوں نمازوں کا ثواب انھیں معلوم ہو جائے تو گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آئیں، (بخاری، مسلم)

چونکہ عشاء کا وقت ایسا ہوتا ہے کہ کاروباری لوگ تھکے ماندے ہوتے ہیں، نیند کا بھی غلبہ ہو جاتا ہے، اس لئے ائمہ حضرات زیادہ لمبی سورتیں نہ پڑھیں،

ایک مرتبہ حضرت معاذؓ نے عشاء کی نماز میں سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کر دی، تو ایک شخص کو تکلیف ہوئی اس نے نیت توڑ کر علیحدہ نماز پڑھ لی، اور دربارِ رسالت میں آکر شکایت کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ پر خفگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نرمی برتنا چاہئے، اور وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، ایسی سورتیں پڑھنی چاہئیں (بخاری، مسلم)

متفرق ضروری مسائل

مسئلہ ۱؛ سورج نکلتے وقت، زوال کے وقت، غروب کے وقت کوئی نماز پڑھنی جائز نہیں، البتہ اگر آج کے دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے، (مگر یہ یاد رہے کہ اتنی دیر کرنا حرام ہے، یہ اجازت صرف اس لئے ہے کہ نمازوں کی ترتیب باقی رہے) اور قضا کر کے پڑھنے سے مشتبہ اور مکروہ وقت میں پڑھ لینا اچھا ہے،

مسئلہ ۲؛ فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جب تک سورج نکل کر اونچا نہ ہو جائے اُس وقت تک نفل پڑھنا مکروہ ہے (اس وقت کی مقدار تقریباً پندرہ منٹ ہے)۔

مسئلہ ۳؛ سورج نکلنے سے پہلے قضا نماز پڑھنا اور سجدۂ تلاوت کرنا درست ہے،

مسئلہ ۴؛ صبح صادق ہو جانے کے بعد دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض (یعنی فجر کی سنت اور فرض) کے علاوہ اور کوئی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ قضا نماز پڑھ سکتا ہے، اور سجدۂ تلاوت بھی کر سکتا ہے،

مسئلہ ۵؛ ظہر کی نماز سے پہلے والی چار مؤکدہ سنتیں ایک

سلام سے پڑھنی چاہئیں، اور پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعا نہ پڑھے، اور قعدہ سے اٹھ کر تیسری رکعت میں ثنا۔ اور تعوذ بھی نہ پڑھے، جمعہ کی پہلی چار سنتیں بھی ایسے ہی پڑھے،

مسئلہ ۶: جو شخص سنت غیر مؤکدہ (جیسے عصر اور عشاء کی نماز سے پہلے) کے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے، وہ پہلے قعدہ سے اٹھ کر تیسری رکعت میں ثنا۔ اور تعوذ بھی پڑھے،

مسئلہ ۷: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، لیکن بیٹھکر پڑھنے سے آدھا ثواب ملے گا، بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع کرتے وقت اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کی سیدھ میں آجائے،

مسئلہ ۸: کبھی ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑا ہونا کبھی دوسرے پر، مکروہ ہے،

مسئلہ ۹: عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سو جانا مکروہ ہے نماز پڑھ کر سونا چاہئے، البتہ اگر کوئی مریض ہی یا تھکا ماندہ ہے تو ایسا آدمی کسی سے کہہ دے کہ نماز کے وقت مجھے جگا دینا، اور جگانے والا اٹھانے کا وعدہ کرے تو سو سکتا ہے،

یہ تمام مسائل درمختار، مراقی الفلاح، شامی وغیرہ سے لئے گئے ہیں،

فجر کی نماز پڑھ کر بغیر عذر سونے کی ممانعت

حدیث میں ہے:

نَوْمُ الصُّبْحِ يَمْنَعُ الرِّزْقَ، (ترغیب ترھیب)	"یعنی صبح کو سونا روزی سے محروم کر دیتا ہے"

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ،	"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے سے پہلے سونے سے منع فرمایا ہے"

(ترغیب ترھیب)

اس قسم کی اور بھی حدیثیں ہیں جن میں نماز فجر کے بعد سونے کی ممانعت آئی ہے، یہ وقت سونے کا نہیں بلکہ ذکر اللہ میں مشغول رہنے کا ہے اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین،

نماز پڑھتے ہوئے آدمی کے سامنے سے گذرنا کیسا ہے

حدیث میں ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو یہ معلوم ہوتا کہ کتنا گناہ ہے تو آدمی چالیس برس تک ایک جگہ کھڑا رہنے کو اچھا سمجھتا اور آگے سے نہ گذرتا،

نمازی کے آگے سے گذرنے کی حد

بڑی مسجد اور جنگل سے گذرنے کی حد یہ ہے کہ نمازی جب خشوع اور اطمینان کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اور سجدہ کی جگہ دیکھ رہا ہو تو جہاں تک گذرنے والا اس کو نظر آئے وہاں تک نہ گذرے اور چھوٹی مساجد میں نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنیوالا گنہگار ہی ہوگا۔

آجکل مسلمان بھائی اس کو اہمیت نہیں دیتے، اور نمازی کے آگے سے گذرنا معمولی بات سمجھتے ہیں، نماز پڑھنے والے حضرات کو بھی چاہیئے کہ ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں جہاں سے لوگ گذرتے ہوں بلکہ کسی آڑ کی جگہ کھڑے ہوں۔

نمازِ وتر کا بیان

عشاء کی نماز کے بعد تین رکعت وتر ایک سلام کے ساتھ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہیں، حدیث میں ہے جو اس بات سے ڈرتا ہو کہ آخر رات میں (تہجد کے لئے) نہ اُٹھ سکے گا تو وہ اوّل رات میں عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ لے اور جس کو امید ہو کہ آخر رات میں اُٹھ جاؤں گا وہ وتر آخر رات میں پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی، دوسری میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھتے تھے، اور تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے، (نسائی)

وتر کی تیسری رکعت میں الحمد شریف اور سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر پھر باندھ لے، اس کے بعد دعائے قنوت آہستہ پڑھے، اس کے بعد رکوع وسجود کر کے حسب قاعدہ سلام پھیرے، دعائے قنوت ص۱۶۳ پر ملاحظہ فرمائیں،

وتر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نفل پڑھتے اور ارشاد فرماتے تھے کہ وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھ لو، اگر رات کو اٹھ سکے تو خیر، ورنہ یہی دو رکعتیں قیام (تہجد) کے قائم مقام ہو جائیں گی،

یہاں پر ایک ضروری بات یاد رکھنے کی ہے کہ بہت سے حضرات کا یہ خیال ہے کہ وتروں کے بعد والے نفل بیٹھ کر پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے، حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک جب بھاری ہو گیا تھا تب بیٹھ کر پڑھنے لگے تھے، اسی سے لوگوں کو مغالطہ ہو گیا ہے،

ف۵ علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے یہ مسئلہ "سیرۃ عائشہؓ" میں تفصیل سے لکھا ہے،

ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ تو اس پر حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ حِیْنَ حَطَمَہُ النَّاسُ "جب لوگوں نے آپؐ کو توڑ دیا" یعنی صدمات سے بوڑھے ہو گئے"

دوسری روایت میں ہے:

مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ جَالِسًا قَطُّ حَتّٰی دَخَلَ فِی السِّنِّ، (ابوداؤد باب صلوٰۃ القاعد)	"یعنی میں نے کبھی آپؐ کو تہجد کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر جب آپؐ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی"

ایک اور حدیث میں ہے:

قَالَتْ لَمَّا بَدَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ کَانَ اَکْثَرُ صَلٰوتِہٖ جَالِسًا، (مسلم باب صلوٰۃ اللیل)	"یعنی جب آپؐ کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپؐ اکثر بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے"

ان حدیثوں سے یہ بات صاف معلوم ہو رہی ہے کہ آپؐ کا بیٹھ کر نفل پڑھنا بدرجہ مجبوری تھا، جس کی اب بھی اجازت ہے، مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بعد وتر نفل کھڑے ہو کر پڑھنا زیادہ ثواب ہے بہ نسبت بیٹھ کر پڑھنے کے"
(فتاوی رشیدیہ حصہ دوم)

وتر کے چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: جو شخص تہجد کی نماز پچھلی رات میں اٹھ کر پڑھتا ہو اور اس کو آنکھ کھلنے کا یقین ہو تو اس کو وتر تہجد کے بعد پڑھنا بہتر ہے اور اگر آنکھ کھلنے کا یقین نہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے،

مسئلہ ۲: اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تین مرتبہ یا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، پڑھ لیا کرے، اور کوشش کر کے دعائے قنوت جلدی یاد کر لے، (عالمگیری)

مسئلہ ۳: اگر کسی نے عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ لئے اور اخیر رات میں تہجد کی نماز پڑھی تو دوبارہ وتر نہ پڑھے (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۴: اگر کسی کو تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا یاد نہ رہا، اور رکوع میں چلا گیا تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائیگی (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۵: کسی نے بھولے سے وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی، تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، تیسری رکعت میں پھر پڑھے، اور سجدۂ سہو کرے (بحر الرائق)

مسئلہ ۶: رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے افضل ہیں، خواہ کوئی شخص ہمیشہ تہجد پڑھنے کا عادی ہو رمضان شریف کے مہینہ کے علاوہ اور دنوں میں وتر کی جماعت مکروہ ہے (درمختار)

مسئلہ ۷: مقتدی نے ابھی دعائے قنوت ختم نہیں کی تھی کہ امام رکوع میں چلا گیا، تو اپنی دعائے قنوت چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع کرلے، جتنی پڑھ لی وہی کافی ہے (ردالمختار)

مسئلہ ۸: وتر کی تینوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانی چاہیے، (ردالمختار)

مسئلہ ۹: اگر کوئی شخص وتر کی نماز میں تیسری رکعت کے رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوا تو اس پر دعائے قنوت نہیں رہی، کیونکہ رکوع میں شریک ہونے کی وجہ سے قنوت والی رکعت اسکی ہوگئی، (مراقی الفلاح، درمختار) یعنی اب کسی رکعت میں دعائے قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں،

مسئلہ ۱۰: وتر نماز کی دوسری رکعت پر قعدہ کرنا بھول گیا، اور سیدھا کھڑا ہوگیا، تو اب لوٹ کر واپس نہ بیٹھے، اخیر میں سجدۂ سہو کرلے، اور اگر اتنا کھڑا ہوا ہے کہ بیٹھنے سے قریب ہی تو بیٹھ جائے، اور تشہد، درود شریف، دعا، پڑھ کر سلام پھیرے، اس صورت میں سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں، (ردالمختار)

ارکان اور فرائض نماز کا بیان

ارکان، رکن کی جمع ہے، جو باتیں نماز کے اندر فرض ہیں ان کو رکن کہتے ہیں،

نماز میں چھ فرض ہیں

① تکبیر تحریمہ، یعنی نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھنا، ② قیام، یعنی نماز کی نیت باندھنے کے بعد کھڑا ہونا، ③ قرأۃ یعنی قرآن شریف پڑھنا، ④ رکوع کرنا ⑤ ہر رکعت میں دو سجدے کرنا ⑥ قعدۂ اخیرہ، یعنی نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کی مقدار میں بیٹھنا،

نماز میں فرض چھوٹ جانے کا حکم

اگر ان بیان کردہ چھ فرضوں میں سے نماز کے اندر کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز نہ ہوگی، اور وہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی،

ایسے ہی اگر کوئی شخص جھکے جھکے تکبیر تحریمہ کہے تو وہ نماز نہیں ہوگی، کیونکہ تکبیر تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نماز میں (جبکہ کوئی عذر نہ ہو) سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے،

تنبیہ: بہت سے حضرات جب امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی میں اللہ اکبر کہہ کر بلا ہاتھ باندھے رکوع میں چلے جاتے ہیں، ان کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کے لئے شرط ہے، اور تکبیر تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے، جب قیام نہیں ہوا تو وہ نماز بھی صحیح نہیں ہوگی،

واجباتِ نماز کا بیان

واجباتِ نماز وہ ہیں جن کا ادا کرنا نماز میں ضروری ہے، اگر ان میں سے کوئی چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائیگی، ورنہ نہیں، سجدۂ سہو نہ کرنے کی صورت میں وہ نماز لوٹانی پڑے گی،

واجباتِ نماز یہ ہیں ① سورۂ فاتحہ پڑھنا ② سورۂ فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا ③ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت اور نفل نمازوں کی سب رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا ④ قومہ کرنا، یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جانا ⑤ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان آرام سے بیٹھنا ⑥ تعدیلِ ارکان، یعنی رکوع و سجدہ وغیرہ اطمینان سے کرنا ⑦ ساری نماز ترتیب سے پڑھنا، یعنی قرأت، رکوع، سجدہ اور رکعات میں ترتیب کا قائم رکھنا ⑧ تین اور چار رکعات والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھنے کی مقدار

بیٹھنا اور تشہد پڑھنا ⑨ پہلے اور دوسرے قعدہ میں تشہد یعنی التحیات پڑھنا ⑩ تشہد پڑھتے ہی تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جانا ⑪ جن نمازوں میں آہستہ قرأت پڑھی جاتی ہے ان میں آہستہ اور جن میں آواز سے پڑھتے ہیں ان میں آواز سے پڑھنا ⑫ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کے الفاظ سے نماز ختم کرنا ⑬ نماز وتر کی اخیر رکعت میں دعائے قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا ⑭ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں چھ تکبیریں زیادہ کہنا،

مُفسداتِ نماز کا بیان

جن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان کو مفسداتِ نماز کہتے ہیں، مفسداتِ نماز یہ ہیں ① نماز میں بات کرنا، جان کر یا بھولے سے، کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں نماز ٹوٹ جائے گی ② نماز کی حالت میں السلام علیکم یا تسلیم یا ایسا ہی کوئی اور لفظ کہدینا ③ کسی کو سلام کا جواب دینا، یا کسی کی چھینک پر یرحمک اللہ کہنا، یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا ④ کوئی بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا، کسی اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا، کسی عجیب خبر پر سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا ⑤ درد یا تکلیف کی وجہ سے آہ یا اُہ یا اُف کرنا، ⑥ اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دینا (یعنی غلطی بتانا) ⑦ نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا ⑧ قرآن شریف پڑھنے میں کوئی ایسی

سخت غلطی کرنا کہ معنی بدل جائیں ⑨ نماز میں کوئی ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والا یہ خیال کرے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا ⑩ نماز میں کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے ⑪ نماز پڑھتے پڑھتے دو صفوں کی مقدار آگے بڑھ جانا ⑫ قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا ⑬ ستر کھل جانے کی حالت میں اتنی دیر ہو جانا جتنی دیر میں نماز کا کوئی رکن ادا کیا جائے، ⑭ ناپاک جگہ سجدہ کرنا ⑮ دعا میں ایسی چیز مانگنا جو عادتاً آدمیوں سے مانگی جاتی ہو، جیسے کوئی یہ دعا مانگے کہ یا اللہ مجھے تنور و پے دیدے ⑯ درد یا رنج کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حرف ظاہر ہو جائیں ⑰ بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا ⑱ مقتدی کا امام سے آگے بڑھ کر کھڑا ہو جانا، ایسی باتوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور اس نماز کا لوٹانا ضروری ہوتا ہے،

امام، مؤذن، مکبر، مقتدی، منفرد کی تعریف

امام؛ جماعت سے نماز پڑھانے والے کو امام کہتے ہیں،

مؤذن؛ اذان پڑھنے والے کو مؤذن کہتے ہیں،

مکبر؛ تکبیر کہنے والے کو مکبر کہتے ہیں،

مقتدی؛ امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو مقتدی کہتے ہیں،

منفرد؛ اکیلے اور علیحدہ نماز پڑھنے والے کو منفرد کہتے ہیں،

مُدرک، لاحق، مَسبُوق کی تعریف

مُدرِک: جسے امام کے ساتھ پوری نماز مل گئی ہو، خواہ شروع یا پہلی رکعت کے رکوع میں شریک ہوا ہو،

لاحق: جسے امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں، جیسے کوئی امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہوا لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا، اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں پڑھا دیں،

مَسبُوق: جو ایک رکعت یا ایک سے زیادہ ہو چکنے کے بعد جماعت میں شریک ہوا ہو،

لاحق اپنی نماز کیسے پوری کرے | لاحق کی جو رکعت کسی عذر کی وجہ سے رہ گئی ہو (مثلاً سونے کی وجہ سے) تو جس وقت آنکھ کھلے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی رکعت امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے، اور وہ رکعت اس طرح پڑھے، جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے، یعنی قرأت نہ کرے، اور چھوٹی ہوئی رکعت پوری کر لینے کے بعد باقی نماز امام کے ساتھ پوری کرے،

اور اگر امام سلام پھیر چکا تو باقی نماز بھی اسی طرح پوری کرے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے، اس حالت میں اگر اس سے کوئی غلطی بھی

ہو جائے تو سجدۂ سہو نہ کرے، کیونکہ وہ اب بھی مقتدی ہے اور مقتدی سے اگر غلطی ہو جائے تو اس پر سجدۂ سہو نہیں (درمختار، ص ۸۶، ج ۱)

مسبوق اپنی نماز کیسے پوری کرے

مسبوق امام کے ساتھ اخیر تک شریک رہے، جب امام سلام پھیرے تو یہ نہ پھیرے اور چھوٹی ہوئی رکعتیں مندرجہ ذیل طریقہ پر ادا کرے،

امام کے ساتھ ایک رکعت ملے تو کیسے پڑھے؟

اگر ظہر، عصر، عشاء کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو تین رکعتیں اس طرح پوری کرے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ایک رکعت میں ثناء، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر قعدہ کرے، اس کے بعد قعدہ سے اُٹھ کر ایک رکعت سورۂ فاتحہ اور سورۃ کے ساتھ پڑھے، اور اخیر کی ایک رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر قعدہ وغیرہ کر کے سلام پھیر دے (درمختار، صفحہ ۸۶، جلد ۱)

امام کے ساتھ دو رکعتیں نہ ملی ہوں تو کیسے پڑھے

اگر کسی کی ظہر، یا عصر یا عشاء یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر پہلی رکعت میں ثناء اور تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع و سجود کرے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رکوع و سجود قعدہ کر کے سلام پھیرے (درمختار)

امام کیساتھ تین رکعتیں ملیں اور ایک نہ ملے تو کیسے پڑھے؟ اگر تین رکعتیں امام کے ساتھ ملیں تو امام کے سلام پھیرنیکے بعد ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلے ثناء پھر تعوذ اور تسمیہ پھر الحمد شریف پڑھ کر کوئی سورۃ ملائے اور رکعت پوری کر کے قعدہ کر کے تشہد، درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے (درمختار)

امام کے ساتھ مغرب کی اگر ایک رکعت ملے تو کیسے پڑھے مغرب کی ایک رکعت اگر امام کے ساتھ ملے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ایک رکعت ثناء، سورۂ فاتحہ اور سورۃ کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے، یہ دو رکعتیں ہوگئیں، باقی ایک رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع وسجود وغیرہ کر کے سلام پھیرے،

مسئلہ؛ امام کے ساتھ کسی بھی نماز میں ایک رکعت ملے تو ایک رکعت اور پڑھ کر قعدہ کرنا چاہیے،

مسئلہ؛ مسبوق امام کے ساتھ سلام پھیرتے ہی کھڑا ہوگیا، اس کے بعد امام نے سجدۂ سہو کیا تو مسبوق بھی لوٹ کر سجدۂ سہو میں شریک ہو جائے،

مسئلہ؛ مسبوق امام کو جس رکن (حالت) میں پائے اسی میں شامل ہو جائے،

مسئلہ؛ مسبوق سے اگر چھوٹی ہوئی رکعتوں میں کوئی سہو ہو جائے

تو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے (درمختار)

مسئلہ؛ مسبوق کا امام اگر سجدۂ سہو کرے تو مسبوق سلام نہ پھیرے اور سجدۂ سہو امام کے ساتھ کرے، (ردالمحتار)

سجدۂ سہو کا بیان

مسئلہ ۱؛ نماز میں جو باتیں واجب ہیں ان میں سے اگر ایک یا کئی واجب بھولے سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے، سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جاتی ہے، اگر نہیں کیا تو وہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی،

مسئلہ ۲؛ سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت کے قعدہ میں صرف التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف، دعا، پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز ختم کرے،

مسئلہ ۳؛ اگر بھولے سے نماز میں کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو سے نماز درست نہ ہوگی، بلکہ وہ نماز پھر سے پڑھنی پڑیگی،

مسئلہ ۴؛ اگر کوئی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنی بھول جائے یا سورۂ فاتحہ سے قبل سورۃ پڑھ لے اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے،

مسئلہ ۵: سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورۃ ملانا واجب ہے، لہٰذا اگر سورۃ ملانا بھول جائے تو سجدۂ سہو کرے،

مسئلہ ۶: سورۃ فاتحہ پڑھ کر کوئی یہ سوچنے لگے کہ اب کونسی سورۃ پڑھوں اور اس سوچ میں اتنی دیر ہو جائے کہ جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ لے تو سجدۂ سہو واجب ہے

مسئلہ ۷: آخری قعدہ میں تشہد اور درود شریف پڑھنے کے بعد شبہ ہو گیا کہ میں نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین اور اس سوچ میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار میں دیر لگ گئی، پھر یاد آیا کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لیں تو سجدۂ سہو کرے،

مسئلہ ۸: تین یا چار رکعت والی نماز کے پہلے قعدہ میں جب تشہد پڑھنے بیٹھا تو دو مرتبہ تشہد پڑھ گیا تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے،

مسئلہ ۹: فرض یا سنتوں کے پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد بھولے سے اگر کوئی درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھ لے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے،

مسئلہ ۱۰: فرض یا وتر کی نماز میں دو رکعت کے بعد قعدہ کرنے کے بجائے بھولے سے سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب لوٹ کر واپس نہ بیٹھے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرلے،

مسئلہ ۱۱: نفل نماز میں دو رکعت پر تشہد کے بعد

اگر درود شریف پڑھ لے تو سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، البتہ اگر درود رفعہ التحیات پڑھ لے تو نفل میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے،

مسئلہ ۱۲، چار فرض یا تین فرض والی نماز کی آخری رکعتوں میں (پہلے قعدہ کے بعد) سورۂ فاتحہ پڑھنی بھول جائے، اور چپ کھڑا کھڑا رکوع میں چلا جائے تو سجدۂ سہو واجب نہیں،

مسئلہ ۱۳، چار یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا، اور سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے نماز جاتی رہے تو اٹھ کر اس نماز کی باقی رکعتیں پڑھ لے اور سجدۂ سہو کر لے،

مسئلہ اگر چار رکعت پڑھنے کے بعد کوئی شخص قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے بھولے سے کھڑا ہو گیا تو اگر نیچے کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے، اور تشہد و درود شریف و دعاء کے بعد سلام پھیر دے اور سجدۂ سہو نہ کرے،

ایسے ہی اگر پانچویں رکعت میں سیدھا کھڑا ہو گیا تب بھی بیٹھ جائے، بلکہ اگر پانچویں رکعت کا رکوع بھی کر لیا ہو تب بھی بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے،

اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو اس کے ساتھ چھٹی رکعت اور ملا کر سجدۂ سہو کئے بغیر سلام پھیر دے، یہ نماز نفل ہو گئی

اور فرض دوبارہ پڑھے،

مسئلہ ۱۵: چوتھی رکعت کے بعد قعدہ میں بیٹھ کر التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا، تو پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے اگر یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور بلا تشہد پڑھے فوراً سلام پھیر کر سجدۂ سہو کر لے،

اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو چھٹی رکعت اور ملا لے اس صورت میں چار فرض ہو گئے اور دو نفل، اور چھٹی رکعت پوری کر کے سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے،

مسئلہ ۱۶: قعدہ میں بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ دیا، یا مثلاً اَلْحَمْدُ پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں،

مسئلہ ۱۷: بیت باندھنے کے بعد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کی جگہ دعائے قنوت پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں،

مسئلہ ۱۸: وتر کی نماز میں شبہ ہوا کہ نہ معلوم یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری، اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان نہیں ہے بلکہ دونوں طرف برابر کا گمان ہے تو اسی رکعت میں دعائے قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، اور ایک رکعت اور پڑھے اس میں بھی دعائے قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے

مسئلہ ۱۹: اَلْحَمْدُ کے بعد ایک سورۃ کے بجائے دو تین سورتیں پڑھ گیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں،

مسئلہ ۲۰: فرض نماز کی پچھلی دو رکعتوں یا ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ ملالی، تو سجدۂ سہو واجب نہیں،

مسئلہ ۲۱: نماز کے شروع میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا بھول گیا، یا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، نہیں پڑھا، یا سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہیں پڑھا یا رکوع سے اُٹھ کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا یاد نہ رہا یا نیت باندھتے وقت کندھوں تک ہاتھ نہیں اٹھائے، یا اخیر رکعت میں درود شریف یا دعا نہیں پڑھی یوں ہی سلام پھیر دیا، تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب نہیں، (یہ تمام مسائل عالمگیری، شامی، طحطاوی اور درمختار سے لئے گئے ہیں)

تنبیہ: یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ واجب کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، اگر کسی امام سے ترکِ واجب نہ ہوا ہو اور وہ کسی شبہ کی بنا پر سجدۂ سہو کرے تو یہ سجدہ لغو ہوا جس کی وجہ سے سلام میں تاخیر ہوئی، ایسی صورت میں اگر کوئی مسبوق جماعت میں ہو تو وہ امام کا تابع ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا جس کی وجہ سے اس کے قیام میں تاخیر ہوگی، اس تاخیر کا گناہ امام پر ہوگا، لہٰذا ائمہ حضرات اِن مسائل کو ذہن میں رکھیں جن سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے،

مکمّل نماز

مع ترجمہ اور ترکیب

جس وقت کی نماز پڑھے پہلے اس کی نیت کرے، قبلہ کی طرف مُنہ کرکے کھڑا ہو، اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ناف کے نیچے باندھ لے، سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھے، اِدھر اُدھر نہ دیکھے، نیت باندھکر ثناء پڑھے:۔

ثناء	سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
	اے اللہ! آپ کی ذات پاک ہے اور آپ ہی کی تعریف ہے
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ	
اور آپ کا نام بہت برکت والا ہے اور بلند ہے بزرگی آپ کی اور نہیں کوئی	
غَيْرُكَ ۝	
معبود آپ کے سوا	
تعوّذ	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○
	میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہے ہر ہر عالم کا ،

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣

جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ، جو مالک ہے روزِ جزا کا ،

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا

(اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں (یا اللہ)

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا ، راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام

عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

فرمایا ہے ، نہ ان پر آپ کا غضب ہوا ، نہ وہ گمراہ ہوئے ۔ آمین

سورۂ کافرون

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١

آپ کہہ دیجئے اے کافرو !

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

نہ میں تمہارے معبودوں کی پوجا کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود (خدا) کی پوجا کرتے ہو اور نہ میں تمہارے

مَآ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ

معبودوں کی پوجا کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پوجا کرو گے ، اور نہ

أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ

تم اُس کی پوجا کرو گے جسکو میں پوجتا ہوں تم کو تمہارا بدلہ ملے گا

وَلِيَ دِينِ ۝

اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا

سُورَةُ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اللّٰهُ

آپ کہدیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے اللہ

الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ

بے نیاز ہے اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی

لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

اس کے برابر کا ہے

سُورَةُ فلق

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝

آپ کہدیجئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا

تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات

وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝

آجائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

سُوۡرَةُ النَّاسِ	قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾
	آپ کہدیجئے کہ میں آدمیوں کے مالک
مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ	
آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں، وسوسہ ڈالنے والے	
الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ	
پیچھے ہٹ جانیوالے کے شر سے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ	
فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝	
ڈالتا ہے، خواہ جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے،	

ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم سورۂ فاتحہ اور یہ چاروں سورتیں یاد کرلے، کیونکہ نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنی پڑتی ہے، اور تمام فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ ملانی پڑتی ہے، اس کے بعد رکوع کیا جاتا ہے، اور سنتوں کی اگر چار رکعتیں ہیں تو چاروں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانی پڑتی ہے،

رکوع کی تسبیح

رکوع میں تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھے:-

سُبۡحَانَ رَبِّىَ الۡعَظِيۡمِ ۝	
پاک ہے میرا رب جو بڑا اور بزرگ ہے	

رکوع سے اٹھتے وقت پڑھے،	سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ۵
	اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی،
رکوع سے سیدھا کھڑا ہونے کے بعد کہے،	رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۵
	اے ہمارے پروردگار سب خوبیاں آپ ہی کیلئے ہیں

سجدہ کی تسبیح،

سجدہ میں تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھے؛

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى	
پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے برتر ہے	

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

یا اللہ مجھ کو بخشدیجئے اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھ کو ہدایت دیجئے اور عافیت سے مجھ کو

رکھئے اور مجھ کو روزی دیجئے	

یا صرف رَبِّ اغْفِرْلِيْ پڑھ لے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح پڑھنا ثابت ہے،

---

۵ یہ کلمے فرض، نفل سب میں پڑھ سکتا ہے، مگر امام بوجہ مقتدیوں کی تکلیف کے نہ کہے (فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل)

تشہد یا التحیات	اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ
	تمام زبانی عبادتیں اور تمام بدنی عبادتیں اور
وَالطَّيِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ	
تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام ہو تم پر اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)	
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا	
اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر	
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ	
اور اللہ کے نیک بندوں پر، گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ	
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ	
کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)	
	وَرَسُوْلُهٗ ط
	اللہ کے بندے اور رسول ہیں
درود شریف	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
	اے اللہ رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ	
اور ان کی آل پر جیسا کہ رحمت نازل فرمائی آپ نے ابراہیم (علیہ السلام)	
وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○	
پر اور ان کی آل پر، بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے	

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

جیسے کہ برکت نازل فرمائی آپ نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے

درود شریف کے بعد کی دعائیں

درود شریف کے بعد ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لے

① اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ

اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان

نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

پر بہت ظلم کیا ہے اور آپ کے سوا کوئی گناہوں کو

اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ

بخش نہیں سکتا پس آپ اپنی نظرِ کرم سے بخشش فرما دیں

وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

بے شک آپ بخشنے والے اور بہت ہی رحم فرمانیوالے ہیں،

② رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ

اے میرے رب مجھ کو بھی نماز کا اہتمام رکھنے والا رکھئے اور میری اولاد میں سے بھی

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اے ہمارے رب اور میری دعا قبول کیجئے، اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

کی بھی اور کل مؤمنین کی بھی حساب کتاب کے دن

④ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

یا اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں،

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُ

اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور مسیح

بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ

دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور حیات وممات

بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ط اَللّٰھُمَّ

کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، خدایا!

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ○

میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

ان دعاؤں سے فراغت کے بعد دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے یہ الفاظ کہے:۔

سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

نماز کے بعد کی دعائیں

① اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝ ② اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ③ یہ دعا بھی مسنون ہے، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ، (بخاری، مسلم)

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں،

وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ

اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تیرے ہی اوپر

عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ

بھروسہ کرتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں

وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ

اور ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کردیں گے اور چھوڑ دیں گے اس شخص کو جو

اَللّٰھُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ

تیری نافرمانی کریگا اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیری لئے نماز پڑھتے اور سجدہ

وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ

کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار

وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ

ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا عذاب کافروں کو

مُلْحِقٌ ○	
پہنچنے والا ہے	

نیت باندھنے کا طریقہ تکبیر تحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر فوراً ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے اور بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنے ہاتھ کی ہتھیلی رکھے اور چھنگلیا اور انگوٹھے سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لے اور باقی تین انگلیاں ہاتھ کی کلائی پر بچھا دے، اور ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے، اور اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ رکھے، اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ کر خاموش رہے

رکوع کرنے کا طریقہ رکوع میں سر، سرین، کمر برابر رہیں، برابر بھی ایسے کہ اگر کمر پر پانی کا پیالہ بھر کر رکھ دیا جائے تو پانی نہ گرے، دونوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں، اور گھٹنے دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لے، رکوع کی حالت میں اپنی نگاہ پاؤں کے انگوٹھوں پر رکھے،

سجدہ کرنے کا طریقہ سجدہ میں زمین پر گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر پیشانی، چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رہے، ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں، اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں، اور نگاہ ناک کی طرف رہے،

مسئلہ:۔ سجدہ ادا ہونے کی یہ بھی شرط ہے کہ ایسی چیز پر سجدہ کرے جو سخت ہو اور اس پر پیشانی جم جائے، ایسی چیز نہ ہو کہ پیشانی رکھتے ہی نیچے دبتی چلی جائے (جیسے روئی کا گدا یا ایسی ہی کوئی اور نرم چیز)۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ:۔ صرف ناک زمین پر رکھنے سے سجدہ ادا نہیں ہوتا، مگر شرعی مجبوری ہو تو ادا ہو جائے گا (مراقی الفلاح)

قعدہ کرنے کا طریقہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھے، اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے، دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھ لے، اور ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں کے برابر رکھ لے، اگر اخیر رکعت ہو تو تشہد اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دے، تشہد پڑھتے وقت جب اشہد پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو آپس میں ملا کر حلقہ بنا لے، اور چھنگلیا اور

اس کے پاس والی انگلی کو بند کرلے، اور کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرے، لَآ اِلٰہَ پر انگلی اٹھائے اور اِلَّا اللّٰہُ پر گرادے، اور سلام پھیرنے تک حلقہ باندھے رکھے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قعدہ میں بیٹھتے تھے تو سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران پر رکھتے تھے، اور جب تشہد پڑھنا شروع کرتے تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ فرماتے اور انگوٹھا بیچ کی انگلی سے ملا کر حلقہ بنا لیتے تھے (مسلم)

نمازوں کے بعد پڑھنے کے وظائف

جن فرض نمازوں کے بعد سنتیں نہ ہوں تو فرضوں کے بعد ورنہ سنتوں کے بعد یہ دعائیں پڑھنا مستحب ہے؛

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، ——— تین مرتبہ
اٰیَۃَ الْکُرْسِیْ ——— ایک مرتبہ
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ——— ایک مرتبہ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ——— ایک مرتبہ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ——— ایک مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ
۳۳ مرتبہ	۳۳ مرتبہ	۳۳ مرتبہ

اس کے بعد تسبیح کی تعداد پوری کرنے کے لئے کلمۂ توحید ایک مرتبہ پڑھے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (مسلم)

حدیث شریف میں ہے جو شخص یہ کلمے پڑھے گا، اس کی تمام خطائیں معاف کردی جائیں گی، اگرچہ وہ خطائیں سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں، (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

بعض حدیثوں میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ ہے، اس صورت میں کلمۂ توحید شامل کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ تسبیح کا عدد بغیر کلمہ کے پورا ہوجاتا ہے،

نماز فجر و مغرب کے بعد کے وظیفے

① اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ (ابوداؤد، نسائی)

یہ کلمے سات مرتبہ پڑھے،

② بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

"میں صبح شام اس اللہ کا نام لیتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے"

یہ دعا تین مرتبہ پڑھے،

نماز وتر کے بعد کی دعا

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (ابوداؤد، نسائی) تین مرتبہ پڑھے، اور تیسری مرتبہ ذرا اونچی آواز سے پڑھے، اور قُدُّوْسٌ کے واؤ پر مد کرے، یعنی کھینچ کر پڑھے،

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے

الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ

سب کا سنبھالنے والا، نہ اسکو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند، اسی کا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ایسا کون شخص ہے جو

ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ

اس کے پاس سفارش کرسکے اس کی اجازت کے بغیر وہ جانتا ہے

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا

ان کے سامنے حاضر و غائب حالات کو اور وہ سب احاط

يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

نہیں کرسکتے کسی چیز کا اس کی معلومات میں سے مگر جتنا وہی چاہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے،

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی اور وہ عالی شان عظمت والا ہے،

ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنی چاہیئے،

مرد اور عورت کی نماز میں فرق،

مرد کیسے نماز پڑھے

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھا کر نیت باندھے،
(۲) تکبیر تحریمہ کے بعد ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے،
(۳) چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی پر بچھا لے،
(۴) رکوع میں اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائیں،
(۵) رکوع میں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھ لے،
(۶) رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھے،
(۷) سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے علیحدہ رکھے،
(۸) سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھے،
(۹) دونوں پاؤں سجدے میں انگلیوں کے بل کھڑے رکھے اور انگلیوں کے سرے قبلہ رو رہیں،
(۱۰) بیٹھنے کی حالت میں بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھ جائے، اور داہنا پاؤں انگلیوں کے بل کھڑا رکھے، (فتاویٰ عزیزی، : بہشتی گوہر)

عورت کیسے نماز پڑھے؟

(۱) کپڑے سے بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک ہاتھ اٹھاکر نیت باندھ لے،

(۲) دونوں ہاتھ سینہ پر باندھے، مردوں کی طرح ناف کے نیچے نہ باندھے،

(۳) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھے، نہ حلقہ بنائے نہ مردوں کی طرح کلائی پکڑے،

(۴) رکوع میں اتنی جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملاکر رکھے، ایسے ہی کہنیاں پہلو سے ملی ہوئی رہیں،

(۵) سجدے میں پیٹ، ران، بازو، بغل، ان سب کو ملا ہوا رکھے، مردوں کی طرح علیحدہ علیحدہ نہ رکھے، اور کہنیاں سجدے کی حالت میں زمین پر بچھالے،

(۶) سجدے میں دونوں پاؤں بچھالے، اور بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھ جائے،

(۷) کسی وقت بھی بلند آواز سے قرأت نہ کرے، بلکہ اس کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیے،

(فتاویٰ عزیزی ، :: بہشتی گوہر)

نمازِ جمعہ کا بیان

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۂ جمعہ پارہ ۲۸)

ترجمہ:۔ "اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز (جمعہ) کے لئے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد کی طرف چل پڑا کرو، اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو، یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو"

اس آیتِ کریمہ میں نمازِ جمعہ اور اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے، احادیث میں جمعہ ترک کرنے والے کے متعلق بہت ہی سخت وعید آئی ہے،

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نمازِ جمعہ کے ترک سے باز رہیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دیگا، پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے (مسلم)

ایسے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے

سستی سے ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے (ترمذی)

مسلمان بھائی کیا اتنی سخت وعید سن کر بھی جمعہ کا اہتمام نہیں کریں گے، جمعہ کی نماز فرض عین ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے، لہذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ نماز جمعہ کا اہتمام رکھے،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے جامع مسجد کے دروازہ پر (یعنی جہاں جمعہ ہوتا ہے) کھڑے ہو جاتے ہیں، اور سب سے پہلے جو شخص (نمازِ جمعہ کے لئے) آتا ہے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو، اس کے بعد جو آتا ہے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے گائے کی قربانی کرنے میں، پھر جو آتا ہے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا اللہ کی راہ میں مرغ ذبح کرنے والے کو، پھر جیسے کسی کو اللہ کی راہ میں انڈا دیا جائے، جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ دفتر بند کر کے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں (بخاری مسلم)

اس حدیث شریف کی روشنی میں ثواب حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے

فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ: "یعنی دوڑو اللہ کی طرف"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے، کیونکہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی

پیدائش ہوئی، اور اسی دن وہ جنت میں داخل کیئے گئے، اور اسی دن وہ جنت سے باہر لائے گئے، اور قیامت بھی اُسی دن آئے گی (مسلم شریف)

ایک اور مشہور حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی آتی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو ضرور قبول ہو (صحیحین)

جمعہ کے دن ساعتِ قبولیت کس وقت ہوتی ہے

اس کے متعلق بہت سے اقوال ہیں، مگر ان میں سے دو قول زیادہ قابلِ اعتماد اور قوی ہیں

ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ شروع ہونے سے لیکر نماز ختم ہونے تک ہے،

دوسرا یہ کہ وہ ساعت عصر کی نماز کے بعد سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہے

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جمعہ کے دن اپنی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو ان کو خبر کر دے تاکہ وہ اس وقت ذکر اللہ اور دعا میں مشغول ہو جائیں،

الغرض یہ کہ جمعہ کی بہت ہی فضیلت ہے جس کی طرف سے ہم مسلمان بہت ہی غافل ہیں، کوئی تو نماز پڑھنے کے لئے خطبہ کی اذان کے وقت آتا ہے، کوئی ایسے وقت آتا ہے کہ خطبہ ہو کر جماعت کھڑی ہو رہی ہو،

اگلے زمانہ میں لوگ جمعہ کا اتنا اہتمام کیا کرتے تھے کہ صبح کے وقت اور فجر کی نماز کے بعد راستے اور گلیاں (جمعہ کی نماز کے لئے جانے والوں سے) بھری نظر آتی تھیں، اور صبح سویرے لوگ جامع مسجد

جایا کرتے تھے، رفتہ رفتہ یہ ذوق و شوق جاتا رہا، اور ہم لوگوں کے دلوں میں سے شعائر اسلام کی محبت کم ہونے لگی،

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو جمعہ کے دن نماز پڑھنا ضروری ہے (مختصراً ماخوذ از مشکوٰۃ شریف)

خطبہ کے احکام جب جمعہ کی نماز کا وقت ہو جائے تو امام کو چاہیے کہ نماز سے پہلے منبر پر بیٹھے، اور اس کے سامنے مؤذن کھڑا ہو کر اذان کہے، جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے، پہلا خطبہ پڑھ کر اتنی دیر بیٹھ جائے جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکے، پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے، خطبہ ختم کرنے کے بعد منبر سے اتر کر نماز پڑھانے کے لئے مصلّے پر کھڑا ہو جائے اور مؤذن تکبیر کہے،

خطبہ کے وقت ناجائز کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خطبہ کے وقت بات چیت کرتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے بوجھ اٹھانے والا گدھا (مشکوٰۃ شریف)

جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو جائے اس وقت سے خطبہ ختم ہونے تک کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں باتیں کرنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار ص ۱۱۳ ج ۱)

خطبہ سننا تمام حاضرین پر واجب ہے، جمعہ کا ہو یا عیدین کا، خواہ آواز آئے یا نہ آئے، اور کوئی ایسا کام کرنا جو خطبہ سننے میں رکاوٹ ڈالے مکروہ تحریمی ہے، اور کھانا پینا، بات چیت کرنا، چلنا پھرنا، سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، تسبیح پڑھنا یا کسی کو مسئلہ بتانا (سوائے امام کے) جیسا نماز کی حالت میں منع ہے، ایسے ہی خطبہ میں بھی منع ہے،

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت امام یا مقتدی کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ بغیر ہاتھ اٹھائے دل میں دعا مانگ سکتا ہے، زبان سے نہیں (شامی، ج ۱ ص ۵۵۴)

خطبہ کے اندر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو سننے والے حضرات دل میں (بغیر زبان ہلائے) درود شریف پڑھ سکتے ہیں (درمختار، ج ۱ ص ۱۱۳)

اگر سنت پڑھتے پڑھتے خطبہ شروع ہو جائے تو ان کو پورا کر کے سلام پھیرے، اور اگر نفل نماز پڑھ رہا ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے (بحر الرائق، ج ۲، ص ۱۵۵)

جمعہ کے ضروری مسائل

① جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جانے میں ایک روزہ رکھنے کے برابر ثواب ملتا ہے (ترمذی شریف)

(۲) جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کا بہت ثواب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن جو شخص سورۂ کہف پڑھے گا اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو کہ قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا، اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک جتنے گناہ (صغیرہ) اس سے ہوئے ہیں وہ سب معاف ہو جائیں گے،

(۳) جمعہ کے دن حجامت بنوانا، ناخن کتروانا، لبیں کٹوانا، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرنا مسنون ہے، ناف اور بغل کے بال چالیس دن کے اندر اندر صاف کر لینا چاہئے،

(۴) جمعہ کے دن غسل کرنا اور اچھے کپڑے پہننا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، سویرے مسجد میں جانا (جمعہ کی نماز کے لئے) مسنون ہے،

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں الٓمٓ تنزیل (سورۂ سجدہ) اور دوسری رکعت میں ہَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ (سورۂ دہر) پڑھا کرتے تھے (بخاری و مسلم)

لہٰذا ائمہ حضرات کبھی کبھی ان سورتوں کو ضرور پڑھ لیا کریں تاکہ یہ سنت متروک نہ ہو جائے، اور مسلمان واقف رہیں کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے،

نعمان بن بشیر صحابیؓ کہتے ہیں کہ عیدین اور جمعہ کی نماز میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الَّذِي اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے، اور اگر کبھی جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑ جاتے تب بھی آپ یہی سورتیں پڑھتے تھے (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُردہ سنّت کو زندہ کرنے کی ضرورت

مسجد میں اگر بتّی، لوبان، عود وغیرہ کی دھونی دینا سنّت ہے، صحابۂ کرامؓ کا ہمیشہ یہ دستور رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن مساجد کو خوشبو کی دھونی دیا کرو، چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو مسجد میں دھونی دیتے تھے، افسوس اب یہ سنت بالکل چھوٹ گئی ہے، اور جو شخص بھی اس کو زندہ کرے گا جب تک لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا، اور سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا، جمعہ کے فرضوں سے پہلے چار رکعت سنتیں پڑھنا سنّت مؤکدہ ہے (آدابُ المساجد)

جمعہ کی فرض نماز کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص نمازِ جمعہ

کے بعد نماز (سنتیں) پڑھے تو اس کو چاہیئے کہ چار رکعتیں پڑھے،
حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں آتا ہے کہ آپ جمعہ کے بعد گھر میں تشریف لے جاتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے،
لہٰذا بہتر صورت یہ ہے کہ نمازِ جمعہ کے بعد پہلے چار پھر دو سنتیں پڑھے، اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے، بہت سے حضرات جمعہ کی نماز کے بعد احتیاط الظہر پڑھتے ہیں، اس کی کوئی حقیقت نہیں، چنانچہ صاحبِ درمختار، بحرالرائق کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ احتیاط الظہر کوئی چیز نہیں،

جمعہ کے دن لوگوں کی گردن پھلانگتے ہوئے نماز کو آنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے گا وہ جہنم کا پل بنایا جائے گا (ترمذی)
ہم لوگوں کی یہ عادت ہے کہ کتنے بعد میں ہیں اور جگہ گھیر لینا چاہتے ہیں، جس کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہیں، اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے،

ضروری مسئلہ: جمعہ کی پہلی اذان کی آواز سن کر تمام کاروبار چھوڑ کر نمازِ جمعہ کے لئے مسجد جانا واجب ہے، خرید و فروخت یا کسی کام میں مشغول ہونا منع ہے، (درمختار)

فتویٰ

مفتی اعظم حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب

نوّر اللہ مرقدہٗ

ایک مرتبہ میں نے حضرت مفتی صاحبؒ سے دریافت کیا تھا:۔

سوال:۔ کہ جمعہ کے فرضوں کے بعد لوگ چار سنتیں بھی پڑھتے ہیں، دو بھی پڑھتے ہیں، اور بعض چار بھی پڑھتے ہیں اور دو بھی (یعنی چھ رکعت) پڑھتے ہیں، اصل مسئلہ کس طرح ہے؟

جواب:۔ جمعہ کے فرضوں کے بعد چار سنتیں پڑھی جائیں یا دو پڑھی جائیں یا چھ پڑھی جائیں، یہ سب جائز ہیں، چھ پڑھنا افضل ہے، کہ اس میں چار اور دو کے دونوں قولوں کو جمع کر لیا گیا ہے،

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

دہلی

تراویح کا بیان

ماہ رمضان المبارک میں تراویح کی نماز ہر عاقل، بالغ، مسلمان، عورت اور مرد کے لئے سنت مؤکدہ ہے، اور مردوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت علی الکفایہ ہے،

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین رات تراویح کی نماز جماعت سے پڑھائی ہے، اس کے بعد آپؐ نے پھر جماعت سے اس لئے نہیں پڑھائی کہ کبھی پنج وقتہ نمازوں کی طرح یہ نماز بھی میری امت پر فرض ہو جائے،

لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت ۱۴ھ میں تراویح کو جماعت کے ساتھ لازم قرار دے دیا، اور لوگوں کو حکم دیا کہ ابی بن کعب انصاریؓ کے پیچھے مل کر نماز تراویح ادا کریں،

ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ:-

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ یَصُوْمُوْنَ	حضرت عمر بن الخطابؓ نے مجھے حکم دیا کہ میں رمضان کی راتوں میں لوگوں کو تراویح پڑھاؤں، اور فرمایا کہ عامۃ الناس جو دن کو

النَّهَارَ وَلَا يُحْسِنُوْنَ	روزہ دار ہوتے ہیں وہ رات کو
اَنْ يَّقْرَءُوْا فَلَوْ قَرَأْتَ	(بوجہ تکان کے) اچھی طرح قرآن
عَلَيْهِمْ بِاللَّيْلِ فَقَالَ	پڑھنے سے قاصر ہیں، اس لئے کیا
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ	خوب ہو کہ رات کے وقت تم انھیں
هٰذَا شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ	سنا دیا کرو، میں نے (ابی ابن کعبؓ نے)
فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ وَلٰكِنَّهُ	کہا امیر المؤمنین! یہ کام (تراویح
حَسَنٌ فَصَلّٰى بِهِمْ عِشْرِيْنَ	کی جماعت کا اہتمام) پہلے سے ہوتا
رَكْعَةً ، (کنز العمال، ج ۴ ص ۲۸۴)	نہیں آرہا، حضرت عمر فاروقؓ

نے فرمایا مجھے معلوم ہے، لیکن یہ کام پسندیدہ ہے، اس کے بعد ابی بن کعبؓ لوگوں کو بیس ۲۰ رکعت پڑھانے لگے۔"

ابی ابن کعبؓ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ عمر فاروقؓ کے زمانۂ خلافت سے تراویح کی جماعت اہتمام کے ساتھ ہونے لگی، اور بیس ۲۰ رکعت ہوتی تھیں، اس جماعت میں صحابۂ کرام (جن میں انصاری اور مہاجرین) بھی ہوتے تھے، تو گویا صحابۂ کرامؓ کا تراویح کی بیس ۲۰ رکعت پر اتفاق ہو گیا،

حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کا بھی اپنے زمانۂ خلافت میں بیس ۲۰ تراویح کا معمول رہا، لہٰذا رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس ۲۰ رکعت تراویح باجماعت ادا

کرنا مسنون ہے، کیونکہ خلفائے راشدینؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ کا اس پر عمل رہا ہے،

نیز امام نوویؒ شارح صحیح مسلم، حافظ ابن تیمیہؒ، قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، علامہ شامیؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد ابن حنبلؒ وغیرہ حضرات کا یہی معمول اور مسلک ہے،

علامہ شامیؒ درمختار کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

اَلتَّرَاوِيْحُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ لِمُوَاظَبَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اِجْمَاعًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً، وَهُوَ قَوْلُ الْجُمْهُوْرِ وَعَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ شَرْقًا وَّ غَرْبًا (ردالمحتار، ج ۱ ص ۵۱۱)

"یعنی تراویح کی نماز بالاجماع سنت مؤکدہ ہے، کیونکہ اس پر خلفائے راشدینؓ نے مواظبت فرمائی، اس کا وقت نمازِ عشاء کے بعد ہے اور اس کی بیس رکعتیں ہیں، یہی جمہور علماء کا قول ہے، اور اسی پر مشرق و مغرب کے مسلمانوں کا عمل ہے"

چنانچہ آج تک حرمین شریفین (مکہ معظمہ، مدینہ منورہ) میں تراویح کی بیس ہی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ ہم اس کتاب میں اس سے زیادہ تفصیل سے نہیں لکھ سکتے، کیونکہ کتاب طویل ہو جائیگی، اگر زیادہ تفصیل دیکھنی ہو تو مصابیح التراویح مؤلفہ مولانا

محمد قاسم صاحب نانوتویؒ، راہِ نجیح، مؤلفہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ، رکعاتِ تراویح، مؤلفہ مولانا ابوالقاسم دلاوریؒ ملاحظہ فرمائیں،

تراویح کا طریقہ

یہ ہے کہ عشاء کی نماز (فرض اور سنتوں) کے بعد بیس رکعت جماعت سے دس سلاموں کے ساتھ اس طرح پڑھیں کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے رہیں، اور چار رکعت کے بعد سلام پھیر کر بیٹھے بیٹھے درود شریف یا اور کوئی ذکر کرتے رہیں،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا کیا تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کر سکتا؟ صحابہؓ نے جواب دیا، یا رسول اللہ ﷺ ایسا کون کر سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کر سکتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے آپؐ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ ایک مرتبہ پڑھنا اُحد پہاڑ سے بہت بڑھ کر ہے (اسی طرح) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا ثواب میں اُحد پہاڑ سے بہت بڑھ کر ہے (اسی طرح) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا ثواب بھی اُحد پہاڑ سے بہت زیادہ ہے (حصنِ حصین)

یا یہ تسبیح پڑھیں:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ	"پاک ہے زمین و آسمان کی بادشاہی

وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُهٗ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ (شامی)

والا، پاک ہے عزت اور بزرگی اور قدرت اور بڑائی اور دبدبہ والا، پاک ہے بادشاہ زندہ ہمیشہ رہنے والا جو نہ سوتا ہے اور نہ مرے گا، بہت پاک مقدس ہے، ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، اور جنت کے طلب گار ہیں، اور عذاب دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔"

تراویح کے ضروری مسائل

مسئلہ ۱: پورے رمضان میں تراویح میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۲: تراویح میں خلافِ شرع کاموں سے بچنا ضروری ہے، مثلاً اتنی جلدی پڑھنا کہ حرف کٹنے لگیں، اور سمجھ میں کچھ نہ آئے، تراویح جلد ختم کرنے اور لوگوں کی نماز میں تعداد

بڑھانے کے لئے اعوذ باللہ، بسم اللہ اور قعدہ میں درود شریف پڑھنا چھوڑ دے، رکوع و سجود سنت کے موافق نہ کرے، اس قسم کی باتوں سے تراویح کا ثواب ملنا تو درکنار بلکہ اور عذاب کا اندیشہ ہے (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۳: جو شخص کھڑے ہو کر تراویح پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کو بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے (درمختار)

مسئلہ ۴ اجرت دے کر قرآن مجید سننا جائز نہیں، لینے اور دینے والے دونوں ثواب سے محروم رہیں گے (درمختار)

مسئلہ ۵ اگر بھولے سے تراویح کی چار رکعت ایک سلام سے پڑھ لیں اور دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا، اگر تیسری رکعت کے سجدہ تک یاد آجائے تو قعدہ میں بیٹھ کر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے، سجدۂ سہو کر لینے سے دونوں رکعتیں صحیح ہو جائینگی (عالمگیری)

مسئلہ ۶ اگر امام دوسری رکعت کا قعدہ کر کے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور چار رکعت پوری کر لیں، تو یہ چاروں رکعت ہو گئیں (عالمگیری)

مسئلہ ۷ اگر نیت دو رکعت کی باندھی اور بھولے سے چار رکعت پڑھ لی اور بیچ میں قعدہ نہیں کیا، تو یہ دو رکعتیں شمار ہوں گی، لہذا بعد کی دو رکعتوں میں جو قرآن مجید پڑھا تھا وہ پھر لوٹایا جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ: قرآن مجید پورا ختم کر لینے اور سن لینے کے بعد بھی رمضان کی باقی راتوں میں تراویح نہ چھوڑی جائے، اور سورۃ تراویح پڑھتا رہے، کیونکہ رمضان کے پورے مہینہ میں تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے (شامی)

مسئلہ: تراویح کی نماز مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی سنت مؤکدہ ہے، عورتوں کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں تراویح پڑھیں (درمختار)

مسئلہ: عورتوں کی جماعت مکروہ ہے خواہ ان کی امام عورت ہی ہو، جماعت خواہ تراویح کی ہو یا غیر تراویح کی (درمختار)

مسئلہ: آدمی بیٹھا رہے اور جب امام رکوع میں جائے تو جلدی سے نیت باندھ کر شامل ہو جائے یہ مکروہ ہے (درمختار)

مسئلہ: سارے قرآن میں کسی سورۃ کے شروع میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز سے ضرور پڑھے، باقی سورتوں کے شروع میں آہستہ پڑھے، یہ ضروری نہیں کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہ پر ہی بِسْمِ اللّٰہ زور سے پڑھی جائے (درمختار)

مسئلہ: تراویح میں تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھنا خلافِ سنت ہے، کیونکہ اس طرح پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اور تابعینِ عظامؒ و ائمہ مجتہدینؒ سے ثابت نہیں،

بلکہ اگر کوئی شخص اس کو ضروری اور سنت سمجھ کر پڑھے تو بعض علماء نے اس کو بدعت اور مکروہ لکھا ہے، اسی لئے امام احمد بن حنبلؒ نے تراویح میں تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کو منع کیا ہے،
(فتاویٰ رشیدیہ، تزکیۃ الصیام)

مسئلہ ۱۴؛ کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ عشاء کی نماز ہو چکی، تو اس کو چاہئے کہ پہلے علیحدہ عشاء کی نماز پڑھ لے، اس کے بعد تراویح میں شریک ہو، اور اپنی چھوٹی ہوئی تراویح وتروں کے بعد پڑھ لے، یا چار رکعت کے بعد ترویحہ میں بیٹھنے کے وقت پڑھ لے، (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵؛ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے نہیں پڑھی، وہ وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے (صغیری، فتاویٰ رشیدیہ)

مسئلہ ۱۶؛ تراویح کی اگر کچھ رکعتیں کسی غلطی کی وجہ سے فاسد ہو جائیں تو ان رکعتوں میں جو قرآن پڑھا ہے وہ دوبارہ پڑھے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷؛ جب کوئی لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو شرعاً وہ بالغ ہو گیا اس کے پیچھے فرض نماز اور تراویح دونوں درست ہیں، اگرچہ اس عمر میں اس کے اندر بلوغ کی کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہوئی ہو اور ڈاڑھی بھی نہ نکلی ہو، (درمختار)

نمازِ عیدین کا بیان

رمضان شریف کے روزوں کے بعد جو عید آتی ہے اس کو عید الفطر کہتے ہیں، اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو جو عید آتی ہے اس کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں، ان دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے، جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے ان پر عید کی نماز واجب ہے،

جمعہ اور عیدین کی نماز میں چند فرق ہیں: (۱) جمعہ کی نماز میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے، اور عیدین میں نماز کے بعد، (۲) جمعہ کے خطبہ سے پہلے اذان ہوتی ہے اور عیدین کے خطبوں میں نہیں ہوتی، (۳) جمعہ کی نماز کے لئے تکبیر ہوتی ہے عیدین کی نمازوں کیلئے نہیں ہوتی، باقی جو باتیں جمعہ کے خطبہ کے وقت ناجائز ہیں وہ عیدین کے خطبوں میں بھی ناجائز ہیں،

عیدین کے دن سنت باتیں

① صبح سویرے اٹھنا، ② غسل کرنا ③ مسواک کرنا ④ اپنے پاس جو اچھا لباس ہو وہ پہننا ⑤ خوشبو لگانا ⑥ عید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز کھانا ⑦ نماز عید الفطر سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دینا ⑧ عیدگاہ (یعنی اپنے شہر میں جہاں عید کی نماز کے لئے بڑا مجمع ہوتا ہو) میں نماز

پڑھنا ⑨ عیدگاہ صبح سویرے سے جانا ⑩ نماز پڑھنے پیدل جانا، ⑪ ایک راستہ سے نماز پڑھنے جانا دوسرے سے واپس آنا، ⑫ عید کی نماز سے پہلے گھر یا مسجد میں نفل نماز نہ پڑھنا ⑬ راستہ میں آہستہ تکبیر پڑھتے ہوئے آنا جانا (بحرالرائق، درمختار)

صدقۂ فطر کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رمضان کے روزے ختم ہونے کی خوشی میں شکریہ کے طور پر صدقۂ فطر مقرر فرمایا ہے، صدقۂ فطر ہر مسلمان صاحبِ نصاب پر واجب ہے، جو نصاب زکوٰۃ کا ہے وہی اس کا ہے، فرق دونوں میں یہ ہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے تو چاندی، سونا، یا مالِ تجارت ہونا اور اس پر ایک سال گذرنا شرط ہے، اور صدقۂ فطر کے وجوب کے لئے اتنا کافی ہے کہ ضروری سامان کے علاوہ کسی شخص کے پاس اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے، اس پر سال گذرنا شرط نہیں،

اگر عید کے دن صبح صادق سے پہلے کسی کے پاس اتنا مال ہو جائے تو اس پر بھی صدقۂ فطر ادا کرنا ضروری ہے، مستحب اور ثواب کی بات یہ ہے کہ عید کی نماز پڑھنے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دے،

صدقۂ فطر کی مقدار

عموماً صدقۂ فطر کی مقدار مختلف بیان کی جاتی ہے، مگر صحیح بات یہ ہے کہ پونے دو سیر گیہوں (جبکہ اسّی تولہ کا سیر ہو) یا اس کی قیمت ادا کرنے سے صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا (فتاویٰ دار العلوم ج ۶)

گیہوں کے نرخ چونکہ کم و بیش ہوتے رہتے ہیں، اس لئے صدقۂ فطر ادا کرنے سے پہلے بازار میں معلوم کر لینا چاہئے،

صدقۂ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہوں، تفصیلی مسائل کے لئے ہماری کتاب "تحفۃ الصیام" ملاحظہ فرمائیں،

عید الاضحیٰ کے احکام و مسائل

① نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، ② تکبیرات تشریق راستہ میں ذرا بلند آواز سے پڑھتے ہوئے جانا ③ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد سے تیرہ ذی الحجہ کی نمازِ عصر کے بعد تک (کل تیئیس ۲۳ نمازوں میں) تکبیر تشریق ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ پڑھنی واجب ہے (مراقی الفلاح)

تکبیر تشریق یہ ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

قربانی کے فضائل

قربانی کی حدیثوں میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، صحابۂ کرام رضؓ نے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم سے دریافت کیا مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِیُّ "یہ قربانیاں کیا ہیں؟" (یعنی کس لئے کی جاتی ہیں) تو آپ نے ارشاد فرمایا سُنَّةُ اَبِیْکُمْ اِبْرٰهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ "کہ یہ قربانیاں تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے (احمد، ابن ماجہ)

ایک حدیث میں ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کو (قربانی کا) خون بہانے سے زیادہ اور کوئی نیک کام (فرائض کے علاوہ) محبوب نہیں، اور قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے سینگ، کھروں کے ساتھ آئے گا، اسی حدیث میں ہے کہ قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے وہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے، اور قربانی کے جانور کے جتنے بال ہوتے ہیں اس کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے،

اللہ اکبر! اندازہ کیجئے کہ ایک جانور کے کتنے بال ہوتے ہیں جن کا شمار کرنا انسان کے بس کی بات نہیں، یعنی بے اندازہ اور شمار سے باہر ہوتے ہیں، اسی سے قربانی کے ثواب کا اندازہ کر لیں،

اس فضیلت کو دیکھتے ہوئے تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ قربانی کر کے ثواب کی بے انتہا دولت سے مالا مال ہونے کی کوشش کرے، لیکن اس زمانہ میں بہت سے ایسے بھی نام کے مسلمان ہیں

جو خود بھی قربانی نہیں کرتے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی بہکانے کی کوشش کرتے ہیں، اور طرح طرح کے حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں،

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ وَجَدَ سَعَةً لِاَنْ يُضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَحْضُرْ مُصَلَّانَا ط (ابن ماجہ وغیرہ)	"یعنی جس شخص میں قربانی کرنے کی وسعت ہو (یعنی قربانی اس پر واجب ہے) پھر بھی قربانی نہیں کی تو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے، (یعنی مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو کر نماز بھی نہ پڑھے)"

مسلمان بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ناراضگی کا اندازہ کریں اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ باوجود وسعت کے قربانی نہ کرنا کیا اسلامی کام ہے؟

اس لئے اگر خدا نے فراخی دی ہے تو عید الاضحیٰ کی نماز سے فارغ ہو کر خوب فربہ قربانی کرے، حدیث میں ہے:

سَمِّنُوْا ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ ط (مشکوٰۃ)	"اپنی قربانی کے جانور موٹے ذبح کیا کرو، کیونکہ پل صراط پر یہ جانور تمہاری سواریاں بنیں گے"

ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے قربانی خوشی کے

ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے کی وہ قربانی اس کے واسطے ...
(دوزخ کی) آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہوگی (طبرانی)

قربانی کے مسائل

مسئلہ ۱: عیدالاضحیٰ کی نماز سے فارغ ہو کر خدا نے جس کو وسعت دی ہو فوراً قربانی کرے اور اسی قربانی کا پہلے گوشت کھائے،

مسئلہ ۲: قربانی کے تین دن ہیں، دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ، بارہ تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے قربانی کرنا درست ہے، دس تاریخ کو قربانی کا ثواب زیادہ ہے، اس سے کم گیارہ کو، پھر اس سے کم بارہ کو (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر قربانی کرنا واجب ہے، اور اگر کسی کے پاس صدقۂ فطر کی مقدار میں مال نہ ہو تو اس پر قربانی واجب نہیں، (درمختار) لیکن اگر ایسا شخص قرضدار نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ قربانی کرے، خدا کی ذات سے امید ہے کہ اسے ثواب ملے گا،

مسئلہ ۴: بکرا، بکری، بھیڑ، دُنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی ان جانوروں کی قربانی جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۵: گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی شریک ہوکر قربانی کرسکتے ہیں، لیکن کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو، اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو ساتوں آدمیوں کی قربانی نہ ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ ۶: قربانی کی گائے میں اگر کوئی شخص عقیقہ کی نیت سے حصہ لے تو جائز ہے (شامی)

مسئلہ ۷: ساتوں شریک تول تول کر برابر کا حصہ لیں، اگر کوئی حصہ کم یا زیادہ رہے گا تو سود ہوجائے گا (درمختار)

مسئلہ ۸: سال بھر سے کم کے بکرے یا بکری کی قربانی درست نہیں (درمختار)

مسئلہ ۹: گائے، بھینس دو سال سے کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں اور اونٹ پانچ برس سے کم کا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں (درمختار)

مسئلہ ۱۰: دنبہ، یا بھیڑ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور اس کو اگر سال بھر والے بھیڑ دنبوں میں چھوڑ دیا جائے تو کچھ فرق نہ معلوم ہوتا ہو تو ایسا دنبہ اور بھیڑ چھ مہینے کا بھی درست ہے

مسئلہ ۱۱: جو جانور اندھا یا کانا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو، یا ایک کان تہائی یا تہائی سے

زیادہ کٹ گیا ہو یا ہتھائی دُم یا ہتھائی سے زیادہ کٹ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: جو جانور اتنا لنگڑا ہو کہ تین پاؤں سے چلتا ہو یا چوتھا پاؤں چلتے وقت زمین پر رکھتا ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں، اور اگر چلتے وقت چوتھا پاؤں ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے (شامی)

مسئلہ ۱۳: جس قربانی کے جانور کے کان نہ ہوں یا سینگ جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں اس کی بھی قربانی درست نہیں (شامی)

مسئلہ ۱۴: جو شخص قربانی کرے اگر وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر قربانی کرنے تک خط نہ بنوائے تو اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے (درمختار)

حدیث میں ہے کہ جس شخص کا قربانی کا ارادہ ہو تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے (ترمذی، نسائی)

قربانی کی دعا

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرٰهِيْمَ
وَمِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر ذبح کرو (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ "میں اپنا رخ اُس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، تحقیق میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو مالک ہے سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے، اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، اے اللہ (یہ قربانی) قبول کر جیسے کہ تو نے قبول کی اپنے خلیل ابراہیم (علیہ السلام) اور حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اللہ کا نام لے کر (ذبح کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے۔"

ترکیب نماز عیدین

اِن نمازوں کی نیت اس طرح کی جائے: "میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں" اس کے بعد تکبیر تحریمہ (یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور

اور سُبحانکَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر اَللّٰہُ اَکبَرُ کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر نیچے چھوڑ دے (امام کو چاہیے کہ تین مرتبہ سُبحانَ اللہ کہنے کی مقدار تک ہاتھ چھوڑے رکھے) پھر دوسری مرتبہ اسی طرح اَللّٰہُ اَکبَرُ کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر نیچے چھوڑ دے،

پھر تیسری مرتبہ اَللّٰہُ اَکبَرُ کہتے ہوئے ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے، اس کے بعد امام قرأت پڑھے مقتدی سنیں، رکوع سجدوں کے بعد، دوسری رکعت میں امام پہلے قرأت پڑھے مقتدی سنیں، قرأت کے بعد پہلی رکعت کی طرح تین تکبیریں ہاتھ اٹھا کر کہے، اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ دے، چوتھی تکبیر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑے چھوڑے رکوع میں چلا جائے، اور دوسری رکعت پوری کر کے امام کے ساتھ سلام پھیرے (مراقی الفلاح، طحطاوی)

نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے اور مقتدی اپنی جگہ اطمینان کے ساتھ بیٹھے ہوئے خطبہ سنتے رہیں،

تنبیہ:- عام طور پر لوگوں میں یہ عادتِ بد ہو گئی ہے، کہ عید کی نماز پڑھتے ہی بھاگنا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ یہ خطبہ تمام نماز کا مغز ہے، اس کے اندر عید کے احکامات ہوتے ہیں، اور علماء نے اس کا سننا ایسا ہی ضروری قرار دیا ہے جیسا عید کی نماز، خواہ خطبہ کی آواز کانوں میں آئے یا نہ آئے، جس جگہ

نماز پڑھی ہے اسی جگہ بیٹھا رہے، اگر آواز کانوں میں نہ آئے تب بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا آواز آنے والے کو،

نماز عیدین کے ضروری مسائل

مسئلہ ۱: عیدین اور جمعہ کی نماز میں اگر نمازی زیادہ ہوں اور امام سے سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو نہ کرے، کیونکہ گڑبڑ ہونے کا خطرہ ہے، اور اگر ہجوم زیادہ نہ ہو تو سجدہ سہو کرلے (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۲: اگر کوئی شخص ایسے وقت آکر نماز میں شامل ہوا کہ امام تکبیریں کہہ کر قرأت پڑھ رہا ہے تو نیت باندھ کر فوراً تکبیریں کہہ لے، (درمختار)

مسئلہ ۳: اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچا کہ امام رکوع میں ہے تو اگر یہ خیال ہو کہ میں تکبیریں کہہ کر رکوع میں شامل ہو جاؤں گا تو تکبیریں کہہ لے، اور اگر اندیشہ ہو کہ امام رکوع سے سر اٹھا لے گا تو نیت باندھ کر رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے، اور رکوع میں ہاتھ اٹھائے بغیر تین تکبیریں کہہ لے (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۴: اگر رکوع میں شریک ہونے کے بعد ایک تکبیر بھی نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو ساری تکبیریں ساقط ہو گئیں، اور بلا تکبیروں کے نماز ہو گئی (مراقی الفلاح)

مسئلہ: کوئی شخص نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو دوسری رکعت امام کے ساتھ پڑھ کر امام کے سلام پھیر لینے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلے قرأت پڑھے، بعد میں تین تکبیریں کہہ کر رکوع وغیرہ کر کے سلام پھیرے، (شامی)

عقیقہ کا بیان

جب کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ساتویں دن اس کا نام رکھ دے، اور اسی دن عقیقہ کر دے،

حدیث میں ہے کہ جس کے اولاد پیدا ہو تو اس کا اچھا نام رکھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کا خراب نام دیکھتے تو اس کو بدل ڈالتے، ایک شخص کا نام ابو عیسیٰ تھا تو آپ نے فرمایا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کے تو باپ نہ تھا، اسی طرح حضرت زینبؓ کا نام پہلے برّہ تھا تو آپ نے فرمایا اپنے کو اچھا کہتی ہے، اس کے بعد ان کا نام زینبؓ کر دیا، ایک شخص کا نام عاص تھا، آپ نے اس کو عبداللہ سے بدل دیا،

غرض یہ کہ ساتویں دن نام رکھنا اور عقیقہ کر دینا سنت ہے، عقیقہ کے متعلق چند مسئلے ملاحظہ فرمائیں:۔

عقیقہ کے مسائل

مسئلہ ۱: ساتویں دن عقیقہ کرنا سنت ہے، اگر ساتویں دن نہ کرسکے تو اس بات کا خیال رکھے کہ جب بھی کرے ساتواں دن پڑے، مثلاً کوئی بچہ جمعہ کو پیدا ہوا ہو تو جمعرات کو، جمعرات کو پیدا ہوا ہو تو بدھ کو عقیقہ کرے، اس طرح ساتواں دن پڑے گا (شامی)

مسئلہ ۲: جس جانور کی قربانی ناجائز ہے وہ عقیقہ میں بھی ناجائز ہے، اور جس کی قربانی جائز ہے وہ عقیقہ میں بھی جائز ہے، عقیقہ کے جانور کی شرطیں بھی وہی ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: عقیقہ کا گوشت ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی سب کھاسکتے ہیں، یہ بات غلط ہے کہ ماں باپ نہیں کھاسکتے (شامی)

مسئلہ ۴: عقیقہ کا گوشت کچا بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے، اور پکا کر کھلانا بھی درست ہے (شامی)

مسئلہ ۵: عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکری یا دو دنبے یا دو بھیڑ ذبح کرے، اور بچہ کے سر کے بال منڈادے، اور بالوں کے برابر چاندی یا سونا وزن کرکے خیرات کردے (شامی ج ۵)

مسئلہ ۶: بہتر یہ ہے کہ جانور کے ذبح سے پہلے سر منڈادے، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ادھر بچہ کے سر پر استرا رکھا جائے ادھر

جانور کی گردن پر چھری ہو، یہ غلط ہے، حدیث میں ذبح سے پہلے بال کٹوانا اور بعد میں کٹوانا دونوں ثابت ہیں (جمع الفوائد)

مسئلہ: اگر کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ لڑکے کی طرف سے دو جانور ذبح کرسکے تو ایک بھی کرسکتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ ایک بکری سے کیا (ترمذی)

اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ لڑکے کا نر اور لڑکی کا مادہ جانور ہونا ضروری نہیں، اگر یہ ضروری ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام حسنؓ کی طرف سے بکرا ذبح فرماتے،

فائدہ:۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جو شرطیں قربانی کے جانور کی ہیں وہی عقیقہ کے جانور کی ہیں، اور گوشت کی تقسیم کا بھی وہی طریقہ ہے یعنی تین حصے ہوں گے، ایک غرباء کے لئے، دوسرا اپنے استعمال کے لئے، تیسرا دوست احباب کے لئے،

اس کے بعد یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ عقیقہ سنت ہے، اگر کسی میں وسعت ہو تو کردے ورنہ نہ کرے، اگر زیادہ وسعت نہ ہو اور لڑکے کے دو جانور نہ کرسکتا ہو تو ایک بھی کرسکتا ہے، اتنی بھی طاقت نہ ہو تو نہ کرے، آدمی بڑا ہو کر اپنا عقیقہ خود بھی کرسکتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ نبی ہونے کے بعد کیا ہے، (جمع الفوائد، ج ۱ ص ۲۱۱)

عقیقہ کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لِّابْنِ فُلَانٍ مِّنَ النَّارِ (شرح شرعۃ الاسلام)

"اے اللہ! یہ عقیقہ فلاں (بچہ کا نام لے) کا ہے، اس جانور کا خون اس کے خون کے بدلہ میں، اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے میں، اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلے میں، اس کی کھال اس کی کھال کے بدلے میں، اس کے بال اس کے بال کے بدلے میں قبول فرمالیں، اور اس جانور کو فلاں شخص کے بچہ کے لئے دوزخ کی آگ کے لئے فدیہ بنادیں۔"

سفر میں[ع] نماز پڑھنے کا بیان

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ (پ۵، ع۱۲)

ع سفر کے مسائل اگر زیادہ تفصیل سے دیکھنے ہوں تو رسالہ "رفیقِ سفر" مؤلفہ مولانا سید صغیر حسین صاحب محدث دارالعلوم دیوبند، یا رسالہ "احکامِ سفر" مؤلفہ مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ ملاحظہ فرمائیں،

ترجمہ:- "اور جب تم زمین میں سفر کرو تم کو اس میں کوئی گناہ نہ ہوگا کہ تم نماز کو کم کر دو"

شریعت میں مسافر اس کو کہا جاتا ہے جو اپنی جائے قیام سے ۴۸ میل کا سفر اختیار کر کے کہیں باہر جائے، اس سے کم سفر طے کرنے والا مسافر نہیں کہلائے گا،

وہ سفر خواہ کوئی شخص ریل یا ہوائی جہاز یا اس سے بھی زیادہ کسی تیز رفتار سواری سے طے کرے ہر حال میں مسافر ہی کہلائے گا، ایسے شخص کو ظہر، عصر، عشاء کے چار فرض کے بجائے دو پڑھنی چاہئیں (بشرطیکہ وہ امام سے علیحدہ نماز پڑھے) اس کو قصر کہا جاتا ہے،

لیکن اگر کوئی مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے یہ نمازیں پڑھے تو اس وقت چار ہی رکعت پڑھے، قصر نہ کرے، سفر کی اس وضاحت کے بعد اب سفر کے ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں،

نمازِ سفر کے چند ضروری مسائل

مسئلہ: مسافر جب تک اپنی بستی کی آبادی سے باہر نہ نکل جائے، اس وقت تک قصر نماز نہ پڑھے، اگر کسی شہر کا اسٹیشن آبادی کے اندر ہو تو جب تک آبادی سے باہر نہیں ہوگا مسافر نہیں کہلائے گا (ہدایہ)

مسئلہ ۲: اگر کسی شہر یا کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹھیرنے کی نیت ہو تو وہ مسافر ہے اس کو چاہیے کہ قصر نماز پڑھے (ہدایہ)

مسئلہ ۳: اگر کسی جگہ دو چار روز ٹھیرنے کا ارادہ تھا، مگر کام پورا نہ ہوا، پھر دو چار دن کی نیت کر لی، پھر کام نہ ہوا، پھر دو چار دن کی نیت کر لی، تو اس کو چاہیے کہ نماز قصر ہی پڑھے (ہدایہ)

مسئلہ ۴: اگر کوئی مسافر چار رکعت والی نماز پوری پڑھ لے اور قصر نہ کرے تو اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی،

لیکن اگر قصداً ہی چار رکعت پڑھی ہیں تو گنہگار ہوگا، اور اگر بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گے،

اور اگر دوسری رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا تو چار دن نفل ہو جائیں گے، دو فرض دوبارہ پڑھے، (درمختار)

مسئلہ ۵: چلتی ریل اور بحری جہاز میں نماز پڑھنی جائز ہے، اگر چکرانے اور گرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، اگر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے، بلا عذر شرعی بیٹھ کر پڑھنے سے فرض نماز ادا نہ ہوگی (درمختار)

مسئلہ ۶: اگر نماز پڑھنے کی حالت میں ریل یا جہاز میں

قبلہ بدل جائے تو فوراً قبلہ کی طرف منھ پھیر لے ورنہ نماز نہ ہوگی (درمختار)

مسئلہ مسافر کسی جگہ اگر اطمینان سے ٹھیرا ہوا ہے تو مؤکدہ سنتیں بھی پڑھنی چاہئیں، اور اگر جلدی ہے یا ریل چھوٹنے والی ہے یا اور کوئی بے اطمینانی ہے تو سنتیں[۵] چھوڑ دینے میں گناہ نہیں (شامی)

مسئلہ ؛ جس شخص کو جہاز یا کشتی میں متلی یا قے یا چکر آتے ہوں اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی قدرت نہ رہے تو وہ لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے (احکام سفر)

مسئلہ ؛ جو نماز کہ سفر میں قضا ہو جائے وہ مقیم ہو جانے کے بعد قصر ہی پڑھی جائے گی (عالمگیری)

مسئلہ ؛ اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام اپنی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور مقیم مقتدی سلام نہ پھیرے، بلکہ امام کے سلام پھیر دینے کے بعد دو رکعت اور پڑھے اور ان دونوں رکعتوں میں قرأت نہ پڑھے بلکہ قرأت پڑھنے کی مقدار میں خاموش کھڑا رہے (عالمگیری)

مسئلہ ؛ نماز پڑھتے ہوئے پندرہ روز ٹھیرنے کی نیت ہو گئی تو مسافر نہیں رہا، جس نماز میں یہ نیت ہوئی ہے وہ بھی پوری پڑھے (بہشتی زیور)

---

[۵] لیکن فجر کی سنتیں نہ چھوڑے، کیونکہ بعض علماء کے نزدیک ان کا درجہ واجب کے قریب ہے ۱۲ ش

قضا نمازیں پڑھنے کا بیان؛

کسی فرض یا واجب نماز کو اس کا وقت گذر جانے کے بعد اگر ادا کیا جائے تو اس کو قضا کہتے ہیں، مثلاً کسی شخص نے ظہر کی نماز وقت گذر جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی،

جس کی کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آوے فوراً اس کی قضا پڑھے، بلا کسی عذر کے قضا پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے (نسائی)

مسئلہ ۱؛ اگر کسی کی کئی نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو جہاں تک ہو سکے جلد سے جلد سب کی قضا کرے، (درمختار)

مسئلہ ۲؛ قضا نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت فرصت ملے پڑھ لے البتہ مکروہ وقت میں نہ پڑھے (درمختار)

مسئلہ ۳؛ اگر کوئی نماز بلا ارادہ قضا ہو جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول جائے، یا نماز کے وقت سوتا رہ جائے تو جس وقت یاد آئے یا سو کر اٹھے فوراً پڑھ لے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو (درمختار)

مسئلہ ۴؛ کسی کی ایک ہی نماز قضا ہوئی، اس سے پہلے کوئی نماز قضا نہیں ہوئی، یا اس سے پہلے جو قضا نمازیں ذمہ تھیں ان کو ادا کر چکا فقط یہی ایک قضا نماز پڑھنی باقی ہے تو پہلے یہ نماز پڑھ لے، بغیر یہ قضا نماز پڑھے ادا نماز درست نہیں ہوگی، البتہ

اگر ادا نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہو تو پہلے اس کو پڑھ لے ورنہ یہ بھی قضا ہو جائے گی (درمختار)

مسئلہ: اگر کسی کی دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہو گئیں اور سوائے ان نمازوں کے اور کسی نماز کی قضا اس کے ذمہ نہیں یعنی جب سے جوان ہوا ہے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی، یا قضا نمازیں ادا کر چکا تو اس صورت میں جب تک ان پانچوں نمازوں کی قضا نہ پڑھ لے اُس وقت تک ادا نماز نہ پڑھے، اور ان نمازوں کو ترتیب وار ادا کرے، (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو اب ترتیب وار ادا نماز سے پہلے ان کا پڑھنا ضروری نہیں، جب وقت ملے تو پڑھ لے، (ہدایہ)

مسئلہ: ترتیب تین باتوں کی وجہ سے باقی نہیں رہتی، وقتیہ نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہو، قضا نماز یں پڑھنی بھول گیا ہو چھ یا چھ سے زیادہ نمازیں کسی کی قضا ہو گئی ہوں، ان تین صورتوں میں قضا نمازوں کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے،

مسئلہ: اگر کسی کے وتر قضا ہو گئے اور سوائے وتر کے اور کسی نماز کی قضا اس کے ذمہ نہیں، تو پہلے وتر پڑھے، اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے، اگر کسی کو فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے یاد آیا

کہ میں نے رات وتر نہیں پڑھے اور یاد کے باوجود فجر کی نماز پڑھلی، تو وتر پڑھ کر فجر کی نماز دوبارہ پڑھ لے، (درمختار)

مسئلہ ۹: قضا فقط فرض نمازوں اور وتروں کی پڑھی جاتی ہے، سنتوں کی نہیں، البتہ اگر کسی کی آج کی فجر کی نماز قضا ہو جائے تو اگر دوپہر (زوال) سے پہلے قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے، اور دوپہر (زوال) کے بعد قضا پڑھے، تو فقط فرضوں کی پڑھے، (درمختار، مراقی الفلاح)

مسئلہ ۱۰: اگر کوئی فجر کی نماز سے پہلے سنتیں نہ پڑھ سکا تو اس کو چاہیئے کہ سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے (شامی)

مسئلہ ۱۱: کوئی مرتے وقت تک قضا نمازیں نہ پڑھ سکا، تو اس کے مرنے سے پہلے اپنے ورثاء کو فدیہ دینے کی وصیت کر دینا واجب ہے، ورنہ گناہ ہوتا رہے گا، فدیہ فرض نمازوں کا اور وتر کا دیا جائے گا، ہر نماز کے بدلہ میں صدقۂ فطر کی مقدار میں فدیہ دیا جائے گا (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: کسی نے توبہ کر کے نماز پڑھنی شروع کر دی تو ساری عمر میں جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں وہ سب پڑھنی واجب ہیں، صرف توبہ کرنے یا فدیہ دینے سے نماز معاف نہیں ہوتی، البتہ نماز نہ پڑھنے کا جو گناہ ہے وہ توبہ کرنے سے معاف ہو جاتا ہے (بہشتی زیور)

مریض کی نماز کا بیان

جب بیمار آدمی میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، یا چکر آکر گر جانے کا خوف ہو، یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجود نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے،

مسئلہ ۱: اگر کوئی بیمار اشارہ سے رکوع سجدہ کر چکا اس کے بعد اسی نماز کے اندر رکوع سجود پر قدرت ہو گئی تو اس کو چاہئے کہ یہ نماز دوبارہ پڑھے (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اگر کوئی شخص پوری رکعت میں قیام نہیں کر سکتا تو جتنی دیر کھڑا رہ سکتا ہو کھڑا رہے، اس کے بعد بیٹھ جائے،

مسئلہ ۳: اگر مریض بیٹھ کر نماز پڑھنے سے طاقت نہ رکھتا ہو تو لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے، لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹ جائے، اور پاؤں قبلہ کی طرف کر لے، لیکن پھیلائے نہیں، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر ذرا اونچا کر لے اور رکوع سجدے میں سر جھکا کر اشارہ سے نماز پڑھے (درمختار)

مسئلہ ۴: تندرستی کے زمانہ میں کچھ نمازیں قضا ہو گئی تھیں، پھر بیمار ہو گیا تو بیماری کے زمانہ میں جس طرح نماز

پڑھنے کی قوت ہو اُن کی قضا پڑھے، اس کا انتظار نہ کرے کہ جب کھڑا ہو کر پڑھنے کی طاقت آئے گی تو پڑھ لوں گا، دینداری کی بات یہ ہے کہ فوراً پڑھے دیر نہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ؛ کسی نے آنکھ بنوائی اور ڈاکٹر نے ہلنے جلنے سے منع کر دیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے (درمختار)

مسئلہ؛ کسی پر فالج گر گیا جس کی وجہ سے حالت ایسی ہو گئی کہ پانی سے استنجا نہیں کر سکتا تو کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھ لیا کرے اور اسی طرح نماز پڑھ لے، اگر خود تیمم نہ کر سکے تو کوئی دوسرا ادا کر دے اور اگر کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھنے کی بھی طاقت نہیں تب بھی نماز قضا نہ کرے اسی طرح پڑھ لے، کسی اور کو اس کے بدن کا دیکھنا اور پونچھنا جائز نہیں، نہ ماں باپ کو، نہ لڑکے کو، نہ لڑکی کو، البتہ میاں بیوی کے لئے جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ؛ بیمار کا بستر ناپاک ہو جس کے بدلنے میں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہو تو اسی پر نماز پڑھ لے (عالمگیری)

نماز جنازہ کا بیان اور اسکی ترکیب

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر ایک دو مسلمان بھائی بھی کسی میت کی نمازِ جنازہ پڑھ لیں گے تو سب محلہ والوں کے اوپر سے یہ

فرض اُتر جائے گا، ورنہ سب گنہگار ہوں گے،

نمازِ جنازہ کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے نماز کے لئے صفیں بنا کر کھڑے ہوں، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنالیں، صفیں درست ہو جانے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھنے کی نیت کریں، اس نماز میں چار تکبیریں ہوتی ہیں، ان تکبیروں میں ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے، پہلی تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ نیت باندھ لیں،

اِس کے بعد ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں، پھر دوسری تکبیر امام کے ساتھ آہستہ کہیں، دوسری تکبیر کے بعد دونوں درود شریف نماز والے پڑھیں، پھر تیسری تکبیر کہہ کر دُعا پڑھیں،

بالغ مرد و عورت کی دُعائے جنازہ: - تیسری تکبیر کے بعد اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہے تو آہستہ آہستہ یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا	"اے اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں
وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا	کو اور حاضروں اور غائبوں کو اور
وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا	چھوٹوں اور بڑوں کو، مَردوں اور
وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا	عورتوں کو بخش دیجئے، اے اللہ!
اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا	ہم میں سے جسے زندہ رکھیں اسے
فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ	اسلام پر زندہ رکھیں اور جسے
تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ	موت دیں اسلام پر دیں"

عَلَى الْاِيْمَانِ،

یہ دعا ختم کرنے کے بعد امام کے ساتھ چوتھی تکبیر کہکر سلام پھیر دیں،

نابالغ لڑکے کے جنازہ کی دعا اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو پہلی تکبیر کے بعد ثنا، پڑھیں، دوسری تکبیر کے بعد دونوں درود شریف پڑھیں، اور تیسری تکبیر کہہ کر یہ دعا، پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا	اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات
وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا	کے لئے آگے جانے والا بنادیں اور
وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا	اس کو ہماری شفاعت کا ذریعہ
وَّمُشَفَّعًا ۝	بنادیں۔

نابالغ لڑکی کی دعائے جنازہ اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا، پڑھے، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

مسائل جنازہ

مسئلہ ۱: نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کے لئے بدن[1] کا پاک ہونا، بدن[2] کا چھپا ہوا ہونا (ستر عورت) استقبالِ[3] قبلہ، نیت[4] کرنا شرط ہے (شامی)

مسئلہ ۲: آجکل یہ بات عام ہوگئی ہے کہ جنازہ کی نماز جوتہ

پہنے پہنے پڑھتے ہیں، اس میں دو باتوں کی ضرورت ہے، پہلی بات یہ کہ جس جگہ نماز پڑھ رہے ہیں وہ جگہ پاک ہو، دوسرے یہ کہ جوتے پاک ہوں، اور اگر جوتہ میں سے پیر نکال کر اس پر کھڑے ہوں تو اس صورت میں جوتہ کا پاک ہونا ضروری ہے، اس کا خیال رکھنا چاہئے ورنہ نماز نہ ہوگی (بحر الرائق)

مسئلہ ۲: نمازِ جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں؛ چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا، قیام یعنی کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنا (درمختار)

مسئلہ ۳: جنازہ کی نماز امام اور مقتدی دونوں کے لئے یکساں ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا، اور مقتدی آہستہ، باقی سب چیزیں یعنی ثنا اور درود شریف اور دعا، مقتدی اور امام دونوں آہستہ پڑھیں گے (عالمگیری)

مسئلہ ۴: جنازہ کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نماز فاسد ہو جاتی ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۵: نمازِ جنازہ میں اس وجہ سے زیادہ دیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے (شامی)

مسئلہ ۶: جنازہ اٹھانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے اگلا داہنا پایا اپنے داہنے کندھے پر رکھے اور دس قدم چلے، اس کے بعد پیچھے کا داہنا پایا داہنے کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے،

اس کے بعد آگے کا بایاں پایا، پھر پچھلا بایاں پایا، اس طرح چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم چلنا چاہیے (درمختار)

مسئلہ: میت کو قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھنا مستحب ہے (ترجمہ) "ہم نے تجھے اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر قبر میں رکھا" (درمختار)

مسئلہ: میت کو قبر میں رکھ دینے کے بعد جتنی مٹی قبر کھودتے وقت نکالی تھی وہ سب واپس ڈال دیں، مٹی ڈالنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے، اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں تین مرتبہ مٹی بھر کر قبر میں ڈالے، پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ، دوسری مرتبہ پڑھے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ تیسری مرتبہ پڑھے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى، مٹی ڈال چکنے کے بعد قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے (عالمگیری)

پانی سرہانے کی طرف سے چھڑکتے ہوئے پاؤں کی طرف آئے، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ بلال بن رباحؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا اور سر کی طرف سے ابتداء کی اور پاؤں کی طرف سے ختم کیا (مشکوٰۃ)

دفن کرنے کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھیرنا اور میت کیلئے

دعائے مغفرت کرنا مستحب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوجاتے تھے تو قبر کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا کرتے تھے:

اَسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ اَلْاٰنَ يُسْاَلُ، (ابوداؤد)	یعنی اپنے بھائی کے لئے خدا سے بخشش کی دعا مانگو اور (منکر نکیر کے جواب میں) اس کے ثابت قدم رہنے کی درخواست کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جارہا ہے۔"

دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کی شروع کی آیتیں مُفْلِحُوْنَ تک سرہانے اور اخیر کی آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورۃ تک پاؤں کی طرف پڑھیں، عبداللہ بن عمرؓ دفن کے بعد یہی آیتیں پڑھا کرتے تھے، (بیہقی)۔

ضروری تنبیہ آجکل عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ جنازہ کے ساتھ قبرستان جاکر ہنسی مذاق، سگریٹ نوشی میں مشغول ہوجاتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جنازے کے شرکاء میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ذکر اللہ میں مشغول رہے، اور جب تک جنازہ کندھوں سے نیچے نہ رکھا جائے اس وقت تک نہ بیٹھے (کنز العمال)

اس لئے جب تک قبرستان میں رہے قرآن کریم پڑھتا رہے، استغفار کرتا رہے، اور اس کا ثواب اہل قبرستان کو بخشتا رہے،

اور ساتھ ہی اپنی موت کو بھی یاد کرتا رہے،

میت کے ورثاء سے اظہارِ تعزیت

میت کے ورثاء سے تعزیت کرنا یعنی ان کو تسلی دینا مستحب ہے،

حدیث میں تعزیت کے مختلف الفاظ آئے ہیں، مثلاً یوں کہے:۔

اَجَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مُصِیْبَتِکُمْ وَاَعْقَبَکُمْ خَیْرًا مِّنْھَا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝	"یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں اس مصیبت پر اجر دے، اور اس کا نعم البدل عطا فرماوے"

یا یہ الفاظ کہے،

اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ط (متفق علیہ)	"یعنی جو اللہ نے لے لیا وہ اس کا تھا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے، اور سب چیزوں کی اس کے پاس مدت مقرر کی ہوئی ہے"

زیارتِ قبور کا بیان

قبروں کی زیارت مستحب ہے، خصوصاً جمعہ کے دن، بشرطیکہ کسی خاص قبر کی زیارت کا قصد نہ کرے، اور نہ قبروں کو روندتا ہوا جائے، اور قبر کو ہاتھ نہ لگائے نہ بوسہ دے، اسلام میں حجرِ اسود کے سوا اور کسی چیز کا چومنا جائز نہیں (مراقی الفلاح)

حدیث میں ہے قبر کی زیارت کرو، اس لئے کہ زیارت کرنا قبر کا دنیا کی طرف سے بے رغبت کر دیتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے،

جب کسی قبر پر جائے تو میت کے پاؤں کی طرف سے جائے تاکہ میت کو اگر حق تعالیٰ آنے والے کا کشف عطا فرمائے تو دیکھنے میں سہولت رہے، اس لئے کہ جب میت قبر میں دائیں کروٹ لیتی ہے تو اس کی نظر قدموں کی طرف ہوتی ہے، اگر کوئی سرہانے کی طرف سے آئے تو میت کو دیکھنے میں دقت اور مشقت ہوتی ہے، (فضائلِ حج بحوالہ فتح القدیر)

زیارتِ قبور کے وقت کی دعائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیارتِ قبور کے وقت بہت سی دعائیں منقول ہیں جو آپ خود بھی پڑھا کرتے تھے، اور صحابہ کرامؓ کو بھی سکھاتے تھے، ہم یہاں چند دعائیں نقل کرتے ہیں:۔

① اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ	"تم پر سلامتی ہو، اے قوم مومن کے گھر والو! اور انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں"
② اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ	"مومن اور مسلمان قبر والو! تم پر سلامتی ہو، اور ہمارے اگلے پچھلے لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

اَلْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ (مسلم)	انشاء اللہ ہم بھی تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں"
③ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (ترمذی)	اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو بخش دے، تم ہم سے پہلے آگئے ہو ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں"

میت کو ثواب پہنچانے کا طریقہ

① حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص قبرستان میں جا کر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دس مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخشے تو اس کا ثواب مُردوں کی تعداد کے مطابق (اس پڑھنے والے کو) دیا جائیگا (دار قطنی بحوالہ مآۃ مسائل)

② حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان جائے اور وہاں سورۂ یٰسٓ پڑھے تو اس روز وہاں کے مُردوں سے عذاب کم کر دیا جائے گا، اور پڑھنے والے کو مُردوں کی شمار کے برابر ثواب ملے گا،

③ معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کیلئے سورۂ یٰسٓ پڑھا کرو (ابوداؤد)

④ ایک حدیث میں ہے جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر وہاں سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ) اور سورۂ تکاثر (اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ) پڑھ کر اس کا ثواب قبرستان کے مُردوں کو بخش دے تو تمام مُردے (اس قبرستان کے) اس کی شفاعت کریں گے،

ان حدیثوں کو علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب شرح الصدور مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۳ میں بیان کیا ہے،

ان وظائف کے علاوہ میت کے ورثاء کو چاہئے کہ قرآن کریم، آیت کریمہ یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ استغفار وغیرہ پڑھ کر ثواب بخشتے رہیں، اسی طرح غرباء کو کھانا کھلائیں، مستحق کو کپڑا پہنائیں، یا کسی بدنی، مالی عبادت کا ثواب پہونچائیں، شرعاً یہ سب طریقے جائز ہیں،

یاد رکھئے! مرنے کے بعد مردہ زندوں کا محتاج ہوتا ہے، اس لئے ایصالِ ثواب میں اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرنی چاہئے،

سجدۂ تلاوت کا بیان

تلاوت کے معنی پڑھنے کے ہیں، قرآن مجید میں چودہ ۱۴ مقام ایسے ہیں جن کے پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے،

سجدۂ تلاوت کرنے کی وہی شرط ہے جو نماز کی، یعنی بدن کا پاک ہونا، کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا، قبلہ کی طرف منہ ہونا، ستر کا چھپانا، سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا،

حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان کونے میں بیٹھ کر روتا ہے، اور کہتا ہے کہ افسوس ہے کہ ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا تھا اس نے سجدہ کیا، اس کیلئے جنت ہے، مجھ کو سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے نہ مانا میرے لئے جہنم ہے، (مسلم شریف)

آیاتِ سجود

قرآن مجید میں چودہ سجدوں کی آیات نمبر وار درج ذیل ہیں، آسانی کے لئے نمبر پارہ اور رکوع نمبر بھی درج کر دیا گیا ہے:-

نمبر شمار	ابتداء آیاتِ سجود	ختم آیات	نمبر پارہ	نمبر رکوع
۱	اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ	وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝	۹	۱۴
۲	وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ	بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝	۱۳	۸
۳	وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝	۱۴	۱۲
۴	قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا	وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝	۱۵	۱۲
۵	اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ	سُجَّدًا وَّبُكِیًّا ۝	۱۶	۷

نمبر شمار	ابتدا آیات سجود	ختم آیات	نمبر	نمبر رکوع
۶	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ	اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝	۱۷	۹
۷	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا	وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝	۱۹	۳
۸	اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ،	هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	۱۹	۱۷
۹	اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ	وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝	۲۱	۱۵
۱۰	لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِهٖ نَعْجَتِكَ،	لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝	۲۳	۱۱
۱۱	فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا،	وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝	۲۴	۱۹
۱۲	فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا		۲۷	۷
۱۳	وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ	لَا يَسْجُدُوْنَ ۝	۳۰	۹
۱۴	كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ	وَاقْتَرِبْ ۝	۳۰	۲۱

سجدۂ تلاوت کے مسائل

مسئلہ: سجدۂ تلاوت اگر نماز میں واجب ہوا ہے تو نماز ہی میں ادا کرنا واجب ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے اور سجدہ نہ کرے تو گنہگار ہوگا، اور اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں کہ توبہ

کرے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادیں (درمختار)

مسئلہ ۲، نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور اس کے بعد فوراً یا دو تین آیتیں پڑھنے کے بعد رکوع کیا اور رکوع میں جھکتے وقت سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کرلی تو سجدہ ادا ہوجائے گا (شامی)

مسئلہ ۳، سجدۂ تلاوت کی آیت کے بعد نماز کا سجدہ ادا کیا جائے (یعنی رکوع اور قومہ کے بعد سجدہ کرے) تو اس نماز کے سجدہ میں سجدۂ تلاوت ادا ہوجائے گا (درمختار)

مسئلہ ۴، جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں سجدہ کی آیت نہ پڑھنی چاہیے، کیونکہ مقتدیوں کو اشتباہ ہوکر گڑبڑ کا خوف ہے (بحرالرائق)

مسئلہ ۵، اگر کسی شخص نے امام سے خارج نماز میں سجدہ کی آیت سنی، اس کے بعد اسی رکعت میں آکر جماعت میں شامل ہوگیا (یعنی امام کے سجدۂ تلاوت کرلینے کے بعد) تو اس کو سجدہ کی ضرورت نہیں، اس رکعت میں شریک ہوجانے سے وہ سجدہ بھی ادا سمجھا جائے گا (شامی)

مسئلہ ۶، اگر کسی نے امام سے خارج نماز آیتِ سجدہ سنی اور جب امام وہ رکعت ادا کرچکا تو دوسری رکعت میں شامل ہوا تو اپنی نماز پوری کرلینے کے بعد خارج صلوٰۃ سجدہ کرنا واجب ہے (شامی)

مسئلہ، بہتر یہ ہے کہ پہلے کھڑا ہو اور اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ

میں جائے، سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، اس کے بعد سجدے سے سر اٹھائے سجدہ ہوگیا (درمختار)

مسئلہ ۹: اگر حیض یا نفاس کی حالت میں کوئی عورت سجدہ کی آیت سنے تو اس پر سجدہ واجب نہیں، لیکن اگر ایسی حالت میں سجدہ کی آیت سنی جب کہ حیض اور نفاس بند ہو چکا تو اس کو نہانے کے بعد سجدہ کرنا ضروری ہے (درمختار)

مسئلہ ۱۰: سجدہ کی آیت لکھنے یا ہجے کرنے سے سجدہ واجب نہ ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: اگر کوئی سجدہ کی ساری آیت میں سے صرف سجدہ کا کلمہ پڑھے یا سجدہ کی اکثر آیت پڑھے، لیکن سجدہ کا کلمہ چھوڑ دے تو سجدہ واجب نہ ہوگا (عالمگیری)

اگر سجدۂ تلاوت کرنے کے وقت کوئی مجبوری ہو تو اس وقت یہ کلمے پڑھ لے،

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ	ہم نے سنا اور مانا اے ہمارے پروردگار ہم تیری ہی بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

مجبوری ختم ہو جانے پر سجدہ کرلے، (مراقی الفلاح)

تلاوتِ قرآن کے چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: تلاوتِ قرآن کے وقت اگر اذان ہو جائے تو افضل یہ ہے کہ تلاوت بند کر کے اذان سنے،

مسئلہ ۲: بازار اور ناپاک جگہوں میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے،

مسئلہ ۳: لیٹے لیٹے قرآن پڑھ سکتا ہے، لیکن اس وقت دونوں ہاتھ سمیٹ لے یعنی ہاتھ پر ہاتھ رکھ لے جیسے نیت میں باندھ لیتے ہیں،

مسئلہ ۴: جس جگہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں وہاں پر قرآن مجید بلند آواز سے نہ پڑھے،

مسئلہ ۵: جو شخص قرآن پڑھ رہا ہو اس کو سلام نہ کرنا چاہئے،

مسئلہ ۶: قرآن شریف پڑھ کر سوال کرنا (بھیک مانگنا) مکروہ اور عیب کی بات ہے،

مسئلہ ۷: بلا وضو قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں، البتہ بغیر ہاتھ لگائے پڑھ سکتا ہے، لیکن ناپاک آدمی اور حیض و نفاس والی عورت کو نہ پڑھنا جائز ہے نہ ہاتھ لگانا،

یہ مسائل فتاویٰ عالمگیری، غایۃ الاوطار اور ردالمحتار سے ماخوذ ہیں؛

مسجد کے آداب

دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھی اور محبوب جگہ مساجد اللہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ "تمام جگہوں میں سب سے بُری جگہ بازار ہے اور سب سے اچھی جگہ مساجد ہیں"۔

صحابۂ کرام رضؓ اور بزرگانِ دینؒ اگر بازار میں جاتے یا وہاں کاروبار کرتے تو وہ حضرات یہ کوشش کرتے تھے کہ جس وجہ سے بازار اللہ کے نزدیک بُرے ہیں اس سے بچیں، چنانچہ اگر ان کے کان میں اذان کی آواز آگئی تو وہ فوراً کاروبار چھوڑ کر خدا کے گھر کی طرف دوڑتے، اذان کی آواز سے بازاروں میں سناٹا آجاتا، دُکانیں بند ہوجاتیں، اسی لئے علماء کا قول ہے:

اَلْمُؤْمِنُ فِی الْمَسْجِدِ	یعنی مؤمن کو مسجد میں ایسا آرام
کَالسَّمَکِ فِی الْمَاءِ	ملتا ہے جیسے مچھلی کو پانی میں اور منافق
وَالْمُنَافِقُ فِی الْمَسْجِدِ	کو ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے جانور
کَالطَّیْرِ فِی الْقَفَصِ،	کو قفس میں"۔

مگر مسلمانوں پر افسوس ہے کہ مساجد میں نماز پڑھنے کے لئے ..... آنا تو بڑی بات ہے ان کا ادب و احترام بھی دل سے نکلتا جارہا ہے، اس لئے ہم مسجد کے کچھ آداب بیان کرتے ہیں:۔

① مسجد میں دنیاوی باتیں نیکیوں کو اس طرح کھالیتی ہیں جیسے

آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے،

(۲) مسجد میں جو شخص دنیاوی باتیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس دن کے عمل برباد کر دیتا ہے، (آداب المساجد)

(۳) مسجد میں ذکر (جہر) کرنا اور آواز سے تلاوت قرآن کرنا (جب کہ کوئی نماز پڑھ رہا ہو) ناجائز ہے، (آداب المساجد)

(۴) مسجد میں لہسن، پیاز، مولی لانا یا ان کو کھا کر داخل ہونا ناجائز ہے حدیث میں ہے جو شخص بدبودار چیز (پیاز وغیرہ) کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس لئے کہ جن چیزوں سے انسان کو تکلیف ہوتی ہے فرشتوں کو بھی ان تمام چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے (بخاری مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس شخص کے منہ میں بدبو پائی جاتی تھی اس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا جاتا تھا، حقہ اور سگریٹ پینے والے لوگ بھی اسی میں شامل ہیں، اس لئے ایسے حضرات کو منہ خوب صاف کر کے مسجد میں داخل ہونا چاہئے،

(۵) مسجد میں تھوکنا منع ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مسجد کے اندر قبلہ کی طرف تھوکتا ہے تو وہ تھوک قیامت کے دن سخت گرم گرم ماتھے پر آ کر گرے گا، (منتخب الکنز)

کچھ مسائل بعد میں یاد آئے ان کو ہم یہاں درج کرتے ہیں:۔

متفرق اور ضروری مسائل

مسئلہ ۱: نماز میں دیکھ کر قرآن شریف پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،

مسئلہ ۲: نماز میں اگر اتنا مڑ جائے کہ قبلہ کی طرف سے سینہ پھر جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی،

مسئلہ ۳: اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت الف کو بڑھا کر آللہ پڑھ دیا یا اَکْبَر کی با کو بڑھا کر اَکْبَار پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی،

مسئلہ ۴: نماز میں انگلیاں چٹخانا یا کولھے پر ہاتھ رکھنا یا اپنے بدن اور کپڑوں سے کھیلنا مکروہ ہے،

مسئلہ ۵: آستینیں چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے،..... اور اگر نماز پڑھتے پڑھتے آستینیں چڑھائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی،

مسئلہ ۶: نماز پڑھتے میں کوئی جوتہ وغیرہ چرا رہا ہو تو (چور کو پکڑنے یا سامان کو بچانے کے لئے) نیت توڑ دینے کی اجازت ہے، اس کے بعد دوبارہ نماز پڑھ لے،

مسئلہ ۷: امام مغرب یا عشاء کی نماز میں پہلی رکعت کے اندر سورۃ ملانا بھول جائے تو بعد والی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد جہر (آواز) سے پڑھ لے،

مسئلہ ۸: فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر اور نفل نماز کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا چھوٹی تین آیتیں یا ایک بڑی آیت (جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو) ملانا واجب ہے، تین چھوٹی آیتوں کی مقدار جیسے ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝

مسئلہ ۹: اگر تلاوتِ قرآن کے دوران اذان شروع ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ تلاوت روک دے اور اذان کا جواب دے،

مسئلہ ۱۰: صبح صادق کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے اور کسی قسم کی نفل پڑھنا جائز نہیں، ایسے ہی غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے بھی نفل پڑھنا مکروہ ہے، البتہ ان وقتوں میں قضا نماز پڑھنا جائز ہے،

مسئلہ ۱۱: جمعہ کے روز خطبہ کے وقت جو اذان ہوتی ہے اس کا زبان سے جواب نہیں دینا چاہیے،

مسئلہ ۱۲: اگر امام قعدہ میں ہو اور کوئی شخص اس وقت آئے تو اس کو چاہیے کہ بغیر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے جماعت میں شریک ہو جائے،

مسئلہ ۱۳: نماز پڑھتے آدمی کے سامنے سے گذرنا بہت بُری بات ہے، نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ ایسی آڑ کی جگہ نیت

باندھے جہاں آگے سے کوئی نہ گذر سکے، اور اگر ایسی جگہ نہ ہو تو اپنے سامنے ایک ہاتھ لمبی اور ایک انگل موٹی لکڑی گاڑ لے (لیکن چونکہ مساجد کے فرش پختہ ہوتے ہیں اس لئے اتنی اونچی چیز آگے رکھ لے)۔

مسئلہ ۱۴: دن کو نفل نماز کی چار رکعت اور رات میں آٹھ رکعت ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے، اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں بیٹھے، اور تشہد پڑھ کر بغیر سلام پھیرے اٹھ جائے، اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ وغیرہ پڑھے، گویا صرف سلام سلام نہیں پھیرا جائے گا، اور ہر دو رکعت کے بعد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وغیرہ پڑھنا ہوگا،

مسئلہ ۱۵: پانی وغیرہ تین سانس میں پینا چاہئے، اور بیٹھ کر پینا چاہئے، کھڑے ہو کر پینا منع ہے، البتہ زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے،

مسئلہ ۱۶: پینے کے برتن میں پھونک مار کر پینا منع ہے (جبکہ اس میں پینے کی چیز ہو)۔

مسئلہ ۱۷: پنکھے سر پیشاب پاخانہ کرنا اور بات چیت کرنا مکروہ ہے،

مسئلہ ۱۸: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے، مگر یہ کہ مجبوری ہو تو اجازت ہے،

مسئلہ ۱۹: ناپاک آدمی کا پسینہ اگر پاک کپڑوں کو لگ جائے تو کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، کیونکہ آدمی کا پسینہ پاک ہے، خواہ آدمی ناپاک ہو یا عورت حائضہ ہو (درمختار)

مسئلہ ۲۰: پاک آدمی ناپاک سوکھے ہوئے کپڑے پر سو گیا، اور اس کے پسینہ سے کپڑے پر نمی آگئی تو اس کا بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے، البتہ اگر پسینہ اتنا زیادہ ہو کہ اس کی وجہ سے بچھونے کی نجاست چھوٹ کر بدن اور کپڑوں کو لگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا (منیہ)

کن لوگوں کو کس وقت سلام نہ کرنا چاہیے؟

① جو شخص نماز پڑھ رہا ہو
② قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہو
③ جب واعظ وعظ کہہ رہا ہو
④ کوئی شخص ذکر کر رہا ہو
⑤ جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو
⑥ مؤذن جب اذان دے رہا ہو
⑦ اجنبی عورت کو
⑧ کافر کو
⑨ کھانا کھاتے ہوئے کو
⑩ جماع کے وقت
⑪ قضائے حاجت کے وقت
⑫ اذان اور تکبیر کے وقت
⑬ جو لوگ دینی مسائل میں گفتگو کر رہے ہوں،

نفل نمازوں کی فضیلت اور پڑھنے کا طریقہ

حدیث میں بعض نفل نمازوں کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، لہٰذا ہم ان کی فضیلت اور ترکیب بیان کرتے ہیں:-

تحیۃ الوضو حدیث میں ہے جو شخص وضو کرنے کے بعد دو رکعت اس خلوص سے پڑھے کہ انہیں کوئی وسوسہ نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف فرمادے گا (بخاری، مسلم)
مگر یہ نفل مکروہ وقت میں نہ پڑھے،

تحیۃ المسجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم مسجد میں داخل ہوا کرو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کرو (بخاری، مسلم) لیکن یہ نفل صرف ظہر، عصر، عشاء، ان تین نمازوں میں پڑھ سکتا ہے، فجر کی نماز سے پہلے صرف دو سنتیں فجر کی پڑھے، اور مغرب کی نماز سے پہلے بھی کوئی نفل نماز نہیں پڑھنا چاہیے،

نمازِ اشراق[ع] حدیث میں ہے کہ اشراق کی نماز پڑھنے والے کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے، اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ فجر کی نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہے، اور ذکر اذکار کرتا رہے،

ع۵ اگر یہ نماز طلوع آفتاب سے پندرہ بیس منٹ بعد پڑھی جائے تو اشراق کہتے ہیں، اور زیادہ دیر بعد پڑھی جائے تو چاشت کہتے ہیں، شریف

دنیاوی کام کاج اور کسی سے دنیاوی بات چیت نہ کرے، جب سورج پورا نکل آئے تو دو یا چار رکعت نماز اشراق پڑھے، اگر کوئی فجر کی نماز پڑھ کر کام کاج میں لگ گیا تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے، مگر ثواب میں کمی ہو جائے گی، عورتوں کو چاہیے کہ وہ فجر کی نماز پڑھ کر گھر میں ہی مصلے پر بیٹھے بیٹھے ذکر اللہ کرتی رہیں، اور جب اشراق کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھ کر اٹھیں، اشراق کا وقت اس وقت ہوتا ہے، جب سورج پورا نکل آئے اور اس کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھ سکے (تقریباً پندرہ منٹ بعد سورج کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے)

نماز چاشت

اس نماز کی بھی حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے یہ نماز افلاس اور غربت دور کرنے کا..... مجرب نسخہ ہے، اس کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ:۔

مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)	"کہ جس نے چاشت کی دوگانہ نماز کی پابندی کی تو اس کے سارے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ مقدار میں سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں"

ایک حدیث میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر انسان کے جوڑ جوڑ پر صبح کو صدقہ ہے، (یعنی انسان صبح کو

جب نیند سے بیدار ہو کر اٹھتا ہے اور دیکھتا ہے میرے ہاتھ پاؤں اور جسم کے تمام اعضاء صحیح سلامت ہیں تو اللہ کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے) وہ شکریہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس مختصر سے شکریہ کو انسان کے ہر جوڑ کی طرف سے قبول فرما لیتا ہے،

ایک حدیث قدسی میں ہے: اے فرزندِ آدم! تو دن کے شروع حصہ میں چار رکعتیں میرے لئے پڑھا کر، میں دن کے آخری حصہ تک تجھے کفایت کروں گا (ترمذی)

اس کا وقت سورج میں خوب تیزی آجانے کے بعد سے نصف النہار شرعی کے شروع ہونے تک ہے،

نمازِ اوابین یہ نفل مغرب کے فرض اور سنت پڑھنے کے بعد پڑھے جاتے ہیں، حدیث میں ہے کہ جو شخص ان نفلوں کو اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کرے، تو اس کو بارہ سال کی نفلوں کے برابر ثواب ملے گا، اس نماز کی کم سے کم چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں ہیں،

نمازِ تہجد حدیث میں ہے کہ رات کے قیام (تہجد) کو لازم کر لو، اس لئے کہ یہ اُن (نیک) لوگوں کا طریقہ ہے جو تم سے پہلے گذر چکے، اس نماز کے پڑھنے سے بندہ اپنے پروردگار

سے قریب ہوجاتا ہے، یہ نماز گناہوں سے روکنے والی اور گناہوں کو مٹانے والی ہے (ترمذی)

نیز اس وقت اللہ تعالیٰ بندہ کی دعا خاص طور پر قبول فرماتا ہے اس نماز کی بدولت لوگ بڑے بڑے مرتبوں کو پہنچے ہیں، یہ نماز آدھی رات گذرنے کے بعد پڑھی جاتی ہے، اس کی کم سے کم دو زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں،

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کی بھی بڑی فضیلت ہے، اس کے پڑھنے سے انسان کے اگلے، پچھلے، نئے، پرانے، صغیرہ کبیرہ، ظاہر اور پوشیدہ، دانستہ یا نادانستہ طور پر ہونے والے.....

تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے، یہ نماز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی تھی، اور فرمایا تھا کہ ہوسکے تو روزانہ ورنہ ہر جمعہ کو اور ہر جمعہ کو نہ پڑھ سکو تو سال میں ایک دفعہ، سال میں ایک دفعہ بھی نہ پڑھ سکو تو تمام عمر میں ایک مرتبہ تو ضرور پڑھ لو،

رنج وغم اور مصیبت وسختی کے وقت یہ نماز نہایت ہی مفید ہے، ابو عثمان زاہدیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے وقت میں صلوٰۃ التسبیح سے بہتر عمل اور کوئی نہیں دیکھا، اکثر ائمہ اور بزرگانِ دین کا اس پر عمل رہا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اور ہر مسلمان کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین،

اس نماز کی چار رکعتیں ہیں ہر رکعت میں مندرجہ ذیل کلمے اس ترکیب سے پڑھے جاتے ہیں:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ،

نیت باندھ کر ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کے بعد یہ کلمے پندرہ مرتبہ پڑھے ——— ۱۵
اعوذ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ پڑھے ——— ۱۰
رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد دس مرتبہ پڑھے ——— ۱۰
رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر قومہ میں دس مرتبہ پڑھے ——— ۱۰
پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ پڑھے ——— ۱۰
پہلے سجدے اُٹھ کر بیٹھے اور دس مرتبہ پڑھے ——— ۱۰
پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد دس مرتبہ پڑھے ——— ۱۰
۷۵

اس طرح یہ تسبیح ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ ہو گئی، اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، اور سورۂ فاتحہ سے پہلے یہ کلمے پندرہ مرتبہ پڑھے، اسی طرح باقی رکعتوں میں پڑھے، چار رکعتوں میں یہ کلمے تین سو مرتبہ پڑھے جائیں گے، (یہ طریقہ امام ترمذی رح نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے)

یہ نماز اوقاتِ مکروہہ کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتے ہیں،
حضرت ابن عباس رض سے ایک روایت ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ، دوسری رکعت میں وَالْعَصْرِ

تیسری میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھی میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے،
اور دوسری روایت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پہلی رکعت میں، اور وَالْعٰدِیٰتِ دوسری میں، اِذَا جَآءَ تیسری میں، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ چوتھی میں پڑھنے کا بھی آیا ہے، لیکن یہ سورتیں پڑھنا ضروری نہیں جس کو جو سورتیں یاد ہوں وہ بھی پڑھ سکتا ہے،

نمازِ استخارہ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح اور مشورہ کر لینا چاہیے، اس کا نام استخارہ ہے حدیث شریف میں .... اس کی ترغیب دی گئی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے، کہیں منگنی یا شادی کرے یا سفر میں جانے کا ارادہ کرے تو استخارہ کر لے، انشاء اللہ تعالیٰ نتیجہ بہتر ہوگا،

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے، نماز کے بعد یہ دعا خوب دل سے پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ۔ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ

ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ،

وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ،

جب ھٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے جس پر لکیر بنی ہوئی ہے، وہاں اس کام کا دھیان کرے، اس کے بعد پاک اور صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف مُنہ کرکے باوضو سو جائے، اگر خواب میں سفید یا سبز رنگ نظر آئے تو وہ کام کرے، انشاء اللہ بہتر رہے گا، اور سُرخ یا سیاہ رنگ دیکھے تو اس کام سے پرہیز کرے (شامی) اور اگر کچھ بھی نظر نہ آئے تو سو کر اُٹھنے کے بعد جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اس پر عمل کرے،

نمازِ توبہ جب کسی شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ فوراً وضو کرکے دو رکعت نمازِ توبہ نفل کی نیت کرکے پڑھے، اس کے بعد خوب سچے دل سے توبہ اور استغفار کرے اور اپنے کئے ہوئے گناہ پر خوب نادم و پشیمان ہو اور یہ عہد کرے یا اللہ! آئندہ میں اس گناہ کے پاس بھی نہ جاؤں گا، اور کلمۂ استغفار تین یا پانچ مرتبہ پڑھے، کلمۂ استغفار یہ ہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ؕ

پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ (حاکم)

"یا اللہ آپ کی بخشش میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے گناہوں کے مقابلہ میں آپ کی رحمت کا زیادہ امیدوار ہوں"

نمازِ حاجت

کسی کو اگر کوئی حاجت پیش آجائے تو اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز بہ نیت قضائے حاجت پڑھے، نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثناء کرے، پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِیْ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا بردبار اور بخشش والا ہے، عرشِ عظیم کا مالک اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو پروردگار ہے سارے جہان کا، اے اللہ میں تجھ سے تیری بخشش کے واجب کرنے والے اسباب اور تیری بخشش کے لازم کرنے والی خصلتیں اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی کی عطاء اور ہر مصیبت سے سلامتی چاہتا ہوں

ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ (ترمذی، ابن ماجہ)

یا اللہ میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ بغیر بخشے اور کوئی رنج وغم بغیر دور کئے، اور کوئی حاجت جسے تو پسند کرتا ہے، بغیر پورا کئے نہ چھوڑ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

نماز کسوف وخسوف

سورج گرہن کو کسوف اور چاند گرہن کو خسوف کہتے ہیں، سورج گرہن کے وقت دو رکعت نماز باجماعت مسنون ہے، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، اس میں بڑی بڑی سورتیں (جیسے سورۂ بقرہ، آل عمران) پڑھنا اور رکوع وسجود طویل کرنا بھی مسنون ہے، نماز ختم ہونے کے بعد بھی اگر گرہن باقی ہو تو دعا اور استغفار میں مشغول رہے،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب سورج گرہن ہوا تو آپ گھبرا گئے اور مسجد میں تشریف لاکر دو رکعت نماز کسوف پڑھائی، اور اس میں آپ نے اتنا طویل قیام اور رکوع وسجود کئے کہ اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا، یہی طریقہ حضرات صحابہ کرامؓ کا بھی تھا،

اس نماز میں اذان، تکبیر، خطبہ نہیں ہوتے، اور قرأت آہستہ پڑھی جاتی ہے، اگر گرہن مکروہ وقت میں ہو رہا ہو تو نماز کے بجائے

دعاء واستغفار کرتا رہے،

خسوف کی نماز کی بھی دو رکعتیں ہیں، یہ نماز بلا جماعت پڑھی جاتی ہے، مسلمانوں کو چاہیئے کہ جب چاند گرہن ہو تو خسوف کی نماز علیحدہ علیحدہ پڑھیں،

نمازِ استسقاء جب بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑنے کا خطرہ ہو تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے بارش کے لئے دعاء کرنا، نماز استسقاء پڑھنا مستحب ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی صرف دعاء مانگی، اور کبھی نماز بھی پڑھی ہے،

نماز کا طریقہ یہ ہے کہ تمام مسلمان مرد، بچے اور بوڑھے اور جانور، پاؤں پیدل، معمولی لباس کے ساتھ اپنی عاجزی اور بیکسی کا اظہار کرتے ہوئے کسی جنگل اور میدان میں جمع ہوں، وہاں دو رکعت نماز جماعت سے امام کی اقتداء میں پڑھیں، دونوں رکعتوں میں امام قرأت بلند آواز سے پڑھے،

نماز سے فراغت کے بعد عید کی نماز کی طرح امام خطبہ پڑھے، خطبہ سے فراغت کے بعد سب مل کر دعاء کریں، دعاء کی بہتر صورت یہ ہے کہ ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف اور ہتھیلیاں زمین کی طرف رہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کی دعاء میں ہاتھ اونچے اٹھاتے تھے اور یہ دعاء پڑھتے تھے،

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ، (ابوداؤد)	یا اللہ ہمیں ایسی بارش کا پانی پلا جو خوب برسنے والی ہو، نفع پہنچانیوالی ہو نقصان پہنچانے والی نہ ہو جلدی برسنے والی ہو دیر سے آنے والی نہ ہو۔

تین روز تک یہ عمل کریں، اور ان دنوں میں روزہ رکھنا اور صدقہ اور دوسرے نیک کام کرنا مستحب ہے،

وضو میں پڑھنے کی مفید دعائیں

نمبر ایک سے نمبر گیارہ تک والی دعائیں بزرگانِ دین سے منقول ہیں، جن کا پڑھنا شرعاً ضروری نہیں، مگر چونکہ یہ دعائیں ایسی ہیں جن کے معنی خلافِ شرع نہیں، اور انسان خدا کے سامنے اپنی عاجزی، بیکسی، بے بسی کا اظہار کرتا ہے، اس لئے اگر کسی کے یاد ہو جائیں تو وضو کے دوران پڑھ لے، نہ یاد ہوں تو کوئی ضروری نہیں،

ان دعاؤں کو امام نووی رحمہ اللہ نے کتاب الاذکار میں، اور مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھیؒ نے تبلیغِ دین (جو امام غزالیؒ کی تصنیف ہے) میں بیان کیا ہے،

① ہاتھ دھوتے وقت کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ	سب تعریف اس خدا کی جس نے پانی

اَلْمَاءَ طَهُوْرًا ۝	کو پاک کرنے والا بنایا۔

② کلی کے وقت کی دُعا۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاْسًا لَّا اَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا،	"یا اللہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ (کوثر) سے ایسا پیالہ پلانا جس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔"

③ ناک میں پانی دیتے وقت کی دُعا۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَةَ نَعِیْمِكَ وَجِنَانِكَ،	"یا اللہ مجھے اپنی نعمتوں اور اپنی جنتوں کی خوشبو سے محروم نہ کیجیو۔"

④ منہ دھوتے وقت کی دُعا،

اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ،	"یا اللہ میرا چہرہ اس دن روشن اور چمکدار فرمائیو جس دن بہت سے چہرے چمکتے ہوں گے اور بہت سے سیاہ ہوں گے۔"

⑤ سیدھا ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا،	"یا اللہ میرا اعمال نامہ میرے سیدھے ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان لینا۔"

⑥ الٹا ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ،	"الٰہی! میرا اعمالنامہ میرے اُلٹے ہاتھ میں نہ دیجیو، اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے دیجیو۔"

⑦ سر کا مسح کرتے وقت کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَ بَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ،	"الٰہی! میرے بالوں اور میری جلد پر آگ کو حرام کردے اور اس دن مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیجیو جس دن تیرے سائے کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔"

⑧ کانوں کے مسح کے وقت کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ،	"الٰہی! مجھے ان لوگوں میں سے کردے جو اچھی بات سن کر اس کی پیروی کریں۔"

⑨ گردن کا مسح کرتے وقت کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ،	"یا اللہ! میری گردن آتشِ (دوزخ) سے آزاد کردے۔"

⑩ سیدھا پاؤں دھوتے وقت کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ	"اے اللہ! مجھے دوزخ پر سے

عَلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ، | گزرتے وقت ثابت قدم رکھیو"

(۱۱) الٹا پاؤں دھوتے وقت کی دعا،

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ، | "یا اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش قبول فرما، اور میری تجارت کو ایسا بنا دے جو کبھی سست نہ پڑے"

مختلف مسنون اور ضروری دعائیں

وضو کے وقت ان دعاؤں میں سے جو آسانی سے پڑھ سکتا ہو پڑھ لے، یہ مسنون دعائیں ہیں:-

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ابوداؤد)

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ،

(۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ، | "الٰہی میرے گناہ بخش دے، اور میرے گھر میں فراخی عطا فرما، اور میری روزی میں برکت دے"

وضو کے بعد پڑھنے کی دعا، صفحہ ۸۲ پر ملاحظہ فرمائیں،

④ مسجد میں داخلہ کیوقت کی دُعاء

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا پاؤں اندر رکھو، اس کے بعد یہ دُعاء پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، (مسلم، ابوداؤد)	"یا اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"

⑤ مسجد سے باہر نکلتے وقت کی دُعاء

مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالو اور یہ دعاء پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، (مسلم)	"یا اللہ میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں"

ہر فرض نماز کے بعد کی دُعائیں

سلام پھیرنے کے بعد اپنے سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دُعاء پڑھو:۔

① بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ، (ابن السنی)	اللہ کے نام سے، وہ اللہ کہ نہیں کوئی معبود اس کے سوا بخشش والا مہربان ہر وہ، یا اللہ مجھ سے فکر اور غم دور فرمادے"
② اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ	"میں معافی طلب کرتا ہوں اس خدا سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ

الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ (ابن السنی)	زندہ رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں

یہ کلمے تین مرتبہ پڑھے،

③ آیۃ الکرسی، جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے گا اس کو جنت میں جانے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکے گی، یعنی صرف موت ہی جنت تک پہنچنے میں رکاوٹ ہوگی، مرتے ہی وہ رکاوٹ دور ہو جائے گی،

④ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداؤد، نسائی)	یا اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عبادت پر
⑤ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ؕ	"یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور دجال کے شر سے"

صبح اور شام کی دعائیں

بعد نماز فجر و مغرب تین مرتبہ یہ دعاء پڑھ لے:۔

① بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (ابن ماجہ)	"شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے، جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی زمین و آسمان میں، اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔"

حضرت ابان بن عثمانؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ "جو شخص ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو اس کو اس دن اور اس رات میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

لیکن اس عمل کے راوی (ابانؓ) خود فالج زدہ تھے، چنانچہ ایک شخص اُن کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا، تو حضرت ابانؓ نے فرمایا بھائی کیا دیکھتے ہو، حدیث تو اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان کی، لیکن جس دن مجھ پر فالج گرا ہے اتفاق سے میں اس دُعا کو پڑھنا بھول گیا کہ تقدیری حکم مجھ پر نافذ ہو گیا،

② رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّرَسُوْلًا ۝ (ترمذی، ابوداؤد)	"میں اللہ کے رب ہونے سے راضی ہوا اور اسلام کے دین ہونے سے خوش ہوا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی اور رسول ہونے سے راضی ہوا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص یہ کلمے تین مرتبہ

صبح شام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بات کا ذمہ دار ہے کہ قیامت کے دن اس کو راضی کر دے،

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (ابن السنی)	"اللہ تعالیٰ مجھ کو کافی ہے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں، میں نے اس پر بھروسہ کیا، اور وہ رب ہے عرش عظیم کا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس آیت کو صبح شام سات مرتبہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت دونوں کے لئے کفایت کرتا ہے،

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ (ترمذی)	"الٰہی ہم نے تیری مدد سے صبح اور شام کی، اور تیرے ہی حکم سے ہمارا مرنا اور جینا ہے، اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے"

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ (ترمذی، ابوداؤد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام یہ اور اس سے پہلے والی دعاء پڑھا کرتے تھے،

بعد نماز فجر و مغرب پڑھنے کی دعائیں

① اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ۷ (ابوداؤد، نسائی)	"یا اللہ مجھے دوزخ سے نجات دیجئے"

بعد نماز فجر و مغرب سات مرتبہ پڑھے، جو شخص فجر اور مغرب کی نماز کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھ لے اور اس دن یا رات میں موت آجائے تو دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا،

② سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۷ (بخاری)	"اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے، اور ساری تعریف اسی کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ عظمت دینے والا (سب عیبوں سے) پاک ہے"

بعد نماز فجر و مغرب سات مرتبہ پڑھے، حدیث میں ہے یہ دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں (پڑھنے میں) وزن میں بھاری ہیں، خدا کو پیارے ہیں،

③ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	"خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اسی کی حمد اور تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، اسی کے قبضہ میں خیر اور بھلائی ہے، اور وہ

قَدِیْرٌ (ترمذی) | ہر چیز پر قادر ہے"

یہ کلمہ بعد نماز فجر و مغرب دس مرتبہ پڑھے،

حدیث میں ہے جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد (نماز کی ہیئت پر بیٹھے بیٹھے کسی سے بات کرنے سے پہلے) دس مرتبہ پڑھے، تو اس دن رات میں شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے، اور ہر کلمہ کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں،

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی، (بخاری مسلم وغیرہ) | "یا اللہ میں تیرے ہی نام سے مرتا (سوتا) ہوں اور تیرے ہی نام سے جیتا (جاگتا) ہوں"

نیند سے بیداری کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ، (بخاری مسلم) | "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مار دینے کے بعد زندہ کیا، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"

نیند میں ڈر جانے کے وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ مِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ | "میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں ان کلموں کے ذریعہ سے اس کے غصہ اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے

هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ ۝ (ترمذی)	اور شیطانوں کے چونکا دینے سے اور یہ کہ وہ حاضر ہوں میرے پاس"

صحابہ کرامؓ اپنی اولاد کو اگر وہ بالغ ہوتی تو یہ کلمے یاد کرا دیا کرتے تھے اور نابالغ ہوتی تو لکھ کر گلے میں ڈال دیا کرتے تھے،

خواب دیکھ کر پڑھنے کی دعاء:

خواب کے متعلق حدیثوں میں ہے کہ جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو خدا کا شکر کرے اور اس خواب کو خدا کی طرف سے سمجھے، اور اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوک کر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور کروٹ بدل دے، اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے، ہو سکے تو اس وقت اُٹھ کر وضو کر کے کم سے کم دو رکعتیں پڑھ لے، پھر انشاء اللہ اس خواب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، یا خواب دیکھنے کے بعد یہ دعاء پڑھ لے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ وَسَیِّئَاتِ الْاَحْلَامِ ۔	"یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کے شر سے اور خوابوں کی برائیوں سے"

بیت الخلاء میں جانے کی دعاء:

بیت الخلاء میں جانے سے پہلے یہ دعاء پڑھو:۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ، (ابوداؤد)	"اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں"

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (ابوداؤد)	"یا اللہ میں آپ کے ذریعہ گندے مردوں اور عورتوں سے پناہ مانگتا ہوں"

بیت الخلاء سے نکل کر پڑھنے کی دعاء

۱۔ غُفْرَانَکَ،	"اللہ سے معافی چاہتا ہوں"
۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (ابن ماجہ)	"خدا کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کر دیا، اور عافیت بخشی"

فائدہ:۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بیت الخلاء میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے،

کھانا شروع کرتے وقت کی دعاء

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ (مستدرک)	"اللہ کے نام کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں اور اسی کی برکت کا امیدوار ہوں"

کھانے سے فراغت کے بعد کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (ترمذی)	"شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہم کو مسلمانوں میں سے کیا"

نیا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا	"اے اللہ نکالنا اس چاند کو ہم پر

بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ، (ترمذی)	برکت اور ایمان اور خیریت اور اسلام کے ساتھ اور توفیق عطا فرما اچھے اور پسندیدہ عمل کی اور اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔"

روزہ افطار کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ، (ابوداؤد)	"الٰہی تیری رضاجوئی کے لئے میں نے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی پر میں نے روزہ کھولا۔"

روزہ افطار کے بعد کی دُعاء

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، (ابوداؤد)	"پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ثواب بھی ملے گا۔"

شبِ قدر کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ، (ترمذی)	"یا اللہ تو معاف فرمانے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے مجھے بھی معاف فرمادے۔"

دودھ پیتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ زِدْنَا مِنْہُ (ترمذی، ابوداؤد)	"یا اللہ برکت عطا فرما اس میں اور اس سے زیادہ دے"

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (ترمذی)	"اللہ ہی کی تعریف ہے جس نے مجھے اس بیماری سے بچا رکھا ہے جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی ہے"

مصیبت اور پریشانی کے وقت کی دعا

جب کسی مصیبت میں پھنس جائے یا پھنسنے کا اندیشہ ہو تو یہ دعا پڑھے،

۱۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا (ترمذی)

۲۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی سختی اور پریشانی کے وقت آسمان کی طرف منہ کرکے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور جب خوب گڑگڑا کر دعا مانگتے اور فرماتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ،

مرغ کی اذان کے وقت دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (ترمذی)

گدھا یا کتا بھونکنے کے وقت دُعاء

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (نسائی، ابن ماجہ)

غصّہ کے وقت کی دُعاء

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

آگ لگ جانے کے وقت کی دُعاء

کسی جگہ آگ لگ جائے تو اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھو،

پاؤں سوجانے کے وقت دُعاء

جب پاؤں سوجائے تو یہ دعاء پڑھے، صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

ادائے قرض کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ، (مشکوٰۃ)

"الٰہی! تو میری کفایت فرما اپنے حلال کے ذریعہ حرام سے، اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کردے"

اگر کسی کے اوپر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو انشاء اللہ سب اُتر جائے گا، بعض بزرگانِ دین کے ہاں اس دعاء کے پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ ہر جمعہ کو بعد نمازِ جمعہ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اور اس کے بعد سَو مرتبہ یہ دعاء پڑھا کرے اور کبھی ناغہ نہ کرے،

تھکن دُور کرنے کی دُعاء

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ ، (بخاری مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کام کی زیادتی کی وجہ سے تھک جانے کی شکایت کی، تو آپؐ نے یہ کلمے تعلیم فرمائے، ان کا نام تسبیحِ فاطمہ ہے،

چھینک کیوقت کی دُعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (بخاری) جس کو چھینک آئے وہ پڑھے،
یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (بخاری) جواب دینے والا پڑھے،
یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (بخاری) جس کو چھینک آئے تو وہ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کے جواب میں یہ کلمے کہے۔

وسوسہ کے وقت پڑھنے کی دُعاء

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۵
۲۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ، (بخاری مسلم)

نظرِ بد کی دُعاء

کسی کو نظرِ بد لگ جائے تو یہ دُعاء پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَمَرَضَھَا (نسائی ابن ماجہ)	"الٰہی تو اس کی گرمی اور سردی اور بیماری کو دور فرمادے"

بخار کے وقت کی دُعاء

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ، مِنْ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (ابن السنی)

"میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں خون سے جوش مارنے والی ہر رگ کے شر اور آگ کی حرارت کے شر سے"

تجارت وغیرہ میں نقصان کے وقت کی دُعاء

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ، (ابن السنی)

"میں اللہ کے نام کی برکت سے اپنی جان اپنے اہل اور اپنے مال کی حفاظت چاہتا ہوں"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے نقصانات کا شکوہ کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ صبح شام یہ الفاظ پڑھ لیا کر، تیرے اوپر نہ کوئی آفت آئے گی نہ نقصان ہوگا، اس نے ایسا ہی کیا، تمام آفتیں دُور ہوگئیں،

بیمار پُرسی کے وقت کی دُعاء

لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰہُ لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰہُ، اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ،

"کوئی خوف وہراس کی بات نہیں، انشاء اللہ یہ (بیماری) تو ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے، یا اللہ شفا دیجئے، یا اللہ! اسے اچھا کر دیجئے"

بیمار کے پڑھنے کی دُعائیں

کوئی بیمار ہو تو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے:

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوا کرتے تھے تو سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ) قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے تمام بدن پر پھیر لیا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے،

۲۔ یا یہ دعا پڑھو:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	یا اللہ! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ پاک ہیں بیشک میں قصوروار ہوں۔

موت کے وقت کی دُعا

جب کسی کی موت کا وقت قریب ہو تو یہ کلمہ پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝

جنازہ دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

جب کوئی جنازہ دیکھو تو یہ پڑھو: سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

حضرت عثمان غنیؓ جنازہ دیکھ کر یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے،

بازار جانے کے وقت کی دُعا

بازار جانے سے پہلے یہ کلمہ پڑھو:۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
(ترمذی، ابن ماجہ) اس دُعا کے پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، اور دس لاکھ گناہ معاف ہوتا ہے، اور دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے، صفحہ ۵۰ پر بھی اس کی فضیلت بیان ہو چکی،

جمعہ کے دن پڑھنے کی دُعا

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (ابن سنی)	"میں اس اللہ سے معافی چاہتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا، تمام چیزوں کے نظام کو سنبھالے ہوئے ہے، اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں"

جو شخص جمعہ کی سنتوں کے بعد اور فرضوں سے پہلے تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں، جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے تین مرتبہ پڑھنے کا بھی اتنا ہی ثواب ہے،

تہجد کے وقت پڑھنے کا وظیفہ

ایک صحابی حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں گئے اور یہ دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد پڑھنے کے لئے اُٹھتے تھے تو کیا پڑھتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی بات دریافت کی ہے جو اس سے پہلے کسی نے دریافت نہیں کی،

اس کے بعد فرمایا کہ آپ جب رات کو اٹھتے تھے تو دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، دس مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ، دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، دس مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، پھر دس مرتبہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ پڑھتے تھے، اس کے بعد تہجد کی نماز شروع کرتے تھے (ابوداؤد)

عقیقہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لِّابْنِ فُلَانٍ مِّنَ النَّارِ (شرح شرعۃ الاسلام)	اے اللہ! یہ عقیقہ فلاں (بچہ کا نام لے) کا ہے، اس جانور کا خون اس کے خون کے بدلہ میں، اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلہ میں، اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلہ میں، اس کی کھال اس کی کھال کے بدلہ میں، اس کے بال اس کے بال کے بدلے میں قبول فرمائیں اور اس جانور کو فلاں شخص کے بچے کے لئے دوزخ کی آگ کے لئے فدیہ بنادیں۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (ابوداؤد)	"اللہ کا نام لے کر ہم داخل ہوئے اور ہم نے اپنے پروردگار پر بھروسہ کیا"

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دُعا۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، (ترمذی، نسائی)	"میں اللہ کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسہ کرکے نکلتا ہوں، گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی طاقت دینا اللہ ہی کا کام ہے"

نمازِ پنجگانہ اور جمعہ کے بعد کے وظیفے!

فجر کی نماز کے بعد سورۂ یٰسٓ، ظہر کی نماز کے بعد اِنَّا فَتَحْنَا، اور عصر کی نماز کے بعد عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ اور مغرب کی نماز کے بعد سورۂ واقعہ اور عشاء کے بعد سورۂ سجدہ یا سورۂ مُلک، اور جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کا بڑا ثواب ہے، یہ سورتیں حفظ یاد کرلی جائیں (ارشاد مرشد وغیرہ)

ان کے علاوہ اور بہت سی دُعائیں ہیں جن کو ہم نے اپنی کتاب "مقبول دُعائیں" میں تقریباً ۱۴۰ عنوانات کے تحت بیان کیا ہے، اس میں ملاحظہ فرمائیں،

اضافۂ جدید

(صفحہ ۲۶۷ سے ۲۷۰ تک کے مضمون کا عکسی اشاعت کے وقت اضافہ کیا گیا)

زکوٰۃ کا بیان

ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن زکوٰۃ بھی ہے، قرآن مجید میں تقریباً بتیس ۳۲ مقامات میں نماز اور زکوٰۃ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے، جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے،

فرق صرف اتنا ہے کہ نماز بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی، نماز سے خالق اور مخلوق، عبد اور معبود کے درمیان تعلق قائم اور استوار ہوتا ہے، اور زکوٰۃ سے اس کے بندوں کے درمیان ہمدردی اور اخوت کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے،

زکوٰۃ کے فائدے زکوٰۃ ادا کرنے میں دینی اور دنیاوی بہت سے فائدے ہیں، مثلاً :- (۱) زکوٰۃ ادا کرنے والے کے دل میں مال کی محبت اور حرص جیسی رُوحانی بیماری پیدا نہیں ہوتی، (۲) جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے اُن کی ضروریات پوری ہوتی ہیں، اور اُن کے دل سے دُعا نکلتی ہے، ہمدردی کے جذبات اُبھرتے ہیں، (۳) ایک دنیاوی فائدہ یہ ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دیدی جاتی ہے

دولت پوری چکیتی وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے، بشرطیکہ حلال مال ہو، اس کے برعکس جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے، وہ کسی نہ کسی دن تباہ ہو جاتا ہے، کبھی آگ کی نذر کبھی چوری چکیتی میں کبھی خسارہ میں برباد اور ختم ہو جاتا ہے،

حدیث میں ہے جو قوم زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس قوم پر قحط کا عذاب مسلط کر دیتا ہے،

زکوٰۃ کی تعریف جس کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو، یا مالِ تجارت اور مکانوں کے کاروبار کا روپیہ ہو اور اس پر پورا ایک سال گذر جائے، تو اس میں سے چالیسواں حصہ راہِ خدا میں نکال کر مستحقین کو دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے،

نصابِ زکوٰۃ ساڑھے سات تولہ سونے کی زکوٰۃ کی مقدار: ۲ ماشہ ڈھائی رتی سونا ہوتا ہے،

ساڑھے باون تولہ چاندی کی زکوٰۃ کی مقدار:- ایک تولہ ۴ ماشہ ۲ رتی چاندی ہوتی ہے،

مستحقینِ زکوٰۃ مستحقینِ زکوٰۃ کے سلسلہ میں یہ بات معلوم ہونی ضروری ہے کہ مستحق رشتہ داروں کو دینے میں دُگنا ثواب ہے، ایک رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا، دوسرے ادائے زکوٰۃ کا، لیکن ساتھ ہی اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے،

کہ قوم کے یتامیٰ، مساکین، پڑوسی یہ بھی مستحق ہیں۔ ان کے علاوہ علم دین حاصل کرنے والے طلباء کی امداد کرنے میں بھی دُگنا اجر و ثواب ہے، ایک علمِ دین حاصل کرنے میں امداد کرنے کا، دوسرے ادائے زکوٰۃ کا، اس لئے زکوٰۃ ادا کرنے والے مخیر حضرات کو ان سب کا بھی خیال رکھنا چاہیے،

رشتہ دار مستحقین زکوٰۃ

جن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے وہ یہ ہیں:۔ بھائی، بہن، بھتیجا، بھتیجی، چچا، چچی، بھانجا، بھانجی، پھوپھا، پھوپھی، ماموں، ممانی، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ، سوتیلا دادا و دادی، ساس، خسر، ان سب رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، (شامی)

جن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں وہ یہ ہیں:۔

ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، بیوی، شوہر، نواسا، نواسی، اور جو ان کی اولاد میں ہوں، ان سب کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے (ھدایہ)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید

زکوٰۃ کے اس بیان کو ہم ایک حدیث پر ختم کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوگا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کا کیا انجام ہوگا، چنانچہ حدیث میں ہے:۔

"جو شخص سونے یا چاندی کی زکوٰۃ نہیں دیتا، تو اس

مال کی تختی بنا کر قیامت کے دن اس کی پیشانی اور پہلوؤں کو داغ دیا جائے گا، جب یہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر گرم کر لیا جائے گا، اور قیامت کے پچاس ہزار برس والے پورے دن اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا" (بخاری)

اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے اور انجامِ بد سے بچائے، آمین،

رُوزۂ رمضان کا بیان

نماز اور زکوٰۃ کی طرح اسلام کا ایک اہم رکن رمضان المبارک کے روزے بھی ہیں، اس مہینہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کا نزول شروع ہوا، اور اسی مہینہ میں توراۃ، انجیل، زبور وغیرہ آسمانی کتابیں نازل ہوئیں،

اس مہینہ کی دو عبادتیں بہت اہم اور خاص ہیں، ایک روزہ، دوسرے تراویح،

رُوزہ کی تعریف صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع ان تین کاموں سے اپنے اختیار سے رُکے رہنے کو رُوزہ کہتے ہیں، قرآن مجید اور حدیث شریف میں روزوں کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، اسی لئے روزوں کی فرضیت کا منکر باتفاقِ علماء کافر ہو جاتا ہے،

روزہ ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد و عورت پر فرض ہے، بغیر عذر شرعی ان کا چھوڑنا ناجائز اور حرام ہے، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں روزہ تریاق ہے جو خواہشاتِ نفسانی کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، روزہ سے انسان میں پرہیزگاری، تقویٰ کے صفات پیدا ہوتے ہیں، روزہ دار کو کالم گلوچ، بیہودہ باتوں، غیبت وغیرہ سے باز رہنا چاہیئے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہِ رمضان میں چار باتوں کا ورد رکھنا چاہیئے:۔ (۱) کلمہ طیبہ (۲) استغفار کی کثرت (۳) طلبِ جنت (۴) عذابِ دوزخ سے پناہ،

اس مہینہ کے آخری عشرہ کی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ان راتوں کی بڑی فضیلت ہے، انہی راتوں میں شب قدر بھی ہوتی ہے، اس میں یہ دعاء پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے؛

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی)

روزہ رکھنے کی یوں نیت کرے:۔

بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ ؕ

افطار کرتے وقت یہ دعاء پڑھنی چاہیئے:۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد)

ماہِ رمضان اور اس کے متعلقہ تفصیلی مسائل کے لئے ہماری مشہور کتاب "تحفۃ الصیام" کا مطالعہ کریں،

حج کا بیان

حج اسلام کا پانچواں اہم رکن ہے، قرآن مجید اور احادیث میں اس کی فرضیت و اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے،

ایک حدیث میں ہے جس شخص پر حج فرض ہو جائے اور کوئی شرعی مجبوری نہ ہو، اگر ایسا شخص بلا حج کئے مر جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا شخص چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، غور کرنے کا مقام ہے کہ آپ نے ایسے شخص سے کیسی بیزاری اور نفرت کا اظہار فرمایا اسی لئے اس کی فرضیت پر تمام علماء کا اتفاق ہے، اور اس کی فرضیت کا منکر کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، چند حدیثیں ہم یہاں درج کرتے ہیں، تاکہ ناظرین اس سے حج کی فرضیت کا اندازہ کریں،

① ایک حدیث میں ہے کہ حج میں خرچ کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسا جہاد میں خرچ کرنے کا، یعنی ایک روپیہ خرچ کرنے کا ثواب سات سو روپے کے برابر ہے،

② ایک اور حدیث میں ہے کہ حاجی حج میں خرچ کرنے کی وجہ سے فقیر ہرگز نہیں ہو سکتا،

③ جو شخص حج یا عمرہ کرنے جائے اور راستہ میں اس کو موت آجائے، تو عدالتِ (خداوندی) میں نہ اس کی پیشی ہوگی، نہ اس سے

حساب کتاب لیا جائے گا، اور اس سے کہہ دیا جائے گا (بلا حساب کتاب) جنت میں داخل ہو جا،

(۴) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے تو ہر قدم پر ستر نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں،

آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کس درجہ کی ہوتی ہیں، تو آپؐ نے فرمایا ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہوتی ہے،

اللہ اکبر! یہ حق تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کتنا بڑا احسان ہے کہ ایک نیکی پر اتنا اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں،

یہی وجہ ہے کہ انبیاءِ کرام، صحابۂ عظام اور بزرگانِ دین اپنی مصروفیات کے باوجود اس کثرت سے حج کیا کرتے تھے کہ آج کے زمانہ میں کمزور ایمان والوں کے سامنے اگر ان کی تعداد بیان کی جائے تو اس کے یقین کرنے میں تردد ہوتا ہے،

سیدنا آدم علیہ السلام نے پیدل چل کر چالیس حج کئے اور بعض روایتوں کی رُو سے ایک ہزار،

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ پر وحی بھیجی کہ اے آدمؑ! بیت اللہ کا حج اس سے پہلے کر لو کہ تم کو کوئی نیا حادثہ پیش آئے

حضرت آدمؑ نے عرض کیا، الٰہی وہ نیا حادثہ کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ چیز تم نہیں جانتے، وہ موت ہے، حضرت آدمؑ نے دریافت کیا موت کیا ہے؟ فرمایا عنقریب اس کا مزہ چکھ لوگے،

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ اپنی مشہور تصنیف "حجۃ اللہ البالغہ" میں فرماتے ہیں کہ خدا کے بڑے شعائر چار ہیں:۔

① قرآن کریم ② کعبۃ اللہ ③ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ④ نماز

خانۂ کعبہ کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے، اس میں کمی خدا کی شان میں کمی ہے، اس لئے خانۂ کعبہ کا حج فرض ہوا، اور اس کی تعظیم کا اس طرح حکم دیا گیا کہ بغیر صفائی و طہارت اس کا طواف نہ کیا جائے،

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ حج فرض ہوتے ہی فوراً ادا کرنے کی کوشش کرے، جتنی تاخیر کرے گا اتنا ہی گناہوں میں اضافہ ہوتا رہے گا، ——— اس کے بعد شرائطِ حج ملاحظہ ہوں،

شرائطِ فرضیتِ حج

① مسلمان ہونا ② بالغ ہونا، ③ عاقل ہونا یعنی مجنون یا دیوانہ نہ ہونا ④ آزاد ہونا ⑤ مالدار ہونا ⑥ حج کا وقت ہونا ⑦ تندرست ہونا ⑧ راستہ میں امن و امان ہونا،

جب یہ شرطیں پائی جائیں تو حج فرض ہو جاتا ہے، بالفرض اگر یہ شرطیں نہ پائی جائیں تو پھر حج فرض نہیں ہوتا،

حج کی قسمیں حج کی تین قسمیں ہیں ① افراد ② قران ③ تمتع، ان تینوں صورتوں میں احرام باندھتے ہیں، احرام حاجی کا خاص لباس ہوتا ہے، جس میں ایک چادر اور تہبند ہوتا ہے، احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، اور سر کھلا ہوا رہتا ہے، حتیٰ کہ نماز بھی سر کھلے ہوئے پڑھنے کا حکم ہے،

حاجی حالتِ احرام میں یہ تلبیہ بکثرت پڑھتا رہے :-

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ط

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دین پر چلنے کی توفیق دے، اور ایمان پر خاتمہ ہو، بُرے خاتمہ سے بچائے، آمین ؛

حج کے تفصیلی مسائل ہم نے اپنی کتاب "معلوماتِ حج" اور "طریقۂ حج" میں بیان کئے ہیں، وقتِ ضرورت ان کا مطالعہ کیا جائے، چونکہ حج کے بہت سے مسائل ہیں، جن کے بیان سے کتاب طویل ہو جاتی، اس لئے ان کو قصداً ترک کر دیا گیا ؛

———…○○○…———

قرآن مجید کی بعض آیات اور سورتوں کے فضائل

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

اس سورۃ کی بہت فضیلت ہے، حدیث میں ہے کہ آسمانی کتابوں (توراۃ، انجیل، زبور) میں اس سورۃ جیسی کوئی سورۃ نازل نہیں ہوئی، یہ سورۃ تمام سورتوں سے مرتبہ میں بڑی ہے،

ہر بیماری کے لئے باعثِ شفاء ہے، حدیث میں ہے:۔

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ (احمد، بیہقی)

"یعنی سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لئے باعثِ شفاء ہے"

جو شخص بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کو فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ہمیشہ اکتالیس بار پڑھتا رہے گا، اگر وہ محتاج ہے تو غنی ہو جائے گا، مقروض ہے تو قرضہ ادا ہو جائے گا، بیمار ہے تو اچھا ہو جائے گا، کمزور ہے تو قوی ہو جائے گا، ملازمت سے معزول ہے تو بحال ہو جائے گا، (رَحِيمِ الْحَمْدُ، یعنی میم کو الحمد کے لام سے ملا کر پڑھے)

سورۂ بقرہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ (یعنی خدا کے ذکر سے خالی مت رکھو) جس گھر میں سورۂ بقرہ

پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگتا ہے، رات میں جو شخص سورۂ بقرہ پڑھے گا اس کے گھر میں شیطان تین رات تک داخل نہیں ہوتا، اور جو دن میں اسے پڑھے گا تین دن تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہ ہوگا (حصن حصین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ بقرہ کے آخر کی آیتیں (آمَنَ الرَّسُوْلُ سے) ایسی ہیں کہ جو شخص ان کو رات میں پڑھے گا تو وہ اس کے لئے کفایت کریں گی (یعنی ان کی وجہ سے جن و انس کے شر سے محفوظ رہے گا)۔

جُبَیر بن نفیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا ہے جو مجھے اس نے اپنے اس خاص خزانہ میں سے دی ہیں جو عرش کے نیچے ہے، لہٰذا ان کو خود بھی یاد کرو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی یاد کرادو، ان دونوں آیتوں میں گناہوں کی مغفرت ہے، خدا سے تقرب اور دعاء ہے،

آیۃ الکرسی کی فضیلت

اس مقدس آیت کی بڑی فضیلت ہے، سوتے وقت اس کو پڑھنے سے رات بھر شیطان قریب نہیں آسکتا، اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان ہوتا ہے، ہر نماز کے بعد پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا، جس بچہ اور مال پر اسے پڑھ کر دم کیا جائے یا لکھ کر ڈال دی جائے، انشاء اللہ شیطان اس کے قریب نہ آئے گا (حصن حصین)

سورۂ کہف کی فضیلت

اس مبارک سورۃ کی بھی حدیثوں میں بہت فضیلت بیان کی گئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اس کو جمعہ کے دن پڑھے گا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک نور ہی نور رہے گا، اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک جو گناہ (صغیرہ) ہوں گے سب معاف ہو جائیں گے،

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص شروع کی دس آیتیں یاد کرلے گا وہ دجال کے شر اور فتنہ سے محفوظ رہے گا (مسلم، ابوداؤد وغیرہ)

سورۂ سجدہ کی فضیلت

یہ سورۃ اکیسویں پارہ میں ہے، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک الٓمٓ تنزیل (سورۂ سجدہ) اور تَبٰرَکَ الَّذِیْ نہ تلاوت فرمالیتے اُس وقت تک نہ سوتے،

سورۂ یٰسٓ شریف کی فضیلت

حدیث میں ہے کہ جو شخص دن کے ابتدائی حصہ میں یہ سورت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی تمام ضروریات پوری فرمائیں گے،

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ سورۃ ہمیشہ رات کو پڑھتا رہے اور اسی حالت میں مرجائے تو شہید مرے گا،

یہ سورۃ قرآن مجید کا دل ہے جو اس کو اللہ اور آخرت ہی کے لئے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، اُسے اپنے مُردوں پر

پڑھو، یعنی نزع کے وقت اُن کو سناؤ (نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

سُورۂ فتحنا کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک سُورۃ ایسی نازل ہوئی ہے جو مجھ کو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے، اس سے مراد اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ہے،

بعض عارفین نے لکھا ہے جو اس سورۃ کو رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو چاند دیکھنے کے وقت پڑھے تو سال بھر تک اس کی روزی کشادہ رہے گی، اگر فقیر ہے تو مال دار ہو جائے گا، قرض دار ہے تو قرضہ ادا ہو جائے گا،

سُورۂ واقعہ کی فضیلت

حدیث میں ہے کہ جو شخص رات کو یہ سورۃ پڑھے اس کو فاقہ کی نوبت نہ آئے گی، حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو کچھ مال دینا چاہا کہ اس کو اپنی لڑکیوں پر خرچ کریں تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا، کیا آپ لڑکیوں کی محتاجگی کا خیال کرتے ہیں؟ حالانکہ میں نے ان کو سُورۂ واقعہ پڑھنے کا حکم دے رکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا ہے کہ جو اس سورۃ کو ہر رات میں پڑھ لے گا وہ محتاج نہ رہے گا

سُورۂ مُلک کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی تیس آیتوں

کی ایک سورۃ ہے جو آدمی کے لئے یہاں تک شفاعت کرے گی کہ اس کی بخشش ہو جائیگی، وہ سورۃ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ہے (ابن حبان)

دوسری حدیث میں ہے جو شخص اس سورۃ کو ہر رات پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے بچالے گا، (ابن ماجہ)

سورۃ نباء کی فضیلت

اگر کسی کو نیند نہ آتی ہو تو سورۃ نباء (عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ) کو وَجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا تک بار بار پڑھے انشاء اللہ نیند آجائے گی،

سورۃ کافرون کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، سوتے وقت پڑھ لیا کرو، یہ سورۃ تم کو شرک سے بچائے گی،

سورۃ اخلاص کی فضیلت

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے کوئی شخص عاجز ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ تہائی قرآن ایک رات میں کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، (ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے، جو شخص اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھتا رہے وہ جنت کا مستحق ہو جائے گا، جو سوتے وقت داہنی کروٹ پر لیٹے لیٹے ایک سو مرتبہ پڑھ گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داہنی طرف سے داخل کرے گا،

سورۂ فلق اور سورۂ والناس کے فضائل

معوذتین (قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ الناس) پناہ مانگنے کے لئے بہترین سورتیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (سونے کے لئے) بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر یہ دونوں سورتیں پڑھ کر اُن پر دم کرتے، اور پھر دونوں ہاتھ جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم مبارک پر پھیرتے، سر اور چہرہ اور جسم کے سامنے کے حصّہ سے شروع فرماتے تھے، اور تین مرتبہ پھیرا کرتے تھے

جادو کئے ہوئے آدمی پر پڑھ کر دم کرنے سے وہ اچھا ہو جائیگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا، آپ نے یہ دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے جسم مبارک پر دم کیا جادو کا اثر جاتا رہا،

ان سورتوں کے اور بھی بہت سے فضائل ہیں، ہم نے کتاب کے طویل ہو جانے کے خوف سے مختصر طور پر بیان کیا ہے،



درُود شریف کا بیان

درُود شریف کے بڑے فضائل ہیں جن کے بیان کرنے کے لئے مستقل کتاب کی ضرورت ہے، ہم یہاں تبرّکاً تھوڑا سا بیان کرتے ہیں تاکہ اس کی برکت سے محروم نہ رہیں،

درُود شریف پڑھنے کی فضیلت

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ وہ شخص مجھ سے قریب ہوگا جس نے کثرت سے مجھ پر (دنیا میں) درود پڑھا ہوگا، (ترمذی)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو، جمعہ کے دن کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے، (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس سے درود پڑھتا ہے تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو مجھ پر فاصلہ سے درود پڑھتا ہے وہ فرشتوں کے ذریعہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے، (بیہقی)

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے، قیامت

میں اس کے لئے میری شفاعت ہوگی (طبرانی)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آئے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود پڑھے (نسائی)

(۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پائے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا،

درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برباد ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی)

(۲) آپؐ نے ارشاد فرمایا بڑا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (ترمذی، ابن حبان)

درود شریف کی خاصیت

(۱) حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے، اوپر نہیں جاتی، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے (ترمذی)

(۲) ابن عباسؓ کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اس کا پاؤں سو گیا، آپ نے فرمایا جو شخص تجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا نام لے، اس نے

کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم"۔ اُسی وقت پاؤں ٹھیک ہوگیا (زاد السعید)

——— درُود شریف پڑھنے کے مواقع ———

① جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے تو دعا سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھ لے ② اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر اذان کی دعا پڑھے ③ قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد ④ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے وقت ⑤ جب آپؐ کا نام نامی سُنے یا لکھے، ⑥ وضو کے بعد بھی درود شریف پڑھنا مستحب ہے ⑦ کوئی دینی رسالہ یا کتاب لکھتے وقت ⑧ تہجد کے وقت ⑨ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت ⑩ گناہوں کو یاد کرنے کے وقت ⑪ بلاء، وبا، عام پریشانی کے وقت ⑫ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت مستحب ہے ⑬ جنازہ کی نماز میں دوسری تکبیر کے بعد ⑭ جمعہ وعیدین کے خطبوں میں، ⑮ مسجد میں داخل ہوتے وقت ⑯ مسجد سے نکلتے وقت ⑰ حاجی جب صفا مروہ پر سعی کرے ⑱ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت ⑲ مسجد کو دیکھ کر ⑳ وعظ کہتے وقت ㉑ منگنی اور نکاح کے وقت ㉒ گھر میں داخل ہوتے وقت ㉓ کان بولنے کے وقت ㉔ ہر نماز کے بعد

ہم نے یہ چوبیس مواقع لکھے ہیں ان کے علاوہ اور بھی تلاش کرنے سے مل سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو درود شریف کے ورد کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو، آمین ؛

حدیثوں سے چند مفید باتیں

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حدیثوں سے کچھ ضروری اور مفید باتیں بھی بیان کردی جائیں، ان میں اکثر بیماریاں ایسی ہیں جو ہم میں پائی جاتی ہیں، ان کے معلوم ہوجانے کے بعد ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے،

قیامت میں سب سے پہلے چار باتوں کا سوال

حدیث میں ہے کہ قیامت میں کوئی شخص اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہل سکے گا جب تک ان چار باتوں کا جواب نہ دیدے، ① ساری عمر کیسے ختم کی ② جو دین کی باتیں تمھیں معلوم تھیں اُن پر کتنا عمل کیا ③ مال کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا ④ اپنے بدن سے کیا کام کیا؟

قرآن مجید پڑھنے کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک حرف پر ایک نیکی ملتی ہے، اور نیکی کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کے بدلہ میں دس حصے ملتے ہیں، اور میں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے، تو اس

اس حساب سے الحمد کا لفظ پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں گی،

والدین کا مرتبہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے،

یعنی والدین کو خوش رکھو، لیکن اگر وہ خلافِ شرع کاموں سے خوش ہوتے ہوں تو اس قسم کی باتوں میں ان کی اطاعت نہ کرنی چاہیے، خواہ وہ ناراض ہی ہو جائیں،

عورت کا باریک کپڑا پہننا

حدیث میں ہے "بعضی عورتیں نام کو کپڑا پہنیں گی، لیکن واقع میں وہ ننگی ہوں گی، ایسی عورتیں جنت میں نہ جائیں گی، اور نہ اس کی خوشبو سونگھنے پائیں گی" یعنی ایسے باریک کپڑے پہنیں گی جن سے بدن صاف نظر آئے گا، (جیسا کہ آجکل مشاہدہ میں آرہا ہے)

دھوکا دینا

حدیث میں ہے "دھوکہ باز ہم میں سے نہیں" یعنی اگر کوئی چیز بیچنے میں یا کسی معاملہ میں دھوکہ کرے وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے،

چغلی کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں نہ جائیگا،

غیبت کرنا،

حدیث میں ہے دنیا میں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھائے گا (یعنی غیبت کرے گا) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے پاس مُردار کا گوشت رکھیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ جیسے تو زندہ کو کھاتا تھا اب مُردہ کو بھی کھا، اس کے بعد وہ مجبوراً کھائے گا، اور شور مچاتا جائے گا،

پیشاب سے احتیاط نہ کرنا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بہت احتیاط کرو، کیونکہ قبر کا عذاب اکثر اسی سے ہوتا ہے،

حرام مال کا وبال

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھے گا وہ دوزخ میں جائے گا،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص کپڑا دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کریں گے،

سچ اور جھوٹ بولنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سچ بولنے کے پابند رہو، کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھلاتا ہے، اور سچ اور نیکی دونوں جنت

میں لے جاتے ہیں، اور جھوٹ بولنے سے بچو، کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھلاتا ہے، اور جھوٹ اور بدی دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں،

قسم کھانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا،

لوگوں کی آجکل عادت ہے کہ تیری جان کی قسم، تیرے سر کی قسم، وغیرہ کھاتے ہیں، یہ سب منع ہے، حدیث میں ہے کہ اگر کبھی منہ سے ایسی قسم نکل جائے تو فوراً کلمہ پڑھ لے،

بلا اور مصیبت پر صبر کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو اگر کوئی دکھ یا مصیبت یا رنج پہنچتا ہے، بلکہ اگر طبیعت میں تھوڑی سی پریشانی بھی ہوتی ہے، ان سب صورتوں میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں،

تواضع اختیار کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے واسطے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بڑھا دیتے ہیں، اور جو شخص تکبر کرتا ہے اس کی گردن توڑ دیتے ہیں، یعنی ذلیل کرتے ہیں،

تکبر کرنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا،

کسی کو اچھی بات بتلانا اور بری بات سے روکنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹا دے، اور اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے، اور اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے، اور یہ دل سے برا سمجھنا ایمان کا کمزور درجہ ہے،

دکھلاوے کے لئے کپڑا پہننا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا میں نام و نمود (دکھلاوے) کے لئے کپڑا پہنے، قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگائیں گے،

بیمار پرسی کرنے کا ثواب

حدیث میں ہے اگر مسلمان دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پرسی کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں، اور اگر شام کے وقت بیمار پرسی کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں ؛

اسمائے حسنیٰ

یعنی

اللہ تعالیٰ کے مبارک نام

قرآن پاک میں ہے: وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (پ ۹ ع ۱۲) "اور اللہ ہی کے لئے ہیں اچھے اچھے نام، سو اس کو پکارا کرو ہی نام لیکر"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ (پ ۱۵، ع ۱۲)	(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہدیجئے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو گے سو اس کے اچھے اچھے نام ہیں"

یعنی حق تعالیٰ کو کسی نام سے پکارو وہ ہر نام سے سنے گا، اور ہر ایک کی دعا کو شرف قبولیت بخشے گا،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو شخص ان کو یاد کرلے گا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا" (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ یہ اسمائے مبارک خود بھی یاد کرے، اور اپنے گھر والوں کو بھی یاد کرادے، اللہ تعالیٰ کے یہ سب نام صفاتی ہیں،

نمبر	اسم مبارک	ترجمہ	نمبر	اسم مبارک	ترجمہ
۱	هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	وہ اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں،	۱۶	اَلْقَهَّارُ	زبردست
			۱۷	اَلْوَهَّابُ	سب کچھ دینے والا
			۱۸	اَلرَّزَّاقُ	روزی رساں
۲	اَلرَّحْمٰنُ	بڑا مہربان	۱۹	اَلْفَتَّاحُ	مشکل کشا
۳	اَلرَّحِیْمُ	نہایت رحم والا	۲۰	اَلْعَلِیْمُ	بہت جاننے والا
۴	اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	۲۱	اَلْقَابِضُ	ہر چیز کا روک کر دینے والا
۵	اَلْقُدُّوْسُ	تمام عیبوں سے پاک	۲۲	اَلْبَاسِطُ	روزی فراخ کرنیوالا
۶	اَلسَّلَامُ	تمام نقصانات سے مبرا	۲۳	اَلْخَافِضُ	پست کرنیوالا (نافرمانوں کو)
۷	اَلْمُؤْمِنُ	امن دینے والا	۲۴	اَلرَّافِعُ	بلند کرنیوالا (فرمانبرداروں کو)
۸	اَلْمُهَيْمِنُ	نگہبان	۲۵	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا
۹	اَلْعَزِيْزُ	غالب	۲۶	اَلْمُذِلُّ	ذلت دینے والا
۱۰	اَلْجَبَّارُ	بگڑی بنانیوالا	۲۷	اَلسَّمِيْعُ	سننے والا
۱۱	اَلْمُتَكَبِّرُ	عظمت بزرگی والا	۲۸	اَلْبَصِيْرُ	دیکھنے والا
۱۲	اَلْخَالِقُ	ہر چیز کا خالق	۲۹	اَلْحَكَمُ	مخلوقات کا حاکم
۱۳	اَلْبَارِئُ	ہر چیز کا موجد	۳۰	اَلْعَدْلُ	انصاف کرنے والا
۱۴	اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا	۳۱	اَللَّطِيْفُ	باریک بیں
۱۵	اَلْغَفَّارُ	بہت بخشنے والا	۳۲	اَلْخَبِيْرُ	واقف، خبردار،

نمبر	اسم مبارک	ترجمہ	نمبر	اسم مبارک	ترجمہ
۳۳	اَلْحَلِیْمُ	بردبار	۴۹	اَلْمَجِیْدُ	بڑی شان والا
۳۴	اَلْعَظِیْمُ	بڑا، بزرگ	۵۰	اَلْبَاعِثُ	مُردوں کو مرنے پیچھے دوبارہ اُٹھ کھڑا کرنیوالا
۳۵	اَلْغَفُوْرُ	گناہوں کا بخشنے والا			
۳۶	اَلشَّکُوْرُ	بڑا قدردان	۵۱	اَلشَّہِیْدُ	ہر وقت ہر جگہ موجود
۳۷	اَلْعَلِیُّ	بڑا مرتبہ والا	۵۲	اَلْحَقُّ	برحق، سچا،
۳۸	اَلْکَبِیْرُ	بڑی شان والا	۵۳	اَلْوَکِیْلُ	کارساز
۳۹	اَلْحَفِیْظُ	نگہبان	۵۴	اَلْقَوِیُّ	قوی، قوت والا
۴۰	اَلْمُقِیْتُ	قوت دینے والا مخلوق کو روزی سے،	۵۵	اَلْمَتِیْنُ	بہت بڑی طاقت والا
			۵۶	اَلْوَلِیُّ	مددگار
۴۱	اَلْحَسِیْبُ	کفایت کرنیوالا	۵۷	اَلْحَمِیْدُ	تعریف کا مستحق
۴۲	اَلْجَلِیْلُ	بڑا، بزرگ	۵۸	اَلْمُحْصِیْ	ہر چیز کا شمار کرنیوالا
۴۳	اَلْکَرِیْمُ	بڑا سخی	۵۹	اَلْمُبْدِئُ	پہلی مرتبہ پیدا کرنیوالا
۴۴	اَلرَّقِیْبُ	بڑا نگہبان	۶۰	اَلْمُعِیْدُ	دوبارہ پیدا کرنیوالا
۴۵	اَلْمُجِیْبُ	دُعا قبول کرنیوالا	۶۱	اَلْمُحْیِیْ	زندہ کرنے والا
۴۶	اَلْوَاسِعُ	وسعت دینے والا	۶۲	اَلْمُمِیْتُ	موت دینے والا
۴۷	اَلْحَکِیْمُ	بڑا حکمت والا	۶۳	اَلْحَیُّ	زندہ رہنے والا
۴۸	اَلْوَدُوْدُ	بڑی محبت رکھنے والا	۶۴	اَلْقَیُّوْمُ	ہمیشہ قائم رہنے والا

نمبر	اسم مبارک	ترجمہ	نمبر	اسم مبارک	ترجمہ
۶۵	اَلْوَاجِدُ	بڑا غنی	۸۲	اَلْمُنْتَقِمُ	نافرمانوں سے بدلہ لینے والا
۶۶	اَلْمَاجِدُ	بڑی بزرگی والا	۸۳	اَلْعَفُوُّ	گناہوں کو معاف کرنیوالا
۶۷	اَلْوَاحِدُ	تنہا، یگانہ	۸۴	اَلرَّءُوْفُ	بڑا شفقت کرنیوالا
۶۸	اَلْاَحَدُ	یکتا اپنی خدائی میں	۸۵	مَالِكُ	سارے جہان کا
۶۹	اَلصَّمَدُ	بڑا بے نیاز		اَلْمُلْكِ	مالک،
۷۰	اَلْقَادِرُ	قدرت والا	۸۶	ذُوالْجَلَالِ	بڑی بزرگی اور
۷۱	اَلْمُقْتَدِرُ	قدرت ظاہر کرنیوالا		وَالْاِكْرَامِ	عزت والا،
۷۲	اَلْمُقَدِّمُ	آگے بڑھانیوالا	۸۷	اَلْمُقْسِطُ	انصاف کرنے والا
۷۳	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے کرنیوالا	۸۸	اَلْجَامِعُ	تمام مخلوق کو
۷۴	اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلا			جمع کرنے والا
۷۵	اَلْاٰخِرُ	سب سے پچھلا	۸۹	اَلْغَنِيُّ	بے پروا
۷۶	اَلظَّاهِرُ	آشکارا	۹۰	اَلْمُغْنِيُّ	بے پروا کرنے والا
۷۷	اَلْبَاطِنُ	پوشیدہ	۹۱	اَلْمَانِعُ	باز رکھنے والا
۷۸	اَلْوَالِيُ	بڑا کارساز	۹۲	اَلضَّارُّ	ضرر، شر کا خالق
۷۹	اَلْمُتَعَالِيُ	بہت بلند	۹۳	اَلنَّافِعُ	نفع پہنچانے والا
۸۰	اَلْبَرُّ	بڑا احسان کرنیوالا	۹۴	اَلنُّوْرُ	روشن کرنے والا
۸۱	اَلتَّوَّابُ	گنہگاروں کی توبہ قبول کرنیوالا	۹۵	اَلْهَادِيُ	راہ ہدایت دکھانیوالا

نمبر	اسم مبارک	ترجمہ	نمبر	اسم مبارک	ترجمہ
۹۵	اَلْبَدِیْعُ	ہر چیز کا موجد	۹۸	اَلرَّشِیْدُ	عالم کا رہنما
۹۶	اَلْبَاقِیْ	ہمیشہ باقی رہنے والا	۹۹	اَلصَّبُوْرُ	بُردبار
۹۷	اَلْوَارِثُ	ہر چیز کا وارث، مالک		—	(ترمذی)

فائدہ

اگر کوئی ان اسمائے حسنیٰ کی تلاوت کرے تو اس کو چاہیے
هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
اخیر تک پڑھتا چلا جائے، اور ہر اسم مبارک کے آخری حرف پر پیش پڑھ کر دوسرے اسم میں ملا دے، جیسے:
قُدُّوْسُ السَّلَامُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ وغیرہ،
اور اگر کسی اسم مبارک کا وظیفہ پڑھنا ہو تو اس سے پہلے یا حرفِ ندا لگا کر پڑھیں، مثلاً یَا رَحْمٰنُ، یَا رَزَّاقُ، یَا کَرِیْمُ۔



چہل حدیث

یعنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں

چہل حدیث کے فضائل

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَّ کُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَاهِدًا وَّ شَهِیْدًا اھ (ترمذی)

"یعنی جو شخص میری امت کے لئے دین کے فائدہ کی چالیس حدیثیں (جمع کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہہ بنا کر اٹھائے گا، اور قیامت کے دن میں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی شفاعت کروں گا اور اس کا گواہ ہوں گا"

اسی طرح آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص میری امت کے فائدہ کے لئے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سنا دے گا یا یاد کرا دے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن

عالموں، شہیدوں کی جماعت میں اٹھائے گا، اور فرمائے گا جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جا"

اللہ اکبر، کتنی بڑی بشارت ہے، اس بشارت کی وجہ سے دل چاہا کہ میں گنہگار بھی چالیس حدیثیں جمع کر کے اپنی نجات کے لئے ذخیرہ کر دوں، شاید میرا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا بہانہ بن جائے،

مسلمانوں کو چاہئے کہ یہ حدیثیں خود بھی یاد کر لیں، اور اپنے متعلقین کو بھی یاد کرا دیں، حدیثیں بہت چھوٹی چھوٹی ہیں جن کا یاد کرنا کچھ مشکل نہیں،

حدیث	نمبر	ترجمہ
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّتِ ط (بخاری، مسلم)	۱	اعمال کی قبولیت کا دار و مدار نیتوں پر ہے"
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ط (مسلم)	۲	دین خیر خواہی (کا نام) ہے،
اَمْلِكْ لِسَانَكَ، (ترمذی)	۳	اپنی زبان قابو میں رکھ،
مَنْ صَمَتَ نَجَا، (ترمذی)	۴	جو چپ رہا نجات پا گیا،
اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ، (طبرانی)	۵	جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو خاموش ہو جائے،
مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا (مسلم)	۶	جس نے دھوکہ بازی کی وہ ہم میں سے نہیں

حدیث	نمبر	ترجمہ
اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ (بخاری، مسلم)	۷	حیاء علاماتِ ایمان میں سے ہے۔
اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا، (مشکوٰۃ)	۸	غیبت زنا سے بھی زیادہ بُری چیز ہے۔
زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ (مشکوٰۃ)	۹	آنکھوں کا زنا نامحرم کی طرف نظر کرنا ہے۔
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ (مسلم)	۱۰	وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے پڑوسی اس کی ایذا دہی سے محفوظ نہ ہوں۔
عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ (بخاری، مسلم)	۱۱	عذاب قبر برحق ہے۔
کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ (ابوداؤد)	۱۲	ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔
مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ (ترمذی)	۱۳	جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔
اَلسِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ (نسائی)	۱۴	مسواک کرنا منہ کی صفائی۔۔۔ اور پروردگارِ عالم کی رضا کا سبب ہے۔
اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ (ابوداؤد)	۱۵	سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ دوستی بھی خدا کے لئے کرے اور دشمنی بھی خدا کے لئے۔

حدیث	نمبر	ترجمہ
اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا، (مسلم)	(۱۶)	شہروں کی بستیوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ بُرے اُن بستیوں کے بازار ہیں"
مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ، (بخاری، مسلم)	(۱۷)	جو (اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے) مسجد تعمیر کرائے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل تعمیر کرائیں گے"
اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ، (بخاری، مسلم)	(۱۸)	جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ (پڑھنے کے لئے) آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کر کے آئے"
اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ يَمْحُوْنَ اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا، (مسلم)	(۱۹)	"پانچوں (فرض) نمازوں کے (پڑھنے سے) اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے"
صَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا	(۲۰)	"نماز کو اس کے وقت پر پڑھو"
اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ، (مسلم)	(۲۱)	جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور کہنیاں اوپر اُٹھائے رکھو"

حدیث	نمبر	ترجمہ
اَلَّذِیْ یَفُوْتُهُ الْعَصْرُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ (بخاری، مسلم)	(۲۳)	جس کی عصر کی نماز چھوٹ گئی گویا اس کا مال اور اولاد برباد ہو گئے۔
مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ، (بخاری)	(۲۴)	جس کا ٹخنوں سے نیچا تہبند یا پاجامہ لٹکا ہوا ہو وہ (حصہ) دوزخ میں جائے گا۔
لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ تَصَاوِيْرُ (بخاری، مسلم)	(۲۴)	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جان دار کی تصویر ہو
اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، (ابوداؤد)	(۲۵)	تم حسد کے مرض سے بچو، کیونکہ حسد انسان کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ (ترمذی)	(۲۶)	دھوکہ دینے والا اور بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔
سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ، (بخاری، مسلم)	(۲۷)	مسلمان کو گالی دینا بڑا گناہ اور اس کا قتل کر دینا کفر کے برابر ہے۔
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، (بخاری)	(۲۸)	(سچا) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی (تکلیف دہ باتوں) سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۲۹) لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔ (بیہقی)

جس میں امانت (کا وصف) نہیں اس کا ایمان نہیں اور جو وعدہ کا (پکا) نہیں اس کا دین (کامل) نہیں۔"

(۳۰) آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، إِذَا أُتُمِنَ خَانَ (بخاری، مسلم)

"منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرے، امانت میں خیانت کرے۔"

(۳۱) خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (بخاری)

"تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

(۳۲) اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ (ترمذی، ابوداؤد)

"تم زمین کے بسنے والوں پر رحم کرو آسمان والا (خدا) تم پر رحم کرے گا۔"

(۳۳) لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (مسلم)

"مرنے والے (مسلمان) کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کیا کرو۔"

(۳۴) لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا (بخاری)

"اپنے مُردوں کو گالیاں مت دیا کرو کیونکہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے ہیں۔"

(۳۵) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ

"تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ، اپنی اولاد

حدیث	نمبر	ترجمہ
أَجْمَعِيْنَ ۔ (بخاری، مسلم)		اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو"
اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ، (بخاری)	(۳۶)	"آدمی (قیامت کے دن) اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت کرتا ہوگا
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ (بخاری)	(۳۷)	"دنیا میں پردیسی یا راہ چلتے مسافر کی طرح رہو"
اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ ۔ (مسلم)	(۳۸)	"جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے"
يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالسَّارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ۔ (بخاری)	(۳۹)	"چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلتا آدمی بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے آدمی زیادہ مجمع والوں کو سلام کریں"
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ ۔ (مسلم)	(۴۰)	"اللہ تعالیٰ تمہارے اموال اور صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے"

اضافہ اشاعتِ سوم

اشاعتِ سوم کے وقت یہ خیال آیا کہ کچھ ضروری اور مفید باتوں کا اضافہ ہو جائے تو کتاب کی افادیت بڑھ جائے گی، اس لئے حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ کی کتاب "تعلیم الدین" سے ان مفید باتوں کا اضافہ کیا جاتا ہے،

آدابِ خورد و نوش

ادب ۱: اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو، پھر اگر دل چاہے کھانا کھاؤ، کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہے، زہریلے بازو کو پہلے ڈالتی ہے، دوسرے بازو کے ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جائیگا (بخاری)

ادب ۲: بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو، اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ، اور اپنے سامنے سے کھاؤ، البتہ اس برتن میں اگر کھانے کی چیز کئی قسم کی ہے (مثلاً کئی طرح کے پھل، میوہ، شیرینی وغیرہ) اس وقت جو مرغوب ہو تو جس طرف سے چاہو اٹھالو (ترمذی)

ادب ۳: جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلیوں سے

کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو اور برتن میں اگر سالن ہو تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو اس سے برکت ہوتی ہے، (مسلم)

ادب ۴: اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالو، تکبر مت کرو، یہ سرکاری نعمت ہے، ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی، (مسلم) (بشرطیکہ لقمہ ایسی جگہ نہ گرا ہو جہاں سے اٹھا کر کھانے میں دل قبول نہ کرتا ہو)

ادب ۵: کھانا تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ، متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کھاؤ، (بخاری)

ادب ۶: اگر کھانا کم ہے اور آدمی زیادہ ہیں سب آدھا آدھا پیٹ کھالو یہ نہیں کہ ایک تو سیر ہو کر کھالے دوسرا پیٹ پیٹتا پھرے (مسلم)

ادب ۷: کھجور، انگور، مٹھائی وغیرہ اس قسم کی چیزیں اگر کئی آدمی مل کر کھائیں تو ہر شخص ایک ایک دانہ اٹھائے، دو دو ایک دم سے لینا بے تمیزی اور حرص کی دلیل ہے، (بخاری، مسلم)

ادب ۸: پیاز، لہسن خام، یا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مجمع میں نہ جاؤ، کیونکہ لوگوں کو تکلیف ہوگی (بخاری، مسلم)

ادب ۹: جنس روزانہ ناپ تول کر پکاؤ، اندھا دھند مت اٹھاؤ کہ آٹھ دن کی جنس چار ہی دن میں تمام ہو جائے، لیکن بچے ہوئے کو مت ناپو تولو، اس میں بے برکتی ہوتی ہے (بخاری)

ادب ۱۰ ؛ کھانے سے فارغ ہو کر اپنے رزّاق (خدا) کا شکر بجالاؤ، اسی طرح پانی پینے کے بعد (مسلم)

ادب ۱۱ ؛ کھانے کے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھوؤ، کلی کرو (ترمذی)

ادب ۱۲ ؛ بہت جلتا ہوا (یعنی گرم گرم) کھانا مت کھاؤ، اس سے نقصان ہوتا ہے، (دارمی)

ادب ۱۳ ؛ مہمان کی خاطر داشت و مدارات کرو، ایک روز کسی قدر تکلّف کا کھانا کھلا دو، تین دن تک اس کا حقِ مہمانی ہے، مہمان کو بھی زیبا نہیں کہ میزبان کے گھر ہی جم جاوے کہ وہ تنگ آجاوے، (بخاری، مسلم)

ادب ۱۴ ؛ کھانا سب مل کر کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے (ابوداؤد)

ادب ۱۵ ؛ جب کھانا کھا چکو تو پہلے دسترخوان اٹھوا دو، اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلافِ ادب ہے، اور اگر اپنے ساتھی سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو، تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو، کہیں تمہارے اٹھنے سے وہ بھوکا نہ اُٹھ کھڑا ہو، اور اگر کسی وجہ سے اٹھنا ضرور ہی ہے تو اس سے عذر کر دو، (ابن ماجہ)

ادب ۱۶ ؛ مہمان کو گھر کے دروازے تک پہنچانا سنت ہے (ابن ماجہ)

ادب ۱۷ ؛ پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، اور سانس لینے کے وقت برتن مُنہ سے جدا کر لو، اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو،

اور پی کر الحمد للہ کہو (ترمذی، بخاری)

ادب ۱۸ : مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو، اسی طرح جو برتن ایسا ہو جس سے دفعۃً زیادہ پانی آجانے کا احتمال ہو، یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں سے کوئی سانپ یا بچھو نکل آئے گا (بخاری، مسلم)

ادب ۱۹ : بغیر مجبوری کے کھڑے ہو کر پانی مت پیو، (مسلم)

ادب ۲۰ : چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے (بخاری، مسلم)

ادب ۲۱ : پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو داہنی طرف والے کو پہلے دو، وہ اپنے داہنے والے کو، اسی طرح دور ختم ہونا چاہیے (بخاری، مسلم)

ادب ۲۲ : جس طرف سے برتن ٹوٹا ہوا ہو اس طرف سے پانی مت پیو، (بخاری، مسلم)

ادب ۲۳ : شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو، اور شب کو بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کر لو، اور بسم اللہ کہہ کر برتنوں کو ڈھانک دو، اور چراغ سوتے وقت گل کر دو، (بخاری)

ادب ۲۴ : کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لے جاؤ تو ڈھانک کر لے جاؤ، (بخاری، مسلم)

ادب ۲۵ : سوتے وقت آگ کھلی مت چھوڑو، اس کو بجھا دو، یا اچھی طرح دبا دو (بخاری، مسلم)

آدابِ سلام

ادب ۱ ؛ باہم سلام کیا کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے، (مسلم)

ادب ۲ ؛ سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو، جو مسلمان ملے اس کو سلام کرو (بخاری، مسلم)

ادب ۳ ؛ سوار کو چاہیے کہ پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو، اور کم عمر والا زیادہ عمر والے کو (بخاری)

ادب ۴ ؛ جو شخص پہلے سلام کرے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے (ترمذی)

ادب ۵ ؛ کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے کافی ہے، (بیہقی)

ادب ۶ ؛ اپنے گھر میں پہنچو تو گھر والوں کو سلام کرو، (ترمذی)

بیٹھنے، لیٹنے، چلنے کے آداب

ادب ۱ ؛ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے، البتہ اگر بدن نہ کھلے تو کوئی مضائقہ نہیں (مسلم)

ادب ۲ ؛ بن ٹھن کر اترائے ہوئے مت چلو (قرآن پاک)

ادب ۳ ؛ اُلٹے مت لیٹو، (ترمذی)

آدابِ لباس و زینت

ادب ۱: مردوں کو ٹخنوں سے نیچا کرتہ، پاجامہ یا لنگی پہننا ممنوع ہے، (بخاری، مسلم)

ادب ۲: کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو، مثلاً داہنی آستین پہلے پہنو (ترمذی)

ادب ۳: کپڑا پہن کر اپنے مولیٰ کا اس طرح شکریہ ادا کرو:۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ، اس طرح شکریہ ادا کرنے سے بہت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ابوداؤد)

ادب ۴: اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت کرو جیسے مرد کو انگیا اور لہنگا پہننے سے ہوتی ہے، (احمد، ابوداؤد)

ادب ۵: مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، مگر چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی پہن سکتا ہے، (ترمذی)

ادب ۶: سوتے وقت سرمہ کی تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگا لیا کرو (ترمذی)

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

شکرِ نعمت اور دُعا

اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنی عنایت اور فضل و کرم سے یہ کتاب اختتام کو پہنچائی، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ میں قبول فرمائے، اور ہم مسلمانوں کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق بخشے،

کتاب آپ کے سامنے ہے جو صاحب اس سے فائدہ اٹھائیں ان سے درخواست ہے کہ وہ مجھ گنہگار کیلئے اور اس کے کاتب اور ناشر کے لئے دعائے خیر فرمائیں، اور جو کچھ مجھ سے لغزش ہوئی ہو اس کو اللہ تعالیٰ معاف فرما کر میرے لئے اس کتاب کو ذریعۂ نجات بنائے، آمین،

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

قاری شریف احمد کان اللہ لہٗ ولوالدیہ
کراچی، پاکستان

تصانیف قاری شریف احمد صاحب خطیب جامع مسجد رملوے سرپرست مکتبہ رشیدیہ

نمبر	نام کتاب	صفحہ
۱	تعلیم النساء، عکسی عورتوں کی ضرورت کے مسائل پر مشتمل	۳۰۴
۲	معلم الدین عکسی، مردوں کی ضرورت کے مسائل پر مشتمل	۳۰۴
۳	تحفۃ الصیام مع فضائل الشہور والایام روزوں کے فضائل، ہفتہ کے دنوں کے فضائل	۲۵۶
۴	تعلیمات اسلام	۱۱۲
۵	مقبول دعائیں عکسی	
۶	معلوماتِ حج	۱۴۴
۷	طریقۂ حج عکسی (جیبی سائز)	
۸	طریقۂ عمرہ عکسی (جیبی سائز)	۱۱۲

نمبر	نام کتاب	صفحہ
۹	چہل حدیث عکسی	۳۲
۱۰	ذکرِ رسولؐ عکسی	۸۰
۱۱	معراجِ رسولؐ، عکسی	۹۵
۱۲	فضیلت شعبان شبِ برات } عکسی	۸۰
۱۳	قرآن کی فضیلت	۶۰
۱۴	ترغیب الصلوٰۃ عکسی	۳۲
۱۵	نماز کی کتاب عکسی	۳۲
۱۶	نماز کلاں، عکسی رنگین	۶۴
۱۷	نماز کلاں، عکسی بغیر رنگ	۶۴
۱۸	ہماری نماز، عکسی (جیبی سائز)	۳۶

مکتبۂ رشیدیہ کی ایک نئی کتاب

بلاشبہ ان کے قصہ میں سمجھدار لوگوں کے لئے عبرت ہے۔

ترجمان القرآن

تذکرۃ الانبیاء علیہم السلام تذکرہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ اوّل — حصہ دوم

مرتبہ

مولانا قاری شریف احمد صاحب خطیب ریلوے جامع مسجد سٹی اسٹیشن کراچی

جس میں آدم علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک کے مشہور انبیاء کرام کے حالات اور اُن کے ماننے والوں کی نجات تکذیب کرنے والوں کا انجام تفصیلاً بیان کئے گئے ہیں

صفحات جلد اول ۶۵۰

ھدیہ۔

جس میں ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ولادت کیوقت اور بعد میں پیش آنیوالے واقعات۔ قبل از نبوت، بعد از نبوت مکی اور مدنی زندگی کے حالات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں

صفحات جلد دوم ۴۱۰

ھدیہ۔

سائز ۲۰×۳۰/۸

مکمل سیٹ مجلد

مکتبہ شریفیہ پاکستان چوک کراچی ۴۲۰۰